165

کرامات اولیا

3481

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
گنج بخش روڈ
اردو بازار
لاہور

Marfat.com

Marfat.com

کراماتِ اولیاء

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

شوروم ۱- گنج بخش روڈ، لاہور ۲

شوروم ۲- ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

قیمت ۱۸/- روپے

قیمت : ۲۵/- روپے

Marfat.com

86674

فہرست

نمبر کرامت	عنوان	صفحہ
۱	حضرت ابوبکر صدیق کا غیبی خبر دینا	۹
۲	وصال مبارک کی خبر دینا	۱۰
۳	حضرۃ فاروق اعظم کا غیبی خبر سن کر جواب دینا	۱۰
۴	حضرۃ عثمان کا نیک برتاؤ	۱۱
۵	دیوار کا گرنا	۱۲
۶	حضرت علی کی شہادت کی خبر دینا	۱۲
۷	فرشتوں کی ہمراہی	۱۲
۸	پتھر سے خون کا رسنا	۱۳
۹	آسمان کا سیاہ رنگ ہونا	۱۴
۱۰	ستر ہزار فرشتوں کی شرکت	۱۵
۱۱	شہد کی مکھیوں کا امداد کرنا	۱۵
۱۲	جبرئیل اور میکائیل کا جنگ کرنا	۱۵
۱۳	فرشتوں کا غسل دینا	۱۶
۱۴	جبرائیل کا مشرک کے سر پر کوڑا مارنا	۱۷
۱۵	لاٹھی کا روشن ہونا	۱۸
۱۶	حضرت جابر کو وصیت کرنا	۱۸
۱۷	شیر پر سواری	۱۹
۱۸	قحط سالی سے نجات	۱۹
۱۹	جبرئیل کا سلام کہنا	۲۰
۲۰	حضرت خدیجہ کی علمی فراست	۲۰
۲۱	حضرت خدیجہ کو سلام کہنا	۲۲
۲۲	خاتون جنت کا گزر	۲۲
۲۳	پیالے کا تسبیح پڑھنا	۲۲
۲۴	بے موسم انگور کا حصول	۲۳
۲۵	گائے کا دوبارہ زندہ ہونا	۲۴
۲۶	منصور کی بیہوشی	۲۴
۲۷	مشتبہ کھانے کے اثرات	۲۵
۲۸	سامان کا اونٹ کے اوپر چلنا	۲۶
۲۹	قحط سے نجات کا حصول	۲۶
۳۰	بھیڑوں کی نگہبانی کرنا	۲۷
۳۱	کفار کو شکستِ فاش	۲۷
۳۲	شیر پر قبضہ	۲۸
۳۳	آگ سے زندہ مچھلی کا برآمد ہونا	۲۸
۳۴	دیوار کا کانپنا	۲۸
۳۵	قطب عالم کا جنازہ پڑھانا	۲۹
۳۶	طعام میں اضافہ	۳۱
۳۷	شیر کا لکڑی کا گٹھا اٹھانا	۳۱
۳۸	ستون سے سوال وجواب	۳۲

Marfat.com

3481

نمبر کرامت	عنوان	صفحہ
۳۹	دو شہنشاہ ایک تخت پر	۳۲
۴۰	لڑکے کے قید سے رہائی پانا	۳۳
۴۱	عیسائیت کا قبول کرنا	۳۴
۴۲	مومن کی فراست سے ڈرو	۳۴
۴۳	سفید پرندے کی پرواز	۳۵
۴۴	قید سے نجات پانا	۳۶
۴۵	بادشاہ کی عقیدت مندی	۳۷
۴۶	انتقال کے وقت کا علم	۳۸
۴۷	ولایت کی خبر دینا	۳۸
۴۸	آنے والے وقت کی خبر دینا	۳۹
۴۹	مشتبہ کھانے کی اثرات	۴۱
۵۰	نگاہ ولی کی تاثیر	۴۱
۵۱	کعبہ کا سر پر طواف کرنا	۴۲
۵۲	شیر کا گردن جھکانا	۴۲
۵۳	پیر کا فریاد رسی کرنا	۴۳
۵۴	مملکت عطا کرنا	۴۴
۵۵	بغض کا نتیجہ	۴۵
۵۶	پیر کا مرید کی فریاد سننا	۴۵
۵۷	لونڈی کا چوری کرنا	۴۷
۵۸	دودھ کا واپس لانا	۴۷
۵۹	بچے کی قربانی دینا	۴۸
۶۰	شہنشاہ کا قتل ہونا	۴۸
۶۱	درویش کی بات نہ ماننا	۵۰
۶۲	غلام کی واپسی کرانا	۵۱
۶۳	دینار کی غیبی خبر دینا	۵۱
۶۴	کئی جگہ نظر آنا	۵۲
۶۵	پاؤں کا خشک رہنا	۵۳
۶۶	کپڑوں کا خشک رہنا	۵۴
۶۷	بوری آٹا ہزار کے لیے کافی ہونا	۵۴
۶۸	دور سے آواز کا سننا	۵۵
۶۹	قوال کی آواز کا نہ سنا جانا	۵۶
۷۰	سیب کا تسبیح پڑھنا	۵۶
۷۱	آدمی کا پرندے کی طرح اڑنا	۵۷
۷۲	بارش کا بند ہو جانا	۵۷
۷۳	ہاتھ کا تنور سے سلامت نکلنا	۵۸
۷۴	درخت کا گود میں لینا	۵۸
۷۵	ولی اللہ کی توہین کا انجام	۵۹
۷۶	سلطان کی تقرری	۶۰
۷۷	ناک کا کٹ جانا	۶۱
۷۸	زنار سے نجات دلوانا	۶۲
۷۹	خوارزم سے واپسی	۶۳
۸۰	آفتاب کا ٹھہرنا	۶۴
۸۱	شہد کا شراب ہو جانا	۶۵
۸۲	نسبت کا سلب کر لینا	۶۶
۸۳	تلوار عطا ہونا	۶۷
۸۴	پاؤں میں کانٹے کا چبھنا	۶۷
۸۵	اصلی کرامت کیا ہے؟	۶۸
۸۶	باقی محمد کی کامیابی کا راز	۶۸

Marfat.com

نمبر کرامت	عنوان	صفحہ	نمبر کرامت	عنوان	صفحہ
۸۷	نامرد سے مرد بنا دینا	۶۹	۱۱۱	خوفِ خداوندی	۸۵
۸۸	ابھی موت کا وقت نہیں	۷۰	۱۱۲	نجات کا حصول	۸۵
۸۹	وصیت پر عمل کرنے کا انجام	۷۰	۱۱۳	حجِ اکبر کیا ہے؟	۸۶
۹۰	حضرۃ مجدد کا امداد کرنا	۷۱	۱۱۴	بزرگی کا امتیاز	۸۶
۹۱	شیر کے منہ پر ڈنڈا	۷۲	۱۱۵	توبۃ النصوح کے اثرات	۸۷
۹۲	مرض کا اپنے سر لینا	۷۳	۱۱۶	خلیفہ ہارون کی حاضری	۸۹
۹۳	بادل کا سایہ کرنا	۷۳	۱۱۷	تمام رات اقوال کا بیان	۹۱
۹۴	خاندان سمیت بربادی	۷۴	۱۱۸	زمین و آسمان کا آہ وزاری کرنا	۹۲
۹۵	سخت سزا سے نجات	۷۵	۱۱۹	بادشاہی چھوڑنا	۹۳
۹۶	مریض کو شفا دلوانا	۷۶	۱۲۰	سونے کی سوئیاں	۹۴
۹۷	لفظ منکر پیشانی پر	۷۶	۱۲۱	سونے کا ڈول بھرا نکلنا	۹۴
۹۸	قبر کا نشان	۷۷	۱۲۲	کھجور کا فساد	۹۴
۹۹	بارش کا نہ ہونا	۷۷	۱۲۳	ندامت کے ساتھ معافی چاہنا	۹۵
۱۰۰	لوحِ محفوظ تک رسائی	۷۸	۱۲۴	دینار کا ختم ہوجانا	۹۶
۱۰۱	جنّ کا فرار ہونا	۷۸	۱۲۵	خاموشی سے علم حصول	۹۶
۱۰۲	سفید داڑھی کی حرمت	۷۹	۱۲۶	گانے بجانے سے توبہ کرنا	۹۷
۱۰۳	گوشت کا خون بن جانا	۸۰	۱۲۷	رحمتِ باری تعالیٰ	۹۷
۱۰۴	لڑکے کا گھر واپس آنا	۸۰	۱۲۸	پرندوں کا سایہ کرنا	۹۸
۱۰۵	نجات کا سبب	۸۱	۱۲۹	پانی کا استقبال کرنا	۹۸
۱۰۶	گناہگار کی بخشش کا سبب	۸۲	۱۳۰	تکمیل حال ہونا	۹۹
۱۰۷	انگلیوں کا روشن ہونا	۸۳	۱۳۱	دعا کا اثر	۹۹
۱۰۸	چور کا اندھا ہوجانا	۸۳	۱۳۲	ولایت کا حصول	۱۰۰
۱۰۹	دھریے سے مناظرہ	۸۳	۱۳۳	اصل شریعت	۱۰۰
۱۱۰	امام احمد بن حنبل کا تقویٰ	۸۴	۱۳۴	کتے کا عرض کرنا	۱۰۰

Marfat.com

نمبر کرامت	عنوان	صفحہ
۱۳۵	ولایت کا حصول	۱۰۱
۱۳۶	قربِ خداوندی کا حصول	۱۰۲
۱۳۷	سنت رسول اللہ	۱۰۳
۱۳۸	بازو ہمارا دوست ہے	۱۰۳
۱۳۹	درجہ ولایت کا حصول	۱۰۴
۱۴۰	سب سے بڑی کرامت	۱۰۴
۱۴۱	نظرِ شہوت کا علم	۱۰۵
۱۴۲	شیطانی جال	۱۰۵
۱۴۳	وعظ جنید	۱۰۶
۱۴۴	مردہ جسم کا دیکھنا	۱۰۶
۱۴۵	وسیلۂ نجات	۱۰۷
۱۴۶	ولایت کی خبر	۱۰۷
۱۴۷	قبر کا کھودنا	۱۰۸
۱۴۸	اشرفیوں کا نذرانہ	۱۰۹
۱۴۹	حملے کی کامیابی	۱۱۱
۱۵۰	قبر سے حیاداری	۱۱۲
۱۵۱	بوسۂ نبوت	۱۱۲
۱۵۲	پھول پتھر کے برابر	۱۱۳
۱۵۳	باوضو رہنا بھی عبادت ہے	۱۱۳
۱۵۴	مخنث کا جنازہ	۱۱۴
۱۵۵	چراغوں کا روشن کرنا	۱۱۴
۱۵۶	عزرائیل کا خوش آمدید کہنا	۱۱۵
۱۵۷	توکل علی اللہ کیا ہے؟	۱۱۶
۱۵۸	بچے کا شفاعت کرنا	۱۱۷
۱۵۹	یہودی کا قبولِ اسلام	۱۱۷
۱۶۰	محل کی تباہی	۱۱۸
۱۶۱	علیحدگی میں سلامتی	۱۱۸
۱۶۲	قیمتی سانس	۱۱۹
۱۶۳	علم پڑھانا	۱۲۰
۱۶۴	حضرت خضر کی زیارت	۱۲۱
۱۶۵	خوف الٰہی	۱۲۱
۱۶۶	درویش کا غائب ہو جانا	۱۲۲
۱۶۷	نظرِ شہوت	۱۲۲
۱۶۸	انتقال کا علم	۱۲۳
۱۶۹	ستر شمعوں کا روشن ہونا	۱۲۳
۱۷۰	ڈول کا کنارے پر آجانا	۱۲۴
۱۷۱	مشتبہ کھانے کی شناخت	۱۲۵
۱۷۲	سونا بن جانا	۱۲۵
۱۷۳	حضرت معروف کرخی کا تقویٰ	۱۲۶
۱۷۴	پانی پر چلنا	۱۲۶
۱۷۵	ڈول کا کنارے پر آجانا	۱۲۶
۱۷۶	شیر کی ناکامی	۱۲۷
۱۷۷	بے مثل سخاوت	۱۲۷
	تمت بالخیر	

Marfat.com

شانِ ولایت

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ

خبردار تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کوئی غم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

تفسیر

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جس مضمون کے انکار کا احتمال ہو وہاں عربی میں اَلَا یا اِنَّ یا ھَا وغیرہ حروف تنبیہہ لائے جاتے ہیں۔ چونکہ رب کو علم تھا کہ اولیاء اللہ کے فضائل و کمالات اُن کے مراتب و درجات اور اُن کی قدرت و اختیارات ان کے مناقب کے بہت سے منکر پیدا ہونے والے ہیں۔ لہٰذا اس مضمون کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا۔ اَلَآ اِنَّ۔ خبردار۔ بے شک تحقیق۔ اَولیاء ولی کی جمع ہے۔ ولی کے چند معنی ہیں قریب۔ دوست۔ ناصر۔ مددگار۔ والی۔ یعنی اللہ کے قریب۔ دوست۔ رہنے والے یا اللہ کے دین کے مددگار۔ اللہ کے دوست اَولیاء اللہ کہلاتے ہیں جنہیں رب نے منتخب فرمایا اور شیطان کے دوست جنہیں شیاطین یا ہمارے نفوس نے منتخب کیا۔ اولیاء الشیاطین یا اولیاء من دون اللہ یا حزب الشیاطین کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اَولِیَاءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی سخت مذمت فرمائی۔ ان کے ماننے والوں کو کافر فرمایا اور اور اولیاء اللہ کے مناقب بیان کیے۔ یہ آیت اولیاء اللہ کے محامد کی ہے اسی

Marfat.com

لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

بے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ اولیاء شیاطین نکل جاویں۔ فرماکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دنیا کے خطرات سے بے خوف کر دیا ہے اور قیامت سے ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے محفوظ کر دیا ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ دنیا کا خوف ہے اور نہ ہی قیامت کا غم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان **حضرات** کو دونوں جہان میں محفوظ رکھا ہے۔

امام اہل سنت صدر الافاضل حضرۃ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں:

ولی کی اصل **ولاء** سے ہے جو قرب ونصرت کے معنی میں ہے **ولی اللہ** وہ ہے جو فرائض سے قربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب وہ دیکھے تو دلائل قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سُنے تو اللہ کی آیات ہی سُنے، اور جب بولے تو اپنے رب کی ثنا ہی کے ساتھ بولے، اور جب حرکت کرے، اور جب کوشش کرے تو اسی امر میں کوشش کرے جو ذریعہ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذکر سے نہ تھکے اور دل کی آنکھ سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے۔ یہ صفت **اولیاء** اللہ کی ہے۔ جب بندہ اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی وناصر اور معین ومددگار رہتا ہے۔ **متکلمین** کہتے ہیں کہ **ولی اللہ** وہ ہے جو اعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور شرع مطہرہ کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ **ولایت** نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا **خوف** نہیں رہتا اور نہ ہی کسی شے کے فوت ہو جانے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ **ولی اللہ** وہ ہے جس کو دیکھنے سے **خدا** یاد آجائے۔ طبری کی حدیث میں بھی ابن زید نے کہا کہ **ولی اللہ** وہ ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے **اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ** یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ **ولی اللہ** وہ ہیں جو خالص اللہ کے لیے محبت کریں۔ بعض اکابرین نے فرمایا **ولی اللہ** وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی امدیت کا برہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی مخلوق پر رحم کرنے کے لیے وقف ہو گئے ہوں۔

حضرت سید داتا علی ہجویری گنج لاہوری اسی ضمن میں فرماتے ہیں:

وَلی اللہ وہ ہے جو اپنے دل میں ماسوا اللہ کی محبت کے دنیا و عقبیٰ وغیرہ کو نہ رکھے اور اپنے دل کو دنیا و عقبیٰ سے خالی کر کے صرف اللہ کی محبت کے لیے اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔

چونکہ اولیاء اللہ مدیران ملک احوال عالم سے خبردار اور تمام عالم کے والی ہوتے ہیں اور نظامِ عالم میں ان کا تصرف ہوتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی رائے تمام اہل الرائے پر فائق ہو اور تمام قلوب کے مقابلے میں ان کا دل شفیق تر ہو۔

ولایت کی انتہا **نبوت** کی ابتدا ہے اس لیے کوئی ولی نبی نہیں ہو سکتا جبکہ ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے۔ (کشف المحجوب)

حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا:

اولیاء اللہ پر عالمِ ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالمِ جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر القا کیے جاتے ہیں اور کئی قسم کی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔

رب تعالیٰ نے (اولیاء اللہ) کو لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے رب نے ان کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔ پھر **ولی اللہ** توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے تمام **حجابات** دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ **ولی اللہ** اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق کا غیبی خبر دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو تقریباً پانچ من کے قریب کھجوریں جو درختوں پر لگی ہوئی تھیں ہبہ کی تھیں اور اپنے وصال شریف سے پہلے ہی فرمایا اے میری پیاری بیٹی! مال و دولت کے باب میں مجھے تم سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔ اگر تم نے انہیں توڑ کر اکٹھا کر لیا ہوتا تو وہ آپ کی ملک ہو جاتی لیکن اب وہ تمام وارثوں کا حق ہے جس میں تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں بھی شریک ہیں۔ اور تم قرآن کریم کے احکام کے مطابق انہیں تقسیم کر لو۔ جس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی اباجان اگر بہت زیادہ بھی ہوتیں تب بھی میں اس ہبہ سے دستبردار ہو جاتی لیکن یہ تو فرمائیے کہ میری بہن تو صرف "اسماء" ہی ہے یہ دوسری لڑکی کون ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لڑکی بنت خارجہ کے شکم سے پیدا ہوگی اور میری وفات کے بعد۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے وصال کے بعد ایک لڑکی اور پیدا ہوئی جس کی خبر حضرت ابوبکر صدیق نے پیدائش سے پہلے ہی کر دی تھی۔

Marfat.com

۲۔ وصال مبارک کی خبر دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کس دن وصال فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پیر کے دن۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا وصال منگل کو ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منگل کے دن وصال ہوا۔

۳۔ حضرت فاروق کا غیبی خبر سن کر جواب دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جہاد کی غرض سے ایک لشکر روانہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن خطبہ پڑھ رہے تھے اور دورانِ خطبہ فرمایا اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جا۔ آپ نے تین دفعہ ایسے ہی فرمایا کیونکہ پہاڑ کی طرف ہٹ جانے سے مسلمانوں کے غالب ہو جانے کی اُمید تھی۔ جب تھوڑے دنوں بعد اس فوج کا قاصد آیا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اُس سے لڑائی کا حال دریافت کیا۔ قاصد نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین ایک دن شکست کھانے ہی والے تھے کہ ہمیں ایک آواز سُنائی دی جیسے کوئی پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جا۔ اس آواز کو ہم نے تین مرتبہ سُنا اور ہم نے پہاڑ کی طرف ہٹ کر کے سہارا لیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی اور مشرکین کو شکست فاش ہوئی۔

Marfat.com

۴۔ حضرت عثمان کا ایک عورت کے ساتھ نیک برتاؤ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام مجن نامی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آپ کے ساتھ آپ کی زمین پر گیا جہاں ایک عورت جو کسی تکلیف میں مبتلا تھی پاس آکر عرض گزار ہوئی کہ اے امیر المومنین مجھ سے زنا ہوگیا ہے جس پہ آپ نے میرے لیے حکم صادر فرمایا کہ اس عورت کو نکال دو۔ چنانچہ میں نے اس کو بھگا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس عورت نے آکر پھر کہا کہ میں نے تو زنا کیا ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر کہ اے مجنؔ اسے باہر نکال دو۔ میں نے دُور بھگا دیا۔ اور تیسری مرتبہ اس عورت نے پھر آکر کہا اے امیر المومنین میں بلاشک وشبہ زنا کیا ہے اور میرے تین مرتبہ کے اقرار پر زنا کی حد جاری کی جائے اس پر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اوہ نادان مجن! یہ عورت تو مصائب میں مبتلا ہے اور اور مصیبت کا سبب شرارت ہوتی ہے۔ اس کو ساتھ لے جاؤ پیٹ بھر کر روٹی اور پہننے کے لیے کپڑا فراہم کرو۔ مجن اس عورت کو ساتھ لے گئے اور امیر المومنین کے حکم کی تعمیل کی۔ چند دنوں بعد اس کے ہوش وحواس ٹھیک ہوئے تو حضرت امیر المومنین نے حکم دیا کہ اب کچھ کھجوریں آٹا وغیرہ گدھے پر لاد کر اس کو دے کر اس کو جنگلی باشندوں کے پاس چھوڑ آؤ اور انہیں کہنا کہ اس کو اس کے اہل وعیال کے پاس پہنچا دیں۔ مجن نے سامان گدھے پر لادا اور جنگل کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستہ میں عورت سے پوچھا کہ کیا تم جس بات کا اقرار کرتی تھی وہ حقیقت ہے کہنے لگی نہیں نہیں۔ میں جو کچھ کہتی تھی تکالیف کی وجہ سے کہتی تھی یہ بیان اس لیے تھا کہ میں ان مصائب سے بچ جاؤں تاکہ ایک بار کی تکلیف سے نجات تو مل جائے گی۔

Marfat.com

۵۔ حضرت علی کی شہادت کی خبر

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ابن ملجم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ یہ شخص (ابن ملجم) میرا قاتل ہو گا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اس کے قصاص کے بارہ میں کیا چیز مانع ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ اس نے ابھی تک مجھ کو قتل نہیں کیا ہے اس لیے اس سے قصاص لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ آخر ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا اسی بدبخت نے آپ کو شہید کیا۔

۶۔ دیوار کا گرنا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے اور جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لیے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ان دونوں کے جھگڑے کی روداد سننے کے لیے آپ ایک دیوار کی جڑ میں بیٹھ گئے۔ ایک نے کہا کہ دیوار گر رہی ہے، آپ نے فرمایا تم اپنا بیان شروع کرو۔ میرا محافظ اللہ کریم ہے جو میرے لیے کافی ہے۔ حضرت شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ان دونوں کے بیانات سن کر فیصلہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد وہ دیوار گر گر پڑی۔

۷۔ فرشتوں کی ہمراہی

حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک دفعہ

Marfat.com

دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد میں بھیجتے تو آپ کے داہنی طرف حضرت جبریل امین علیہ السلام اور بائیں جانب حضرت میکائیل علیہ السلام ہوتے تھے۔ اس لیے آپ ہر جنگ میں فتح و کامیابی و کامرانی سے واپس لوٹتے۔

۸۔ پتھر سے خون کا رسنا

حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جامِ شہادت نوش فرمایا تو دنیا پر سات دن تک یہ حالتِ منظر کشی رہی:

۱۔ دیواروں پر سورج کی روشنی زرد رنگ کی تھی۔

۲۔ آسمانی ستارے لگاتار ٹوٹتے رہے اور ایک ستارہ دوسرے ستارے پر ٹوٹ ٹوٹ کر گرتا تھا۔

۳۔ امام عالی مقام کی شہادت دسویں محرم سنہ ۶۱ ہجری میں ہوئی اور اس دن سورج گرہن بڑی تیزی سے لگا۔

۴۔ امام عالی مقام کی شہادت کے چھ ماہ بعد تک سرخی مائل رہے۔ ایسی سرخی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔

۵۔ امام عالی مقام کی شہادت کے دن بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے سے تازہ خون رس رس کر نکلتا تھا۔

۶۔ ظالموں کی فوج میں جو پیلے رنگ کی گھاس رکھی ہوئی تھی وہ راکھ بن گئی۔

۷۔ ان ظالموں نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی ذبح کی جس کے گوشت سے آگ کی چنگاریاں نکلیں۔

۸۔ اور اس کا گوشت زہر کی مانند کڑوا تھا۔

Marfat.com

۹۔ ایک شخص نے حضرت امام عالی مقام کی بارگاہ میں گستاخانہ کلام کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دو آسمانی ستارے پھینکے جن سے اس شخص کی قوتِ بصارت جاتی رہی۔

۱۰۔ انہی ایام میں حضرت امام عالی مقام پر جنات نے گریہ زاری اور نوحہ خوانی کی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

۹۔ آسمان کا سیاہ رنگ ہو جانا

مورخین نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت آسمان سیاہ رنگ کا ہو گیا تھا اور دن کے وقت ستارے نکل آئے تھے۔ ایک شخص نے آکر حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع دی اور وہ اندھا ہو گیا جس کو دوسرا آدمی کھینچ کر لے گیا۔ قبیلہ جعفین کے دو آدمی حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھے جن میں سے ایک کی شرم گاہ اتنی لمبی ہوئی کہ وہ مجبوراً اس کو لپیٹتا تھا اور دوسرے شخص کو بڑی سخت استسقاء کی بیماری ہو گئی کہ وہ پانی کی بھری ہوئی مشک کو منہ سے لگا لیتا اور اس کا ایک قطرہ تک باقی نہ رہنے دیتا۔ سدی نامی ایک شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جگہ مہمان گیا جہاں پر حضرت امام عالی مقام کے قتل کا ذکر ہو رہا تھا۔ میں نے کہا حسین کے قتل میں جس نے شرکت کی وہ بُری موت مرا۔ جس پر صاحب گفتگو نے کہا۔ اے عراقیو! تم کتنے جھوٹے ہو مجھے دیکھو میں قتل حسین میں شریک تھا لیکن اب تک مجھے تو کچھ نہیں ہُوا۔ اُسی وقت اُس نے جلتے ہوئے چراغ میں اور تیل ڈال کر بتی کو ذرا آگے بڑھایا ہی تھا کہ پوری بتی میں آگ لگ گئی جسے وہ اپنی تھوک سے بجھا رہا تھا کہ اس کی داڑھی میں آگ لگ گئی وہ وہاں سے دوڑا اور پانی میں

Marfat.com

کود پڑا تاکہ آگ بجھ جائے بالآخر جب اُسے دیکھا گیا تو وہ جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی اس کا صلہ دے دیا۔

۱۰۔ ستر ہزار فرشتوں کی شرکت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے۔ اتنی تعداد میں ملائکہ اس سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔

۱۱۔ شہد کی مکھیوں کا امداد کرنا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل قصہ کے تحت روایت کی ہے کہ کفار قریش نے اپنے ایک دستہ کو حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش میں سے لاش کا ٹکڑا کاٹ لانے کے لیے بھیجا تاکہ بدن کے اس اعضاء کو دیکھ کر ان کے قتل کا یقین ہو جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دل کو ٹھنڈک بھی پہنچ جائے کہ یہی وہ عاصم ہیں جنھوں نے ہمارے ایک بڑے آدمی کو جنگِ بدر میں قتل کر دیا تھا۔ اس دستہ کے پہنچتے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتول ساتھیوں کی لاش پر شہد کی مکھیوں کو بادل کی طرح بھیج دیا جنھوں نے ان شہیدوں کی لاش کو ان سے محفوظ کر دیا اور کافروں کا کسی قسم کا داؤ نہ چل سکا۔ ہر طرح سے ناکام رہے۔

۱۲۔ جبرئیل اور میکائیل کا جنگ کرنا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اُحد کے دن سرورِ عالم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو سفید پوش لوگوں کو دیکھا جو بڑی تیزی سے جنگ لڑ رہے تھے۔ ایسے جنگجو اس سے قبل کبھی دیکھنے میں نہ آئے تھے اور نہ ہی بعد میں اور یہ دونوں سفید حضرت جبرائیل و حضرت میکائیل علیہما السلام تھے

۱۳۔ فرشتوں کا غسل دینا

علامہ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب مغازی میں لکھا ہے کہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے جمیلہ دختر عبداللہ بن ابی سلول رضی اللہ عنہ سے شادی کی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر جنگِ اُحد کی ایک رات اپنی بیوی سے ہمبستر ہوئے اور اسی حالتِ جنابت میں علی الصبح ہتھیار لگا کر مسلمانوں کی فوج میں پہنچ گئے۔ ادھر ان کی نئی دلہن نے اپنی قوم کے چار آدمیوں کے پاس اطلاع بھیجی کہ میرے خاوند ہم بستری کے بعد جہاد میں چلے گئے اور لوگوں کو اس لیے گواہ کر لیا تاکہ حمل رہ جانے کی صورت میں کسی کو کوئی بات کہنے کی گنجائش نہ رہے۔ لوگوں نے اس دلہن سے پوچھا کہ تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو تو اس نے جواب دیا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا آسمان کھولا گیا اس میں حضرت حنظلہ داخل ہوئے اور پھر آسمان کے دروازے بند کر دیئے گئے جس سے مجھے یقین ہوا کہ کل وہ شہید کر دیئے جائیں گے۔ حضرت حنظلہ کی شہادت کے بعد ان نیک سیرت بی بی کا ثابت بن قیس سے نکاح ہوا جن کے پیٹ سے محمد بن ثابت بن قیس پیدا ہوئے۔ اسود بن شعیب نے حملہ کر کے حضرت حنظلہ کو ایسی برچھی ماری کہ آپ اسی برچھی سے شہید ہو گئے۔ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو نقرئی طشت میں بینہ کے پانی سے زمین و آسمان کے درمیان میں نہلا رہے تھے۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حنظلہ کو دیکھا کہ ان کے بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں اور یہ دیکھ کر میں نے فوراً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دے کر تمام واقعہ عرض کیا اس پر آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حنظلہ کی بیوی جمیلہ کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ ان کی حالت روانگی معلوم کرے۔ چنانچہ اس قاصد سے جناب جمیلہ نے کہا کہ وہ جہاد کے میدان میں گھر سے بحالتِ جنابت گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے غسل کے لیے ملائکہ کو مقرر فرمایا۔ یہ ایک عظیم کرامت ہے۔

۱۴۔ جبرئیل کا مشرک کے سر پر کوڑا مارنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگِ بدر میں ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے بھاگ رہا تھا کہ اس نے مشرک کے سر پر ایک کوڑا مارنے کی آواز سنی اور گھوڑ سوار کی آواز کے الفاظ یہ تھے حیزوم دیہ حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام ہے) آگے بڑھ کر دیکھا کہ دشمن چت گرا ہوا ہے اور دشمن کی ناک بھی خون آلود چری ہوئی تھی اور چہرہ بھی بری طرح خود آلود تھا جو کہ دیکھنے کے قابل نہ تھا۔ اور باقی اعضائے جسمیہ زردی مائل تھے۔ چنانچہ اس انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر تمام کا تمام کہہ سنایا جس پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ تو تیسرے آسمان کی مدد تھی۔ پھر اسی دن مسلمانوں نے ستر مشرکوں کو قید کیا اور ستر کافروں کو تلوار سے بری طرح قتل کیا۔

Marfat.com

۱۵۔ لاٹھی کا روشن ہونا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت اُسید و عباد نے اپنی کچھ ضرورتیں ظاہر کیں جس میں کچھ رات ہو گئی۔ رات انتہائی تاریک تھی۔ چنانچہ وہ اسی تاریکی میں اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹے۔ ان کے ہاتھوں میں لکڑ کی لاٹھیاں تھیں۔ ان میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہو گئی۔ اور لالٹین کا کام دینے لگی جس کی روشنی کی مدد سے دونوں چلنے لگے۔ جب ایک کا رستہ ختم ہو گیا اور دوسرے کو آگے جانا تھا تو اس روشن لاٹھی نے اس دوسرے کی لاٹھی کو بھی روشن کر دیا اور دوسرا بھی اپنے گھر کی طرف ہو لیا۔ اور یہ دونوں آدمی اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی کے ذریعہ سے اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔

۱۶۔ حضرت جابر کو وصیت کرنا

صحابیٔ رسول مقبول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگِ اُحد کے وقت ایک رات مجھے والد ماجد نے بلوا کر فرمایا کل اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت میں سب سے پہلے میں شہادت کا جام چکھوں گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں سب سے عزیز تمہیں سمجھتا ہوں! توجہ کیجئے کہ میں ایک آدمی کا مقروض ہوں وہ قرضہ تم نے ادا کرنا ہو گا۔ میں یہ بھی تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی بہنوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ واقعی صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ وصال سے پہلے کی خبر دینا یہ ایک بڑی عظیم کرامت ہے۔

Marfat.com

۱۷۔ حضرت سفینہ کی شیر پر سواری

صحابی رسول حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ سرزمینِ روم میں اپنے اسلامی لشکر کا راستہ بھول گئے۔ ابھی رستہ کی تلاش میں ہی تھے کہ دشمنانِ اسلام نے گرفتار کر لیا۔ ایک دن آپ قید سے بھاگ کر راستہ کی تلاش میں سرگرداں تھے کہ ایک شیر کسی طرف سے آنکلا۔ اور آپ کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا اور غزغرانے لگا۔ چنانچہ آپ نے شیر کو اس کی کنیت سے پکار کر کہا اے ابوالحارث سن لے میں رسول اللہ کا غلام ہوں اور میرے ساتھ اس طرح کا معاف ہوا ہے۔ جنگلی شیر یہ کلام سن کر عالمِ مستی میں چلا گیا اور غلاموں کی طرح دُم ہلانے لگا اور پھر ان کے برابر چلنا شروع کر دیا۔ جب اُسے کوئی آواز سنائی دیتی تو وہ فوراً اسی طرف کا رُخ کر لیتا۔ اور پھر آپ کے ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو جاتا۔ جب حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اپنی اصلی منزل جہاں پر لشکرِ اسلامی پڑاؤ ڈالے تھا وہاں پر پہنچ گئے تو شیر واپس اپنے جنگل میں آ گیا۔ کچھ کتابوں میں اس طرح بھی لکھا ہے کہ شیر پر آپ نے سواری بھی کی وہ اس طرح کہ شیر نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دعویٰ کیا تھا اور پھر پوری طرح غلامی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی یہ ایک عظیم کرامت ہے جسے اوراق میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

۱۸۔ قحط سالی سے نجات

حضرت ابوالجوزا رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ

Marfat.com

مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ حضرت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہم اس وبا قحط سے بہت پریشان ہیں۔ یہ بات سُن کر اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ والئ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی طرف نگاہ کرو اور گنبدِ خضریٰ میں آسمان کی طرف کو سوراخ کر دو تاکہ دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہے۔ ان لوگوں نے اُسی طرح کیا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔ اسی اثناء میں بارانِ رحمت کا دریا بن گیا۔ اتنی بارش ہوئی کہ گھاس نمودار ہو گئی اور اُونٹ وغیرہ اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ اور تمام قحط نظروں ہی نظروں میں دُور ہو گیا۔

۱۹۔ حضرت عائشہ کو حضرت جبرئیل کا سلام

حضرت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے ایک دن ارشاد فرمایا اے عائشہ یہ جبرائیل تم کو سلام کر رہے ہیں۔ میں نے جواباً کہا اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت اور برکت ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دیکھتے ہیں اور میں نے انھیں نہیں دیکھا۔ جس طرح حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سلام پیش کیا اسی طرح اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا۔ فرشتوں کا آپ کو سلام کہنا بھی بہت بڑی کرامت ہے۔

۲۰۔ حضرت خدیجہ کی علمی فراست

اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے عرب کی عادت کے مطابق محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خدمت اقدس میں گزارش کی یا رسول اللہ آپ کے

Marfat.com

وہ دوست جنھیں جبرئیل امین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اب جب تشریف لائیں تو مجھے آگاہ کرنا۔ آپ نے فرمایا ضرور آگاہ کر دیا جائے گا۔ ابھی آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی تھے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام بارگاہِ مصطفوی میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جبریل کی آمد کا ذکر ام المومنین سے کر دیا۔ اُم المومنین نے آپ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ آپ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں دیکھ رہا ہوں۔ ام المومنین نے عرض کیا آپ ذرا میرے بائیں جانب تشریف لائیے۔ جب آپ بائیں جانب بیٹھ گئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا کیا اب بھی آپ انہیں دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس پر اُم المومنین نے پھر عرض کیا اب آپ سامنے تشریف لائیے۔ آپ سامنے تشریف لے آئے تو اُم المومنین نے پھر عرض کیا اب بھی آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اُم المومنین نے عرض کیا یارسول اللہ اب ذرا میری گود کی طرف تشریف لائیں جب آپ اس طرف تشریف لائے تو پھر عرض کیا کیا آپ ان کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد اُم المومنین نے اپنے سر سے دوپٹہ اُتارا اور عرض کیا اب بھی آپ دیکھ رہے ہیں تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہیں دیکھ رہا۔ اُم المومنین نے عرض کیا یارسول اللہ وہ واقعی جبرائیل اگر جبرائیل نہ ہوتے تو میرے سر ننگا کرنے پر نہ بھاگتے کیونکہ شیطان کا کام برہنہ پن کو دیکھ کر رُک جانا ہوتا ہے کیونکہ شیطان بے حیا ہے اور جبرائیل باحیا تھے لہٰذا حقیقت میں وہ جبرائیل ہیں اور جبرائیل کا کام انبیاء کی حاضری ہے آپ واقعی سچے نبی ہیں جس میں کسی قسم کا بھی شک نہیں۔ اُم المومنین کا اس طرح ملائکہ کی پہچان کرنا اور آپ کے نبی ہونے کی گواہی دینا یہ ایک بہت کرامت ہے۔

Marfat.com

۲۱۔ حضرت جبرئیل کا حضرت خدیجہ کو سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آکر کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس بی بی خدیجہ آرہی ہیں اور ان کے ہاتھ میں جو برتن ہے اس میں کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔ جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو ان سے میری طرف سے سلام کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ بھی کہہ دینا کہ آپ کو خوشی ہو آپ کے لیے جنت میں ایسا مکان ہے جو موتیوں کا بنا ہوا ہے جہاں کسی قسم کا شوروغوغا نہیں ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کا سلام لے کر بارگاہِ اُم المومنین میں آنا بہت بڑی بزرگی کی دلیل اور کرامت ہے۔

۲۲۔ حضرت خاتونِ جنت کا گزر

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ بروزِ قیامت ایک منادی پردہ کے پیچھے سے پکار کر کہے گا اے حاضرین اپنی آنکھیں بند لو اس لیے کہ خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہو رہا ہے۔

۲۳۔ پیالے کا تسبیح پڑھنا

حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں

86674

Marfat.com

کے درمیان میں ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جو سبحان اللہ پڑھ رہا تھا۔ اس تسبیح کی آواز کو دونوں نے سُنا۔

۲۴۔ بے موسم انگور کا حاصل ہونا

ایک شخص لیث نامی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ۱۱۳ھ ہجری میں فریضہ حج ادا کیا۔ جب میں نے مسجد حرام میں نماز عصر ادا کی تو میں کوہ ابو قبیس پر چڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا اس طرح دعائیہ کلمات ادا کر رہا ہے یَا رَبِّ یَا رَبِّ اور پھر خاموشی ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر بعد پھر بولا یَا حَیُّ یَا حَیُّ یَا حَیُّ۔ پھر کچھ دیر خاموش رہا اور بولا۔ اے اللہ مجھے انگور کی تمنا ہے۔ اے اللہ مجھے انگور کی تمنا ہے۔ میرے تن کے کپڑے پھٹ چکے ہیں نئے کپڑے دے دے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابھی اس کا کلام تمام نہ ہوا تھا کہ ایک انگور کا بھرا ہوا ٹوکرا دکھائی دیا حالانکہ اس وقت کہیں انگوروں کا نام بھی نہیں تھا اور دو چادریں بھی دیکھیں کہ ان جیسی چادریں آج تک دیکھنے میں نہ آئی تھیں۔ اس شخص نے کہا انگور کھالے۔ میں نے کہا کہ میں بھی اس میں برابر کا حصہ دار ہوں۔ اس نے پوچھا۔ کس طرح میں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب تم دعائیہ کلمات کہہ رہے تھے تو میں آپ کے ساتھ آمین کہتا تھا۔ یہ سُن کر اس نے کہا آگے تشریف لایئے اور انگور کھایئے۔ میں نے آگے جا کر انگور کھائے اور واللہ اس سے قبل کبھی ایسے انگور نہیں کھائے تھے۔ ٹوکرا اُسی طرح بھرا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس کو ذخیرہ نہ کرو اور چھپانے کی بھی کوشش نہ کرو۔ پھر اس شخص نے ایک چادر خود اوڑھ لی اور دوسری چادر مجھے عطا کر دی میں نے کہا کہ مجھے چادر کی ضرورت نہیں۔ یہ سُن کر دوسری چادر بھی رکھ لی۔ پھر وہ دونوں پرانی چادریں لے کر پہاڑ سے اُترا۔ صفا و مروہ پہاڑ کے درمیان ایک شخص نے سوال کیا اے رسول اللہ کے فرزند میں ننگا ہوں مجھے چادر بخش عطا

فرما دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمائی ہیں۔ پس حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے دونوں چادریں سائل کو دے دیں۔ یہ دیکھ کر میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ جواب ملا کہ یہ حضرت جعفر صادق ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کی تلاش کی مگر آپ سے پھر ملاقات نہ ہو سکی۔

۲۵۔ گائے کا دوبارہ زندہ ہونا

ایک دن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ شریف میں سیر کے لیے چہل قدمی فرما رہے تھے۔ سیر فرماتے فرماتے ایک عورت کو دیکھا جس کے آگے ایک مردہ گائے پڑی تھی اور بال بچوں سمیت اس پر بیٹھی گریہ وزاری کر رہی تھی۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھی ایسی حالت کیوں بنائے ہوئے ہے۔ اس نے عرض کیا یا حضرت۔ میرا تمام گھر کے اخراجات کی گزر اوقات اسی گائے کے دودھ پر تھی اب یہ مر گئی ہے حیران ہوں کہ اب کیا کروں۔ آپ نے فرمایا کیا تو یہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دے۔ عورت نے کہا کہ میں مصیبت زدہ ہوں اور آپ مذاق اڑا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں مذاق نہیں کر رہا۔ بعد ازاں آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اور گائے کو ایک ٹھوکر لگائی تو گائے زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور آپ فوراً آنکھوں سے غائب ہو گئے۔

۲۶۔ خلیفہ منصور پر بیہوشی کا طاری ہونا

خلیفہ وقت منصور نامی نے اپنے وزیر سے کہا کہ جاؤ حضرت امام جعفر صادق کو لاؤ تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ وزیر نے منصور سے کہا کہ جو شخص ہر وقت

Marfat.com

طاعت الٰہی میں مستغرق ہو اور دنیا سے بھی تعلق نہ رکھتا ہو اُسے قتل کرنے سے کیا حاصل۔ خلیفہ ناراض ہوتے ہوئے بولا اُسے ضرور پیش کرو۔ میں نے اُسے قتل کرنا ہے۔ وزیر نے ہر طرح سے سمجھایا مگر اس نے ایک نہ سُنی۔ آخر کار وزیر آپ کی جستجو میں نکلا۔ خلیفہ نے اپنے غلاموں سے کہا کہ جس وقت امام صاحب آئیں تو میں سر سے ٹوپی اُتاروں تو تم فوراً اس کا سر تن سے جُدا کر دینا۔ جب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو منصور دیکھتے ہی استقبال کے لیے آگے بڑھا اور آپ کو تخت نشین کر کے خود ادب سے سامنے ہو کر بیٹھ گیا۔ غلام یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہوئے۔ منصور نے عرض کیا۔ حضور آپ کو کسی کی حاجت ہو تو فرمائیے۔ امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مجھے پھر اپنے پاس نہ بلانا۔ اور اب مجھے اجازت دو کہ میں جا کر یاد الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔ یہ سن کر منصور نے آپ کو بڑی عزت و آبرو سے رخصت کیا۔ جب آپ رخصت ہوئے تو خلیفہ کانپ کر بیہوش گر پڑا۔ تین دن تک بیہوش رہا۔ وزیر نے خلیفہ سے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا تھا۔ خلیفہ نے کہا کہ جب امام صاحب یہاں تشریف لائے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ایک اژدہا ہے جس کا ہونٹ اس مکان کے نیچے اور دوسرا اُوپر ہے اور بلند آواز سے پکار رہا ہے کہ اگر تو نے آپ کو کسی قسم کی تکلیف دی تو تجھے محل سمیت نگل جاؤں گا۔ اس لیے میں ارے ڈر کے کچھ نہ کر سکا بلکہ معافی مانگی اور بیہوش ہو گیا۔

۲۷۔ مشتبہ کھانے کے اثرات

حضرت طیفور بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ

Marfat.com

ابھی میرے شکم میں ہی تھے تو جب کبھی میں مشتبہ لقما کھا لیتی تو آپ پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیتے۔ جب تک قے سے وہ لقمہ دُور نہ ہو جاتا تب تک آپ آرام نہ کرتے۔

۲۸۔ سامان کا اُونٹ کے اُوپر چلنا

ایک مرتبہ حضرت طیفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کے لیے جا رہے تھے اپنا اور اپنے مریدوں کا سازوسامان ایک اُونٹ پر لدا ہوا تھا۔ کسی نے کہا کہ اس اُونٹ پر بوجھ زیادہ ہے اور یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ آپ نے یہ سُن کر جواب دیا۔ اے جواں مرد! بوجھ اُونٹ نے نہیں اُٹھایا ہوا۔ غور سے دیکھ کہ اُونٹ پر بوجھ ہے یا نہیں۔ اُس نے جو دیکھا تو بوجھ اُونٹ کی پیٹھ سے ایک فٹ اُونچا تھا۔ کہنے لگا یہ عجب قسم کا معاملہ ہے۔ حضرت طیفور نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال تم سے پوشیدہ رکھتا ہوں تو تم مجھے ملامت کرنے لگتے ہو اور اگر ظاہر کرتا ہوں تو اس کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۹۔ قحط سے نجات کا حصول

ایک دفعہ کسی علاقہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ اکٹھے ہو کر جماعت کی شکل میں حضرت طیفور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی حاضر ہو کر دُعا کے لیے عرض کی کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہر طرف قحط ہی قحط تھا۔ یہ سن کر آپ نے سر کو جھکا لیا پھر سر اُوپر اُٹھا کر فرمایا جاؤ اپنے پرنالوں کو ٹھیک کر لو۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اور مسلسل رات دن برابر بارش ہوتی رہی۔ جس سے تمام قحط و وباء دور ہو گیا۔

Marfat.com

۳۰۔ بھیڑیوں کا بھیڑوں کی نگہبانی کرنا

ایک دفعہ حضرت ابو سعید میخورانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت طیفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بغرض امتحان حاضر ہوئے۔ حضرت طیفور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے مرید حضرت ابو سعید راعی کے پاس جاؤ کیونکہ ولایت و کرامت ہم نے اُسے بخش دی ہے۔ جب حضرت ابو سعید وہاں پہنچے تو ابو سعید راعی کو دیکھا کہ جنگل میں عبادتِ الٰہی میں مصروف ہیں اور بھیڑیئے آپ کی بھیڑوں کی حفاظت و نگہبانی کر رہے ہیں۔ جب عبادت (نماز) سے فارغ ہوئے پوچھا کیا چاہتے ہو کھا گرم روٹی اور انگور۔ راعی نے ہاتھ کی لکڑی کے دو ٹکڑے کر کے ایک اپنے آگے اور دوسرا اس کے آگے گاڑ دیا۔ فوراً اس پر انگور لگ گئے۔ مگر راعی کی طرف کے سفید اور ابو سعید کی طرف کے سیاہ تھے۔ ابو سعید نے راعی سے اس کا سبب پوچھا۔ راعی نے جواب دیا کہ میری طلب بطور یقین اور تیری طلب بطور امتحان تھی۔ ہر چیز کا رنگ اس کے حال کے موافق ہوا کرتا ہے۔ اس کے بعد راعی نے ابو سعید میخورانی کو اپنی گدڑی دی اور فرمایا کہ اسے سنبھال کر رکھنا مگر جب ابو سعید حج کو گئے تو عرفات میں وہ گدڑی غائب ہو گئی اور جب بسطام واپس تشریف لائے تو وہی گدڑی حضرت ابو سعید راعی کے پاس دیکھی۔

۳۱۔ کفار کو شکست فاش دینا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک روم میں لشکرِ اسلام کا کُفار سے مقابلہ ہوا مسلمانوں کو شکست ہونے والی تھی کہ حضرت طیفور رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آواز سُنی

Marfat.com

بایزید دریاب (اے بایزید خبر لیجو) اسی وقت خراسان کی طرف سے آگ ظاہر ہوئی جس کی دہشت سے لشکرِ کفار دہشت زدہ ہو گیا اور مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔

۳۲۔ شیر پر قابض ہونا

حضرت طیفور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ حضرت آپ کا پیر کون ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ میرا پیر ایک بڑھیا ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک دن میں ایسے شوق اور جوش میں توحید میں مستغرق تھا کہ ماسوا اللہ اور کوئی دوسرا نظر نہ آتا تھا۔ میں اسی حالت میں صحرا کی طرف چلا گیا۔ وہاں ایک بڑھیا آٹے کی تھیلی لے کر آئی اور کہنے لگی کہ اسے لے لو۔ میں اس وقت اسے اٹھانے اور لے جانے سے قاصر تھا۔ میں نے ایک شیر کو اشارہ کیا۔ شیر آیا۔ میں نے تھیلی اٹھا کر اس کی پیٹھ پر رکھ دی اور بڑھیا سے کہا کہ جب تو شہر میں جائے گی تو کیا کہے گی کہ میں نے کس کو دیکھا۔ بڑھیا نے کہا کہ میں شہر میں جا کہ یہ کہوں گی کہ میں نے ایک ظالم و متکبر کو دیکھا۔ میں نے کہا بڑھیا ذرا ہوش کر۔ بڑھیا نے کہا۔ شیر مکلف ہے یا نہیں۔ میں نے کہا نہیں بڑھیا نے کہا جس کو اللہ تعالیٰ نے مکلف نہیں بنایا اُسے مکلف بنانا ظلم ہے یا نہیں۔ میں نے کہا ہاں ظلم ہے۔ پھر بڑھیا نے کہا کہ تو یہ چاہتا ہے کہ اہل شہر جان لیں کہ شیر تمہارا تابع ہے اور تو صاحبِ کرامت ہے۔ یہ رعنائی ہے۔ بڑھیا کی یہ باتیں سُن کر میں نے توبہ کی اور اعلیٰ سے اسفل کی طرف آیا۔ چنانچہ بڑھیا ان باتوں کی وجہ سے میرا پیر ہے۔

۳۳۔ آگ سے زندہ مچھلی کا نکلنا

ایک روز حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت شیخ

Marfat.com

عبداللہ داستانی حاضر ہوئے۔ آپ کے آگے پانی کا تھال بھرا ہوا رکھا تھا۔ حضرت شیخ عبداللہ داستانی نے تھال میں ہاتھ ڈال کر ایک زندہ مچھلی نکال لی اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ نے نگاہ کی تو ایک گرم تنور نظر پڑا۔ آپ نے اس میں ہاتھ ڈال کر زندہ مچھلی نکال لی اور فرمایا کہ پانی سے زندہ مچھلی نکالنا آسان ہے مزا تو یہ ہے کہ آگ میں سے نکالی جائے۔ داستانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آؤ ہم دونوں تنور میں کود پڑیں تو پھر دیکھیں کون زندہ نکلتا ہے۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ آیئے ہم اپنی نیستی میں چلے جائیں اور پھر دیکھیں کہ ہستی کے ساتھ کون نکلتا ہے۔ حضرت عبداللہ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور پھر کچھ کہنے کی جرأت نہ کی۔

۴۳۔ قطب عالم کا جنازہ پڑھانا

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضرت مجھے اجازت دیجئے کہ میں کوہ لبنان میں جا کر قطب عالم کی زیارت کروں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ لبنان پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بہت سے لوگ ایک جنازہ سامنے رکھے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور نماز جنازہ نہیں پڑھتے۔ مرید نے اُن سے پوچھا کہ نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے۔ اُنہوں نے کہا کہ قطب عالم کی انتظار ہے کیونکہ وہ ہر روز یہاں پانچوں وقت امامت کرتے ہیں۔ یہ سُن کر مرید خوش ہوا۔ کچھ دیر کے بعد سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مرید کا بیان ہے کہ میں نے شیخ کو دیکھا کہ امام بن کر نماز ادا کی۔ مجھ پر دہشت طاری ہوئی۔ جب ہوش آیا تو لوگ مردہ کو دفن کر چکے تھے اور شیخ تشریف لے جا چکے تھے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون تھا۔ اُنہوں نے کہا ابوالحسن خرقانی۔ میں نے پوچھا کہ پھر کب تشریف لائیں گے؟ اُنہوں نے کہا دوسری نماز

Marfat.com

کے وقت آئیں گے۔ میں رو پڑا کہ میں ان کا مرید ہوں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ قطب عالم تو آپ ہی ہیں ورنہ یہ دور دراز کا سفر اختیار نہ کرتا۔ تم لوگ میری سفارش کرنا تاکہ وہ مجھے خرقان میں لے جائیں۔ جب نماز کا وقت آیا تو میں نے دوبارہ آپ کو دیکھا کہ آپ نے جماعت کی امامت فرمائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو میں نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض گزار ہوا کہ میں پشیمان ہوں مجھے بھی خرقان لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے اس شرط پر خرقان لے جاؤں گا کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا کیونکہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کی ہے کہ اس جہان میں مجھے مخلوق کی نظر سے پوشیدہ رکھنا۔ چنانچہ مجھے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مخلوق نے نہ دیکھا اللہ نے اس راز کو پوشیدہ رکھا۔

۳۵۔ دیواروں کا کانپنا

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سماع نہیں سُنا کرتے تھے۔ جب حضرت شیخ ابوسعید خرقان میں آپ کی ملاقات کے لیے آئے تو کھانا کھانے کے بعد آپ سے کہا کہ اجازت ہے کہ قوال کچھ بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں سماع کی پرواہ نہیں مگر آپ کی موافقت سے سُن لیتے ہیں قوالوں نے ایک شعر پڑھا۔ ابوسعید نے کہا۔ اے شیخ! اب وقت ہے کہ آپ اُٹھیں۔ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے اور تین بار آستین کو حرکت دی اور سات مرتبہ قدم مبارک زمین پر مارا تو خانقاہ کی تمام دیواریں ہلنے لگیں۔ ابوسعید نے کہا یا شیخ! بس کیجئے کہ عمارتیں خراب ہو جائیں گی۔ پھر کہا کہ قسم ہے خدائے وحدہٗ لاشریک کی عزت کی کہ آسمان و زمین آپ کی موافقت میں رقص

Marfat.com

کرنے لگیں گے۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ سماع اس شخص کے لیے جائز ہے جو اُوپر عرش تک اور نیچے تحت الثریٰ تک سب کچھ دیکھے۔ اور اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سے پوچھا جائے کہ رقص کیوں کرتے ہو تو جواب دیجو کہ اُن لوگوں کی موافقت سے جو ہو گزرے ہیں اور وہ اسی طرح کے ہی ہُوا کرتے ہیں۔

۳۶۔ طعام میں اضافہ ہونا

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملاقات کے لیے حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ آپ کے ہاں جَو کی چند روٹیاں موجود تھیں جو بیوی نے پکائی تھیں۔ آپ نے بیوی سے فرمایا کہ ان پر چادر ڈال دو اور جتنی چاہو نکالتی جاؤ۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ کثیر ہجوم ہو گیا خادم روٹیاں لارہا تھا مگر وہ اسی طرح باقی تھیں کہ اتنے میں بیوی نے چادر اُٹھا دی۔ کوئی روٹی نہ رہی۔ آپ نے بیوی سے کہا کہ تو نے بہت بڑی غلطی کی اگر تو چادر نہ اُٹھاتی تو قیامت تک اسی طرح اس کے نیچے سے روٹیاں نکلتی رہتیں اور لوگ کھاتے رہتے۔

۳۷۔ شیر کا لکڑی کا گٹھا اُٹھانا

ایک دن حضرت بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سن کر ملاقات کے لیے خرقان آئے۔ جب آپ کے دراقدس پر پہنچے تو حضرت ابوالحسن ایندھن کے لیے جنگل میں گئے ہوئے۔ پوچھا کہ کہاں ہیں۔ بیوی نے جواب دیا کہ تم ایسے زندیق کذاب کو کیا کرو گے۔ حضرت بوعلی نے دل ہی دل میں سوچا کہ جب بیوی ہی منکر ہے تو شیخ کا کیا حال ہوگا۔ پھر شیخ کی زیارت کے لیے جنگل کی طرف

Marfat.com

چلے گئے۔ دیکھا کہ شیخ صاحب تشریف لا رہے ہیں اور گھاس کا گٹھا شیر پر لدا ہوا ہے۔ بوعلی سینا یہ دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھنے لگے کہ یا شیخ اس میں کیا حکمت ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر میں ایسے بھیڑیئے (یعنی بیوی) کا بوجھ نہ اٹھاؤں تو شیر میرا بوجھ کیسے اٹھائے گا۔ جب گھر میں واپس آئے تو بوعلی سینا بیٹھ گئے اور گفتگو کرنے لگے۔ شیخ نے دیوار بنانے کے لیے مٹی میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ اٹھ کر فرمانے لگے کہ میں نے یہ دیوار تعمیر کرنی ہے۔ اس لیے معذرت خواہ ہوں۔ یہ کہہ کر دیوار تعمیر کرنے لگے۔ اچانک لوہے کا اوزار ہاتھ سے گر گیا۔ بوعلی نے اٹھانا چاہا مگر اٹھنے سے پہلے وہ شیخ صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ یہ منظر دیکھ کر بوعلی اور عقیدت مند بن گئے۔

۳۸۔ ستون سے سوال و جواب

حضرت داتا گنج بخش ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک واقعہ درپیش ہوا جس کا حل مشکل نظر آتا تھا۔ چنانچہ میں حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے ارادے سے طوس پہنچا۔ اور آپ کو مسجد میں اپنے حجرے کے اندر تنہا پایا۔ آپ اس وقت بعینہٖ میرے واقعہ کو ایک ستون سے ارشاد فرما رہے تھے۔ میں عرض کیا اے شیخ! آپ یہ گفتگو کس سے کر رہے ہیں حضرت گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس وقت اس ستون کو میرے ساتھ گفتگو کی طاقت بخشی اور اس نے مجھ سے سوال کیا جس کا میں جواب دے رہا ہوں۔

۳۹۔ دو شہنشاہ ایک تخت پر

ایک روز حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی

Marfat.com

طوس میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور درویشوں کی ایک جماعت ان کے آگے کھڑی تھی۔ ایک درویش کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بزرگوں کا کتنا بڑا مرتبہ ہے۔ حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس درویش کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص دو بادشاہوں کو ایک وقت میں ایک جگہ پر ایک تخت پر دیکھنا چاہے اُسے کہہ دو کہ آ کر دیکھ لے۔ یہ سُن کر وہ درویش دونوں کی طرف نظرِ عمیق سے دیکھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کے پردوں سے حجابات اُٹھا دیئے اور حقیقت کو پہچاننے والی آنکھ اور دل عطا فرما دیا۔

۴۔ لڑکے کو قید سے رہائی ملنا

ہمدان کی ایک عورت روتی پیٹتی حضرت خواجہ شیخ ابوعلی ناردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرا لڑکا فرنگی قید کر کے لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا صبر سے کام لے۔ عرض کیا باباجی صبر نہیں ہوتا۔ آپ نے دعائیہ کلمات فرمائے:

اللّٰھم فك اسرہ وعجل فرجہ

الٰہی اس کی بیڑی توڑ دے اور اس کا غم جلدی دور فرما دے۔

پھر اس عورت سے آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جاؤ لڑکا تجھے گھر میں مل جائے گا۔ عورت نے لڑکے کو گھر میں موجود پایا۔ حیران و پریشان ہوئی اور لڑکے سے کیفیت دریافت کی۔ لڑکے نے کہا میں ابھی قسطنطنیہ میں ہی تھا میرے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور نگران ہر وقت موجود تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا اُس نے مجھے اُٹھا لیا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے مجھے یہاں لے آیا۔ وہ عورت پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو امرِ الٰہی پر متعجب تھی۔

Marfat.com

۴۱۔ اسلام سے منحرف ہو کر عیسائیت کا قبول کرنا

حضرت شیخ ابو علی نارمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۱۵ھ ہجری میں بغداد میں تشریف لائے اور مدرسہ نظامیہ میں مجلس وعظ کا انعقاد فرمایا اور لوگوں میں بڑی مقبولیت پائی۔ ایک دن آپ مدرسہ نظامیہ میں علماء کی محفل میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک فقیہ جس کا نام ابن سقا تھا مجلس سے اٹھا اور اس نے آپ سے ایک سوال کیا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا مجھے تیرے کلام میں کفر کی بو آتی ہے شاید تیری موت بھی اسلام پر نہ ہو گی۔ اس واقعہ سے ایک مدت کے بعد شاہ روم کی طرف سے ایک نصرانی بطور ایلچی خلیفۂ وقت کے پاس آیا۔ ابن سقا اس کے پاس گیا اور اس سے التجا کی کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ میں دینِ اسلام چھوڑ کر تمھارے دین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ نصرانی نے اس بات کو منظور کر لیا۔ وہ نصرانی کے ساتھ قسطنطنیہ میں پہنچا اور شاہِ روم سے ملا اور عیسائی ہو گیا اور عیسائیت پر ہی موت واقع ہوئی۔

۴۲۔ مومن کی فراست سے ڈرو

ایک دفعہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ایام عاشورا میں ایک بہت بڑے اجتماع کے سامنے معرفت پر وعظ فرما رہے تھے۔ اچانک ایک نوجوان زاہدوں کی صورت میں خرقہ پہنے اور سجادہ کندھے پر ڈالے ہوئے حاضر ہوا اور ایک طرف گوشہ میں جا بیٹھا۔ آپ نے اس کی طرف نظر کی۔ کچھ دیر کے بعد وہ اٹھ کر کہنے لگا اے خواجہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ عزوجل (مومن کی فراست سے ڈرو۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے) اس حدیث کا سر (راز) کیا ہے۔ آپ نے

Marfat.com

نے فرمایا کہ اس حدیث کا سر یہ ہے کہ تو زنار کو توڑ دے اور ایمان قبول کر لے۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس زنّار نہیں ہے۔ آپ نے خادم کی طرف اشارہ فرمایا۔ چنانچہ خادم اُٹھا اور اس جوان کے بدن سے خرقہ اُٹھا دیا اور خرقہ کے نیچے سے زنّار ظاہر ہو گیا۔ یہ دیکھ کر نوجوان نے اُسی وقت زنار توڑ دیا اور ایمان قبول کر لیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے دوستو! آؤ ہم بھی اس نومسلم کی طرح اپنے زنّار توڑ ڈالیں اور ایمان لے آئیں جس طرح اس نے ظاہری زنار توڑا ہے ہم اپنے باطنی زنّار جس سے مراد خود پسندی ہے توڑ دیں تاکہ اس کی طرح ہماری بھی نجات ہو جائے۔ یہ سُن کر حاضرین پر عجب کیفیت طاری ہوئی اور آپ کے قدموں پہ گر کر توبہ کرنے لگے۔

۴۳۔ سفید پرندے کی پرواز

ایک دن حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کچھ مریدین کے ساتھ موضع رامتین میں ذکر میں مشغول تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا سفید پرندہ ان کے اُوپر اُڑا چلا جاتا ہے۔ جب وہ پرندہ ان کے عین برابر آیا تو بلند آواز سے بولا۔ اے علی مردانہ باش۔ یہ دیکھ کر حاضرین محفل پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور سب کے سب بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو آپ سے پوچھنے لگے کہ حضرت یہ کیا تھا جو ہم نے دیکھا اور سنا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ وہ حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ اسی مقام پہ پرواز کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مقبول بندوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تر مقام عطا فرمائے ہیں جہاں عقل کو کوئی رسائی نہیں ہے۔

Marfat.com

۴۴۔ ایک لڑکے کی قید سے نجات

حضرت سید اتا اور حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما ہم عصر تھے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ ابتدائی ملاقات میں حضرت سید اتا کو حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کا علم نہیں۔ ایک دفعہ حضرت سید اتا رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی شان میں گستاخی ہو گئی۔ اتفاقاً ان ہی ایام میں ترکوں کی ایک جماعت دشت قبچاق کی طرف سے حملہ آور ہوئی۔ اور سید اتا کے ایک لڑکے کو پکڑ کر لے گئی۔ سید اتا کو معلوم ہوا کہ یہ حادثہ اُس بے ادبی کے سبب وقوع پذیر ہوا ہے اس لیے حضرت خواجہ علی رامیتنی سے معافی مانگی اور بطور ضیافت آپ کی دعوت کی۔ آپ نے دعوت کو قبول کیا اور سید اتا کے ہاں تشریف لائے۔ اس دعوت میں بڑے بڑے علماء اور مشاہیر وقت حاضر ہوئے۔ اُس وقت حضرت خواجہ علی رامیتنی نہایت خوش وقت اور بڑی کیفیت کے عالم میں تھے۔ جب خادم نمک دان لایا اور دستر خوان بچھایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ علی اپنی اُنگلی نمک پر نہ رکھے گا اور ہاتھ کھانے کی طرف نہ بڑھائے گا جب تک کہ سید اتا کا لڑکا دستر خوان پر حاضر نہ ہو جائے۔ یہ کہہ کر آپ نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ تمام حاضرین اس کے منتظر تھے۔ اچانک سید اتا کا لڑکا اس گھر کے دروازے سے آ حاضر ہوا۔ یکبارگی مجلس میں شور برپا ہو گیا۔ لوگ حیران رہ گئے اور اس لڑکے کے آنے کی کیفیت لڑکے ہی سے دریافت کی۔ اس نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ابھی میں ترکوں کے ہاں قید تھا اور مجھ کو اپنے ملک میں لے جا رہے تھے۔ اب دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ یہ دیکھ کر سب آپ کے پاؤں پر گر پڑے اور مرید بھی بن گئے۔

Marfat.com

۴۵ - ایک شہنشاہ کا عقیدت مند ہونا

جب حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باشارۂ غیبی و لادیت بخارا سے خوارزم کا قصد کیا اور اس شہر کے دروازے پر پہنچ گئے تو وہاں ٹھہر گئے اور درویشوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا کہ ایک بافندہ فقیر تمہارے شہر کے دروازے پر آیا ہے اور اقامت کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو داخل ہو جائے ورنہ واپس چلا جائے اور اُن درویشوں سے آپ نے کہہ دیا اگر بادشاہ اجازت دے دے تو اجازت نامہ مُہری اور دستخطی اُس کا لیتے آنا۔ جب وہ درویش بادشاہ کے پاس گئے اور مقصد بیان کیا تو بادشاہ اور اس کے ارکان دولت ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ وہ سادہ اور نادان آدمی ہیں۔ پھر بطورِ مذاق بادشاہ کا مہری و دستخطی اجازت نامہ ان کے حوالے کیا گیا۔ وہ یہ اجازت نامہ حضرت خواجہ علی رامیتنی کے پاس لائے۔ پس آپ نے قدم مبارک شہر میں رکھا اور گوشہ نشین ہو کر بطریق خواجگان اپنے مکان پر لے جا کر فرماتے کہ پورا وضو کرو۔ اور نمازِ دیگر تک باوضو ہمارے پاس رہو اور ذکر کرو۔ بعد ازاں اپنی مزدوری لے کر چلی جاؤ۔ مزدور بہت خوشی سے ایسا کرتے اور دوسری نماز تک آپ کی صحبت میں رہتے مگر جو مزدور ایک دن اس طرح آپ کے رہتے۔ آپ کی صحبت کی برکت اور آپ کی تاثیر و تصرف باطنی سے اُن میں یہ وصف پیدا ہو جاتا کہ آپ کی خدمت سے جدائی گوارا نہ کرتے۔ اس طرح کچھ مدت کے بعد وہاں کے لوگ آپ کے مرید بن گئے۔ اور آپ کے گرد طالب علموں کا بڑا مجمع ہو گیا۔ رفتہ رفتہ کسی نے بادشاہ کو خبر دی کہ اس شہر میں ایک شخص آیا ہے۔ اکثر لوگ اس کے مرید ہو گئے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ اس کے سبب سے ملک میں کوئی فتنہ و فساد پیدا ہو جائے کہ جس کا انسداد ممکن نہ ہو

Marfat.com

بادشاہ نے اس وہم میں پڑ حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ عنہ کے اخراج کا حکم دیا آپ نے ان ہی دو درویشوں کے ہاتھ اجازت نامہ بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا کہ ہم تمھارے شہر میں تمھاری ہی مرضی سے آئے ہیں۔ اگر تم اپنے حکم کے خلاف کرتے ہو تو ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس پر بادشاہ اور ارکانِ دولت بہت شرمندہ ہوئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے معتقدین میں سے ہو گئے۔

۴۶۔ انتقال کے وقت کا علم

حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند تھے۔ ایک خواجہ محمد جو خواجہ خرد کے نام سے مشہور تھے۔ کیونکہ حضرت علی رامیتنی کے عقیدت مند آپ کو خواجہ بزرگ کہا کرتے تھے اور خواجہ محمد کو خواجہ خُرد دوسرے خواجہ ابراہیم تھے جو خواجہ محمد سے چھوٹے تھے۔ جب حضرت کا زمانہ وفات قریب آیا۔ تو آپ نے خواجہ ابراہیم کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ بعض عقیدت مندوں کے دل میں خیال آیا کہ بڑے صاحبزادے کی موجودگی میں جو عالم و عارف ہیں چھوٹے کو کیوں خلیفہ بنایا گیا۔ حضرت نے ان کے خطرے پر آگاہ ہو کر فرمایا کہ خواجہ خُرد ہمارے بعد زیادہ نہ ٹھہریں گے بلکہ جلدی ہمارے پاس پہنچیں گے۔ چنانچہ ویسا ہی وقوع میں آیا۔ حضرت کی وفات کے اُنیس روز بعد خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا۔

۴۷۔ زمین سونگ کر ولایت کی خبر دینا

حضرت خواجہ محمد بابا سیماسی رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ بہاؤالدین نقشبند

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ جس کی کیفیت اس طرح ہے کہ بہاؤ الدین نقشبند کی ولادت سے پہلے آپ کئی بار کوشکِ ہندواں سے گزرتے اور فرماتے:۔ اس زمین سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے بہت جلد ایسا ہو گا کہ کوشکِ ہندواں قصرِ عارفاں بن جائے گا۔

ایک روز حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خلیفہ سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے مکان سے قصرِ عارفاں کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر فرمایا کہ وہ خوشبو اب زیادہ ہو گئی ہے اور بے شک وہ مرد پیدا ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت نقشبند کی ولادت کو تین روز ہو چکے تھے۔ آپ کے جد امجد آپ کو لے کر حضرت خواجہ بابا محمد سماسی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ ہمارا فرزند ہے۔ ہم نے اس کو اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ یہ وہی مردِ خدا ہے جس کی خوشبو ہم نے سونگھی تھی۔ یہ لڑکا عنقریب اپنے وقت کا مقتدا ہو گا۔ بعد ازاں سیّد امیر کلال کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میرے فرزند بہاؤ الدین کے حق میں شفقت و تربیت سے دریغ نہ کرنا۔ اگر تم اس میں کوتاہی کرو گے تو میں تمھیں معاف نہیں کروں گا۔ حضرت امیر کلال نے کھڑے ہو کر اور نہایت ادب سے سینے پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ اگر اس معاملہ میں ذرا بھر بھی کوتاہی کروں گا تو میں مردوں میں شمار نہیں ہوں گا۔

۴۸۔ آنے والے وقت کی خبر دینا

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میری عمر اٹھارہ سال کے قریب ہوئی تو میرے جدِ امجد کو میرے نکاح کی فکر ہوئی۔ اُنھوں نے مجھے حضرت خواجہ بابا محمد سماسی کے بلانے کے لیے قصرِ عارفاں میں بھیجا

Marfat.com

تاکہ ان کے قدم کی برکت سے یہ کام انجام کو پہنچ جائے۔ جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا تو پہلی کرامت جو دیکھنے میں آئی تھی کہ اس رات آپ کی صحبت کی برکت سے مجھ میں بڑا تضرع و نیاز پیدا ہوا۔ رات کے آخری حصے میں اُٹھ کر میں نے وضو کیا اور آپ کی مسجد مبارک میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھ کر دعا و تضرع بہت کی۔ اس اثناء میں میری زبان سے نکلا:

"خدایا! مجھے بلا کا بوجھ اُٹھانے اور اپنی محبت کی محنت برداشت کرنے کی قوت عطا فرما۔"

صبح کو جو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے از روئے فراست و بصیرت میری رات کی سرگزشت سے آگاہ ہو کر فرمایا:

"اے فرزند! دُعا میں یوں کہنا چاہیئے،

"الٰہی اس بندۂ ضعیف کو اپنے فضل و کرم سے اُسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے۔"

پھر فرمایا کہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا تو اس میں ہے کہ بندہ بلا میں مبتلا نہ ہو اگر وہ بنا بر حکمت اپنے کسی دوست پر بلا بھیجتا ہے تو اپنی عنایت سے اس دوست کو اس بلا کے برداشت کرنے کی قوت عطا فرماتا ہے اور اُس کی حکمت اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اپنے اختیار سے مصیبت طلب کرنا دشوار ہے۔ گستاخی نہ کرنی چاہیئے۔"

بعد ازاں کھانا لایا گیا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو دسترخوان پر سے ایک روٹی مجھے دی۔ میں لینا نہ چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا لے لو کبھی کام آئے گی۔ میں نے وہ روٹی لے لی اور آپ کے ہمراہ قصرِ عارفاں کی طرف روانہ ہوا

Marfat.com

اثنائے راہ میں میرے باطن میں جب کوئی خطرہ پیدا ہوتا تو آپ فرماتے کہ باطن کی حفاظت چاہیئے۔ ان حالات کے مشاہدے سے حضرت کی نسبت میرا یقین و اعتقاد زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ راستے میں ایک جگہ پہنچے جہاں آپ کا ایک معتقد تھا وہ بڑی عقیدت و محبت سے پیش آیا۔ جب آپ اس کے مکان میں پہنچے تو آپ نے اس کی بیقراری کو دیکھ کر فرمایا کہ سچ بتاؤ اس بے قراری کی وجہ کیا ہے۔ مرید نے عرض کیا حضور گھر میں دودھ تو حاضر ہے مگر آٹا موجود نہیں۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا وہ روٹی لاؤ۔ تم نے دیکھا کہ وہی روٹی کام آگئی۔

۴۹۔ مشتبہ کھانا کھانے سے پیٹ میں درد ہونا

حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ ابھی آپ میرے شکم میں ہی تھے اگر اتفاقاً کبھی مشتبہ لقمہ میرے پیٹ میں چلا جاتا۔ تو اس قدر درد ہوتا کہ میں بیہوش ہو جاتی۔ جب یہ کیفیت کئی بار گزری تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ بات اس بچے کے قدم کی برکت سے ہے جو میرے پیٹ میں ہے۔

۵۰۔ نگاہِ ولی کی تاثیر

حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت ہونے سے پہلے ایک دن کشتی لڑ رہے تھے۔ حاضرین میں سے کچھ لوگ معترض ہوئے کہ ایسے بزرگ زادہ اور سید زادہ کو ایسا کام نہ کرنا چاہیئے۔ اسی وقت ان لوگوں پر خواب نے غلبہ پا لیا۔ خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور وہ کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے کوشش کرتے ہیں مگر کیچڑ سے نکل نہیں سکتے۔ اچانک حضرت

Marfat.com

امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے پاس پہنچتے ہیں اور ان کو اس کیچڑ سے نکال لاتے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئے تو حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے ان کے کان پکڑ کر کہا کہ دوستو! ہم اسی روز کے لیے زور آزمائی کرتے ہیں۔ تم درویشوں کے حق میں بد اعتقاد نہ ہو۔ جب اُنھوں نے یہ حال دیکھا تو سب نے توبہ کی اور تمام کے تمام کامل ترین مرد بن گئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

۵۱۔ کعبہ کا سر پر طواف کرنا

حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اپنے مریدوں کے ساتھ حضرت خواجہ ابوحفص کبیر بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے اور مناسک حج پوری فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان فرما رہے تھے۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا کہ آپ نے حج تو کیا نہیں اور بیان اس طرح ہو رہا ہے جیسا کہ کعبہ سامنے موجود ہے۔ اس طرح مسائل تو وہ بیان کرے جس نے کعبہ کی زیارت کی ہو۔ کچھ دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے نادان۔ دیکھ اوپر کچھ دکھائی دیتا ہے۔ اس نے جو نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ کعبۃ اللہ آپ کے سر پہ طواف کر رہا ہے۔ حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے نادان۔ جس کے پاس ایک درہم بھی نہ ہو وہ اس خیال میں ہے کہ کسی کے پاس کچھ نہیں۔ تاوقتیکہ تیرے دل کی آنکھ نہ کھلے۔ تجھے کچھ نظر نہ آئے گا۔ (اولیاء اللہ کے متعلق کبھی بھی ایسا نہیں سوچنا چاہیے ورنہ پہلا کیا ہُوا بھی ختم ہو جاتا ہے۔)

Marfat.com

۵۲۔ شیر کا گردن جھکا دینا

حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند عقیدت مند ایک دن جماعت کی شکل میں حضرت جگر دوں اتار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کی طرف زیارت کے لیے گئے۔ جب کچھ سفر طے کیا تو دیکھا کہ ایک شیر راستہ میں کھڑا ہے۔ وہ حیران ہوئے۔ حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور شیر کو گردن سے پکڑ کر راستہ سے دوسری طرف کر دیا۔ جب وہ گزر گئے تو شیر نے بطورِ تعظیم سر جھکایا اور چل دیا۔ کچھ دنوں کے بعد مریدوں نے آپ سے پوچھا کہ حضرت یہ کیا ماجرا تھا۔ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو دنیا جہان کی سب چیزیں اس سے ڈرتی ہیں اور فرمانبردار ہو جاتی ہیں۔

۵۳۔ پیر کا فریاد رسی کرنا

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن قضان سلطان کے دربار میں جلادی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ دربار میں ایک مجرم پیش ہوا تو سلطان نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُسے قصاص گاہ میں لے گئے اور اس کی آنکھیں باندھ دیں۔ تلوار میان سے نکالی اور سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور تلوار اس کی گردن پر ماری مگر تلوار نے کچھ بھی اثر نہ کیا۔ دوسری بار اسی طرح کیا مگر تلوار نے پھر بھی کچھ اثر نہ کیا پھر تیسری بار تلوار چلائی مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ تلوار کھینچتے وقت مجرم ہونٹ ہلاتا تھا اور منہ میں کچھ پڑھتا تھا۔ آپ نے مجرم سے پوچھا کہ خدا کی عزت کی قسم جو معبودِ برحق ہے تو سچ سچ بتا کیا کہتا تھا۔ مجرم نے

Marfat.com

جواب دیا کہ میں اپنے پیر و مرشد حضرت وسید کو یاد کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا پیر کون ہے اور اس کا نام کیا ہے۔ مجرم نے کہا میرے پیر و مرشد حضرت امیر کلال ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ مجرم نے کہا اس وقت بخارا کے علاقہ قریہ سوخار میں تشریف فرما ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے تلوار زمین پر پھینک دی اور فوراً بخارا کی طرف روانہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ وہ پیر جو مرید کو تلوار کے نیچے سے بچالے اگر کوئی اس کی خدمت بجالائے تو تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ کی آگ سے بچالے۔

۵۴۔ مملکت کا عطا کرنا

ایک دن حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد بخارا سے نماز جمعہ ادا کر کے اپنے آستانہ عالیہ کی طرف تشریف لا رہے تھے۔ راستے میں امیر تیمور کی فوج کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ آپ نے مریدوں سے پوچھا یہ کون ہیں۔ اُنھوں نے کہا یہ امیر تیمور کا خیمہ ہے۔ امیر تیمور یہ سُن کر خیمہ سے باہر نکلا اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے مخدوم! میں آج کچھ آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں جس سے میرے دل کو کچھ تسکین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر جب تک حضرت عزیزاں کی روحانیت سے اشارہ نہ پائے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہی حال میرے سردار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا۔ تم انتظار کرو۔ جب آپ گھر پہنچے تو نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ ادا کر کے حضرت عزیزاں کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے ایک محرم شیخ منصور کو قراماں میں رہتا تھا طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ فوراً امیر تیمور کے پاس جاؤ اور اُسے پیغام دو کہ مشائخ بخارا کی ارواح طیبہ نے مملکت خوارزم تمھیں عطا کر دی ہے تم بلا حیل وحجت وہاں پہنچ جاؤ۔

Marfat.com

امیر تیمور نے ایسا ہی کیا اور خوارزم سے فتح و کامرانی سے واپس آیا۔

۵۵۔ ولی اللہ سے بغض کرنے کا نتیجہ

حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اپنے مریدوں کے ساتھ بخارا کی جامع مسجد کو جا رہے تھے۔ ایک کسان اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا۔ اس کے نوکر نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ آقا نے جواب دیا کہ مفت خورے ہیں۔ حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے نورِ کرامت سے معلوم کر لیا اور اسی وقت فرمایا کہ دوستو! حضرت امیر کلال نے فرمایا ہے کہ درویشوں کے حق میں برا خیال نہ کیا کرو اور ان کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھا کرو تاکہ دنیا سے ذلیل و خوار نہ ہو کر جاؤ۔ دوست حیران ہوئے کہ حضرت نے یہ کیا فرمایا ہے جب مسجد سے واپس آئے تو دیکھا کہ وہ شخص جس نے برے الفاظ ادا کیے تھے دردِ گردہ کے سبب سے قریب المرگ ہے۔ جب قریب پہنچے تو اس نے کہا کہ مجھے حضرت امیر کلال کے پاس لے چلو۔ جب نزدیک لائے تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے کارگر تیر کھایا ہے۔ اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اسے واپس لے جاؤ اس کا کام تمام ہو چکا ہے۔ چنانچہ وہ گھر پہنچتے ہی مر گیا۔

(اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کے متعلق کبھی بھی برا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اولیاء اللہ کی دشمنی ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔)

۵۶۔ پیر کا مرید کی فریاد سننا

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک عقیدتمند کا

Marfat.com

بیان ہے کہ جن دنوں میں قبچان کے جنگل کی طرف ایک لشکر نے بخارا پر حملہ کر کے بہت سے آدمیوں کو ہلاک و قید کر لیا۔ اور میرے بھائی کو بھی قید کر لیا گیا۔ میرے والد میرے بھائی کے غم میں بہت پریشان حال تھے۔ مجھے ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر میری رضامندی چاہتا ہے تو اپنے بھائی کی تلاش میں قبچان کے جنگل کی طرف جا۔ چونکہ مجھے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔ کوئی مشکل پڑتی تو میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتا تھا۔ میں نے یہ واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جلدی جاؤ اور باپ کی رضامندی حاصل کرو۔ میں نے ایک درہم آپ کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر پیش کیا جسے آپ نے قبول فرما لیا مگر پھر مجھے واپس کر دیا اور فرمایا کہ اسے اپنے پاس رکھنا اس میں بڑی برکات ہوں گی۔ جب کبھی سفر میں کوئی مشکل پیش آئے تو ہماری طرف توجہ کرنا۔ میں حسبِ ارشاد روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں تھوڑی سی تجارت سے مجھے بہت زیادہ نفع پہنچا اور کسی مشکل کے بغیر اپنے بھائی کو خوارزم میں تلاش کر لیا۔ قیدیوں کی جماعت کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر ہم بخارا کی طرف روانہ ہو گئے۔ کشتی میں بہت سے لوگ تھے۔ ناگاہ مخالف ہوا چلنے لگی اور کشتی کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہوا۔ لوگوں نے فریاد شروع کی۔ اُس پریشانی کی حالت میں میرے کان میں کسی کی آواز آئی جو حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر رہا تھا۔ اُسی وقت مجھے حضرت خواجہ امیر کلال کا وہ ارشاد یاد آیا کہ جس وقت تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو میری طرف توجہ کرنا۔ میں نے آپ کی طرف توجہ کی تو اُسی وقت حضرت خواجہ امیر کلال مجھے نظر آئے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ کی برکت سے ایک لمحہ میں ہوا ٹھہر گئی اور دریا کی لہر موقوف ہو گئی۔ تھوڑی مدت کے بعد ہم دونوں بھائی بخارا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ

Marfat.com

نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت کشتی میں تم نے ہمیں سلام کیا تھا ہم نے سلام کا جواب بھی دیا تھا مگر تم نے نہ سُنا تھا۔ (اولیاء اللہ کے کمالات حدودِ عقل سے ماوریٰ ہوتے ہیں ان پر ایمان لانا عین اسلام ہے۔ اور ان پر عقل کو استعمال کرنا گمراہی ہے)۔

۵۷۔ لونڈی کا چوری کرنا

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید کا بیان ہے کہ میرے پچیس دینار عدلی گم ہو گئے۔ لوگوں نے حضرت کی خدمت میں دینار گم ہونے کا قصّہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان دیناروں کو اس گھر کی لونڈی لے گئی ہے۔ آپ نے لونڈی کو حکم دیا کہ دینار واپس دے دو۔ لونڈی نے کہا کہ میں نے فلاں جگہ زمین میں دفن کر دیئے ہیں۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو دینار زمین میں دفن ہیں وہ صرف تین ہیں۔ حاضرین متعجب ہوئے۔ جب دیکھا گیا تو زمین میں تین ہی دینار تھے۔

۵۸۔ چوتھے آسمان سے رُوح کا واپس لانا

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک درویش کو کسی طرف روانہ کر رہے تھے۔ آپ نے حسبِ عادت اس کو بغل میں لیا اور اس پر نظرِ عنایت فرمائی۔ اتفاقاً اخی محمد دراہنی جو حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے خلفاء میں تھا اس درویش کے آگے آگے جاتا تھا۔ ایک ساعت کے بعد وہ درویش گر پڑا اور اس کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ جب اخی محمد نے یہ حال دیکھا تو وہ جلدی حضرت خواجہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور تمام ماجرا عرض کیا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس درویش کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا قدم مبارک اُس کے سینے پر رکھا۔ وہ ہلنے لگا اور اُس کی رُوح قالب میں آگئی۔ بعد ازاں حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کی رُوح چوتھے آسمان میں پائی اور وہاں سے واپس کر لی۔

۵۹۔ بچے کا قربانی دینا

ایک سیّد زادہ جو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت رکھتا تھا بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ جس روز حاجی قربانیاں دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم بھی قربانی دیتے ہیں۔ ہمارا ایک لڑکا ہے اُسی کو قربان کر دیتے ہیں۔ جو درویش اُس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ اُنھوں نے یہ بات لکھ لی۔ جب بخارا میں واپس آئے تو معلوم ہوا کہ جس روز کعبہ میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر وہ الفاظ جاری ہوئے تھے اُسی دن بخارا میں آپ کا وہ لڑکا فوت ہوا تھا۔

۶۰۔ ایک شہنشاہ کا قتل ہونا

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ساتھ جماعت کی شکل میں شہر بخارا میں دروازہ کلاباد میں ایک عقیدت مند کے مکان پر تشریف رکھتے تھے۔ اتفاقاً وہ عقیدت مند حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے لیے

Marfat.com

کلاہ نوروزی سی رہا تھا۔ ایسی کلاہ کو امراد حکام ہی پہنا کرتے تھے۔ آپ اس وقت حالتِ بسط میں تھے۔ آپ کی حالت سے درویشوں میں بڑا ذوق پیدا ہو رہا تھا۔ اسی حالت میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اور مرید جو آپ کی خدمت میں تھے کلاہ نوروزی سر پر رکھی۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ چونکہ ہم نے سلاطین کی ٹوپی سر پر رکھی ہے چاہیئے کہ سلطنت میں تصرف کریں۔ بتاؤ سلاطین میں پہلے ہم کس پر زد کریں۔ ایک درویش پہلوان محمود نام نے حاکم ماوراالنہر کا نام لیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اُسی پر زد کی۔ حاضرینِ مجلس نے وہ تاریخ لکھ لی۔ آپ نے اُسی وقت ایک امیر بخاری کی طرف خط لکھا۔ جو حاکم موصوف سے بھاگ کر کابل چلا آیا تھا۔ اور وہ خط ایک کابل جانے والے کے ہاتھ دے دیا اس خط کا مضمون یہ تھا کہ:

" ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو گیا۔ تمہیں چاہیئے کہ پانچ سو دینار بذریعہ حامل خطوط درویشوں کی خدمت کے لیے روانہ کر دو۔"

چند روز کے بعد خبر آئی کہ حاکم ماوراالنہر قتل ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ اُسی تاریخ کو قتل ہوا تھا۔ یہ سُن کر سب متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو ایسے تصرفات عطا فرمائے ہیں۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ فرماتے تھے۔ دوستو! جس وقت ہم سے ایسا امر ظہور میں آتا ہے۔ باوجود کمال قرب کے حضور سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب ہوتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔ پس جو کچھ درویشوں سے صادر ہوتا ہے اس میں ان کا اپنا کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ سب کچھ اللہ کی رضامندی سے ہوتا۔ (اولیاء اللہ کا ہر قول و فعل رضاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اپنی مرضی کا استعمال نہیں ہوتا جہاں اپنی مرضی ہو وہاں ولایت نہیں ہوتی۔)

Marfat.com

۶۱۔ درویش کی بات نہ ماننا اور قتل ہونا

ایک درویش نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حوض کے کنارے کھڑے تھے جو شہر بخارا سے قبلہ کی طرف ہے۔ اُس حال میں ایک درویش جو لوگوں میں ارشاد و تربیت میں مشہور تھا آپ کی ملاقات کے لیے آیا۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اس سے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے کہ تمھارا ارادہ خوارزم جانے کا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ خواجہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہم تمھیں خوارزم نہ جانے دیں گے اس نے کہا۔ حضرت ایسا نہ کہیئے آپ کو اس بات کی قدرت حاصل نہیں ہے اتفاقاً اسی اثناء میں حضرت مولانا حمید الدین شاشی اپنے مریدوں کے ساتھ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ قصہ مولانا سے ذکر کر کے فرمایا کہ آپ گواہ رہیں۔ ہم اس درویش کو خوارزم نہیں جانے دیں گے۔ مولانا شاشی نے کہا ہم بھی اس میں گواہ ہیں۔ اس کے بعد وہ درویش خوارزم کی طرف روانہ ہُوا۔ جب وہ اقشیہ میں پہنچا جو نواحِ بخارا میں قافلہ کے اُترنے کی جگہ ہے۔ بادشاہ وقت کے قاصد آ پہنچے اور انھوں نے خوارزم کا رستہ بند کر دیا۔ اس درویش نے اہل قافلہ کے ساتھ جانے کے متعلق سوچا۔ اور راستے سے دوسری طرف ہو کر کچھ مسافت طے کر کے پھر خوارزم کی راہ ہو لئے۔ مگر وہ قاصد ان کے پیچھے آ پہنچے اور اس درویش کو قافلہ سمیت گرفتار کر لیا اور بخارا کی طرف لے آئے۔ اس درویش نے شیخ سیف الدین باخرزی قدس سرہ کے نواسہ خواجہ داؤد سے التجا کی اور کچھ مال دے کر قاصدوں سے نجات حاصل کی۔

Marfat.com

۶۲۔ غلام کی واپسی کرانا

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ عذیوت میں تشریف فرما تھے
کہ کچھ لوگ آپ کی خدمت میں انار لائے۔ ان لوگوں میں ایک درویش جس کا
نام محمد زاہد تھا شامل تھا۔ حضرت خواجہ نے انار تقسیم کر کے فرمایا۔ کھاؤ۔ محمد زاہد نے
کہا کہ میرا غلام بھاگ گیا ہے اس لیے میں تو ان کی تلاش میں ہی سرگرداں ہوں۔ حضرت
خواجہ نے فرمایا وہ کہیں نہیں جا سکتا۔ دو دن اور دو رات ہمارے پاس ٹھہرو تیسرے
دن تم زیورتون کی طرف اپنے مکان میں چلے جانا غلام کی خبر تم کو خود بخود مل جائے
گی۔ محمد زاہد نے ایسا ہی کیا۔ تیسرے روز جب وہ اپنے مکان میں پہنچا تو آپ
کے جانے سے پیشتر غلام بھی پہنچ گیا۔ محمد زاہد اور اس کے گھر والے اس کو دیکھ
کر متعجب ہوئے اور غلام سے پوچھا کہ تو کیسے پہنچا۔ غلام نے کہا کہ جب میں
بخارا سے نکلا تو میں نے نسف کی طرف جانے کا ارادہ کیا کہ میں نے کچھ سفر
طے کیا ہی تھا کہ میرے پاؤں میں ایک بیڑی ظاہر ہو گئی۔ میں چل نہ سکتا تھا اور
گھنٹی کی آواز آتی تھی جس سے مجھے وہم پیدا ہوا کہ یہ آواز بخارا تک پہنچتی ہے
جب میں زیورتوں کی طرف لوٹتا۔ وہ بیڑی کھل جاتی اور گھنٹی کی آواز نہ آتی
تین دن تک یہی حال رہا میں سمجھ گیا کہ کچھ بات دوسری ہے۔ میں لوٹ
کر آپ کی خدمت میں آگیا اور معافی کی درخواست کی۔

۶۳۔ دینار کی غیبی خبر دینا

ایک روز شیخ شادی نامی شخص قصر عارفاں میں ہی حضرت خواجہ بہاؤالدین
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی غلطی کی تلافی کی درخواست

Marfat.com

درخواست کی۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نذرانہ چاہیئے۔ انھوں نے عرض کیا کہ ایک بیل لاتا ہوں۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نذرانہ میں بیل قبول نہیں ہے۔ اڑتالیس دینار عدلی جو غدیوت میں تم نے مدت سے دیوار کے سوراخ میں چھپائے ہوئے ہیں اور دھوئیں نے وہ جگہ سیاہ کر دی ہے نذرانہ میں لانے چاہیئے۔ یہ سُن کر شیخ شادی کی حالت خراب ہوگئی نہایت پریشان ہوُا۔ اس لیے سوراخ میں چھپانے کے وقت تو کسی کو علم نہیں تھا۔ وہ جلدی غدیوت میں گئے اور دینار لاکر خدمت میں پیش کر دیئے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے ایک دینار شیخ شادی کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ یہ حرام ہے تجھے یہ کہاں سے ملا۔ اس وقت شیخ شادی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان سینتالیس دیناروں میں سے ایک بیل خرید کر کھیتی باڑی کر اور بندگان الٰہی کی خدمت میں صرف کر۔ اس کے بعد شیخ شادی سے اس ایک دینار کا حال دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید بننے سے پہلے میں ایک مدت تک قمار بازی کرتا رہا وہ دینا قمار بازی سے حاصل کیا ہوا تھا۔

۶۴۔ ایک وقت میں کئی جگہ نظر آنا

حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ درویشوں کی جماعت کے ساتھ ایک درویش کے حجرے میں تھے۔ کچھ درویش حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے اشارے سے دستر خوان لینے کے لیے نکلے اور دو فریق ہو گئے۔ ایک فریق بازار صرافاں کی طرف روانہ ہوا۔ انھوں نے

Marfat.com

حضرت خواجہ کو چوک میں دیکھا اور وہی خیال کیا جو فریق اوّل نے کیا تھا۔ بعد ازاں وہ اخی محمد دراہنی سے بازار میں ملے اور اپنا قصّہ اُس سے بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ میں نے ابھی حضرت خواجہ کو فلاں جگہ دیکھا ہے کہ ایک طرف کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ سُن کر درویش حیران ہوئے کہ حضرت خواجہ سے کہاں جا کر ملیں۔ اسی فکر میں تھے کہ ایک درویش آیا اور اس نے کہا کہ حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ملنے والوں نے کس لیے اتنی دیر لگائی۔ اُنھوں نے تمام قصّہ اس درویش سے بیان کیا اس نے کہا کہ جس وقت سے تم حجرے سے نکلے ہو صاحب حجرہ اور میں حضرت خواجہ کی خدمت میں رہے ہیں آپ حجرے سے باہر نہیں نکلے۔ اس وقت آپ نے مجھے تمہارے پیچھے بھیجا ہے۔ اصحاب حیران ہوئے اور اُسی حالت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کیفیت دریافت کی اور اپنا قصّہ بیان کیا۔ آپ نے تبسّم فرمایا اور صاحبِ حجرہ یہ سُن کر بہت رویا۔ اُسی وقت آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ماہِ رمضان المبارک کی شام کو حضرت عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ کی تیرہ[13] جگہ دعوت ہوئی آپ نے قبول فرمائی۔ اور آپ تمام دعوتوں میں تشریف فرما تھے اور اپنے مقام پر بھی تشریف فرما تھے۔ (اولیاء رحمٰن کو اللہ کریم نے یہ قوت بخشی ہے کہ بعض دفعہ وہ ایک وقت میں متعدد جگہ حاضر ہوتے ہیں)۔

۶۵۔ پانی سے گزر کر پاؤں کا خشک رہنا

حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ ایک دن موسم سرما میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے درویش امیر حسین نامی سے فرمایا کہ ایندھن بہت سا جمع کر لینا چاہیئے۔ جب حسب الارشاد بہت سا ایندھن جمع کیا گیا تو دوسرے دن برف گرنے لگی اور چالیس دن تک گرتی رہی۔ اسی حال

Marfat.com

حضرت خواجہ شیخ شادی کو ساتھ لے کر خوارزم کی طرف روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے ایک ندی کے کنارے پہنچے تو آپ نے شیخ شادی سے فرمایا کہ پانی پر قدم رکھ کر گزر جاؤ۔ شیخ شادی نے ذرا توقف کیا۔ آپ نے دوبارہ ہیبت سے شیخ شادی کی طرف نگاہ کی تو شیخ شادی بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو قدم پانی پر رکھ کر روانہ ہوئے۔ حضرت خواجہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ جب پانی سے گزر گئے تو حضرت خواجہ نے شیخ سے فرمایا کہ اپنے موزہ کو دیکھو۔ اس کی کوئی جگہ بھیگی تو نہیں۔ شیخ شادی نے دیکھا کہ قدرت الٰہی سے موزہ کی کوئی جگہ نہ بھیگی تھی۔

۶۶- پانی میں ڈوب کر بھی کپڑوں کا خشک ہونا

ایک مرتبہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہیں جا رہے تھے اور آپ کے ساتھ شیخ امیر حسین اور چند درویش بھی تھے۔ جب ایک ندی پر پہنچے تو آپ نے شیخ امیر حسین سے فرمایا کہ پانی پر پاؤں رکھ کر گزر جا۔ حسب الارشاد شیخ امیر حسین پانی میں کود پڑے اور آپ خود پل پر سے گزر گئے۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا امیر حسین! پانی سے نکل آ۔ امیر حسین پانی سے نکل آئے اور ان کے تمام کپڑے خشک تھے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم پانی میں کودے تھے تمہارا کیا حال تھا۔ عرض کیا یا حضرت میرا حال پانی میں بہت اچھا تھا۔ میں ایک نہایت صاف مکان میں تھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک دروازہ ظاہر ہوا۔ آپ کی آواز سنتے ہی میں اس دروازے سے باہر نکل آیا۔

۶۷- ایک بوری آٹا کئی ہزار کے کافی ہونا

ایک درویش نے بیان کیا کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ میرے گھر میں تشریف لائے۔ مجھے آپ کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی
اس وقت گھر میں آٹا نہ تھا۔ میں اسی وقت آٹے کی بوری لے آیا۔ حضرت خواجہ
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی آٹے کو خرچ کرتے رہو مگر اس کی کمی بیشی کا حال کسی
سے ذکر نہ کرنا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ دو ماہ تک میرے گھر میں رہے۔ ہر
روز دوست اور درویش آپ کی ملاقات کے لیے آتے تھے اور وہ بوری والا
آٹا استعمال ہوتا رہا مگر وہ آٹا اسی طرح رہا۔ کسی قسم کی کوئی کمی نہ آئی۔ جب آپ
تشریف لے گئے تو یہ آٹا مدت تک استعمال ہوتا رہا اور بوری اسی طرح آٹے
سے بھری ہوئی تھی۔ بعد ازاں میں نے خلافِ ارشاد حضرت خواجہ کا یہ قصہ اپنے
بیوی بچوں سے ذکر کر دیا۔ پھر وہ برکت نہ رہی۔

۶۸۔ سوخار سے نسف میں آواز کا سننا

حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید
برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ سید بہاؤالدین
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سوخار میں ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ
مجھے مولانا عارف کی زیارت کا اشتیاق ہے۔ وہ اس وقت نسف میں ہیں
آپ توجہ فرمائیں کہ وہ جلدی آجائیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ہم ان کو بہت
بلا لیتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت امیر برہان الدین کے ساتھ خانقاہ کی چھت پر
چڑھ گئے اور تین دفعہ مولانا عارف کو آواز دی۔ پھر فرمایا کہ مولانا عارف
نے ہماری آواز سن لی ہے اور اس طرف چل پڑے ہیں۔ جب مولانا عارف
نسف سے بخارا اور بخارا سے سوخار میں آئے تو ان سے حضرت خواجہ کے
بلانے کا قصہ دریافت کیا گیا تو مولانا عارف نے بیان کیا کہ فلاں دن اور فلاں وقت

Marfat.com

ہم اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خواجہ کی آواز میرے کانوں میں پڑی کہ چلے آؤ اور میں اُسی وقت نسف سے بخارا کی طرف چل پڑا۔

٦٩۔ قوالی کی آواز کا نہ سُنا جانا

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز شام کے وقت حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ درویشوں کی ایک جماعت کے ساتھ درویش عطا نامی کے بالاخانے میں تشریف فرما تھے۔ پڑوس میں بخارا کے ایک امیر آدمی کا محل تھا جس میں قوالوں کی ایک جماعت قوالی کر رہی تھی اور صوفیہ کا ایک گروہ رقص کر رہا تھا اور نہایت شور و غوغا تھا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کا سننا اور دیکھنا جائز نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیں۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ سب کا حال متغیر ہو گیا اور وہ آوازیں کسی کو سُنائی نہ دیں۔ صبح کو پڑوسیوں کے حالات درویشوں سے بیان کر کے دریافت کیا کہ آپ کی رات کیسی گزری۔ درویشوں نے جواب دیا کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی عنایت سے وہ آوازیں ہمیں سنائی نہ دیں۔ یہ سن کر پڑوسی نہایت متعجب ہوئے۔

٧٠۔ سیب کا تسبیح پڑھنا

حضرت خواجہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ایک درویش ایک دن سیب لایا۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھہریئے اس سیب کو ابھی نہ کھانا یہ تو تسبیح پڑھ رہا ہے۔ حاضرین نے بھی آپ کی وساطت سے سیب کی تسبیح سُنی۔

Marfat.com

۷۱۔ آدمی کا پرندے کی طرح اُڑنا

ایک دن حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدین میں سے چند مرید قصرِ عارفاں میں آپ کے حکم سے جھگڑا کھینچ رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید جس کا نام محمد خر کوشی تھا گاؤں زیورتون سے آیا۔ وہ آپ کی ملاقات کے لیے بہت بے قرار تھا۔ اس نے آپ کے غلاموں سے آپ کا پتہ پوچھا۔ غلاموں نے کہا کہ خواجہ علیہ الرحمہ یہاں سے کہیں باہر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ سُن کر محمد خر کوشی بے قراری کے عالم میں پرندے کی طرح اُڑتا ہُوا حضرت خواجہ کے مکان کی روانہ ہُوا۔ چنانچہ آپ کے مکان تک دو دفعہ اُڑا۔ مریدوں نے جب یہ حال دیکھا تو اس کے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب اُس کے پاس پہنچے تو حضرت خواجہ مکان سے نکلے اور اُس سے یوں ارشاد فرمایا کہ تم اس فقیرِ بے سروپا سے کیا چاہتے ہو۔ اس صفت سے کچھ حاصل نہیں ایسی حالت پر کچھ اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ بہت سے بیگانے ایسے ہوتے ہیں جو پرندے کی طرح ہوا میں اُڑتے ہیں۔ جستجوئے الٰہی کچھ اور ہی چیز ہے۔ درویش یہ سُن کر بہت خوف زدہ ہوئے۔ اسی حال میں حضرت خواجہ نے اُن سے فرمایا کہ جھگڑے میں مٹی بھر دو۔ پھر آپ نے جھگڑے کی طرف اشارہ فرمایا۔ جھگڑا خود بخود چلتا تھا اور مٹی گرا کر واپس آجاتا تھا۔ حاضرین یہ دیکھ کر اپنے عمل پر نہایت متعجب ہوئے۔

۷۲۔ بارش کا بند ہو جانا

ایک دفعہ سخت سردی کا موسم تھا اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ نسف میں تشریف فرما تھے کہ آپ بخارا کی طرف روانگی فرمائی۔ اس سفر میں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ بادل سر پہ چھایا ہوا تھا۔ نسف کے درویشوں نے آپ سے درخواست کی کہ حضرت کچھ دیر اور ٹھہر جائیے کیونکہ ابر چھایا ہوا ہے۔ بہت سے عقیدت مند بھی آپ کے ساتھ تیار تھے۔ مینہ برسنے لگا اور ہر لحظہ بارش میں زیادتی ہوتی جاتی تھی۔ آپ نے خواجہ محمد پارسا کی طرف اشارہ فرمایا کہ مینہ سے کہو وہ ٹھہر جائے۔ خواجہ محمد پارسا نے آپ کے ہوتے ہوئے اتنی جرأت نہ کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے کہتا ہوں کہ مینہ سے کہہ ٹھہر جائے۔ پس محمد پارسا نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے کہا۔ اے مینہ ٹھہر جا۔ اُسی وقت مینہ بند ہو گیا اور مطلع صاف ہو کر سورج نمودار ہو گیا۔

۷۳۔ ہاتھ کا تنور سے سلامت نکلنا

ایک درویش نے بیان کیا کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک درویش اسحاق نامی کے مکان بمقام غدبوت میں کھانا تیار کر رہے تھے۔ تنور آگ سے بھرا ہوا تھا۔ اُسی حالت میں آپ نے اپنا ہاتھ اس جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا اور کچھ دیر تک رکھے رکھا۔ اور پھر نکال لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہاتھ کا ایک بال تک بھی نہ جلا۔ یہ منظر دیکھ کر حاضرین مجلس بہت خوش ہوئے۔

۷۴۔ درخت کا گود میں لینا

ایک درویش نے بیان کیا کہ دو درویش جن میں میں بھی شامل تھا اس باغ میں

Marfat.com

جہاں پر آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھے اور آپ تکیہ لگائے آرام فرما رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد آپ میں کچھ عجیب و غریب حالت پیدا ہوئی۔ وہ درویش بیہوش ہو کر زمین پہ گر گیا۔ آپ اُٹھ کر حوض کے گرد اگرد چکر کاٹنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے ایک سیب کا درخت اپنی کولی میں لے لیا۔ ایک لحظہ میں آپ کا وجود مبارک اتنا بڑا ہو گیا کہ تمام باغ پر چھا گیا جہاں تک میری نگاہ پڑتی تھی آپ کا وجود مبارک ہی نظر آتا تھا۔ بعدازاں پھر جو میں نے نظر اُٹھائی تو آپ کا وجود چھوٹا ہونے لگا یہاں تک کہ اس کا نشان تک باقی نہ رہا۔ میں نے پھر جو دیکھا تو آپ کے وجود مبارک کا اثر ظاہر ہوا یہاں تک کہ اصلی حالت پر آ گیا اور آپ وہی سیب کا درخت اپنی کولی میں لیے نظر آئے۔ میں نہایت حیران ہوا کہ یہ کیا حالتیں ہیں۔ اُسی وقت حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ایسے احوال حضرت عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے بھی صادر ہوتی رہی ہیں۔

۷۵۔ ولی اللہ کی توہین کا انجام

سوخار سے ایک درویش جس کا نام نیک روز تھا حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بہت پریشان حال تھا۔ آپ نے اس کی پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ حضور سوخار میں ایک آدمی جس کا نام حسین ہے اس نے مجھے بہت برا بھلا کہا ہے مگر اس کا مجھے رنج نہ ہوا مگر جب اس نے آپ کو برا بھلا کہا تو مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نے فرمایا وہ بہت جلد دنیا و آخرت میں رسوا ہو جائے گا۔ نیک روز کا بیان ہے کہ جب آپ نے فرمایا نماز عصر کا وقت تھا۔ میں آپ کی خدمت سے فارغ ہو کر

Marfat.com

نمازِ مغرب کے وقت سوخار میں پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ حسین اپنے خادم کے لیے زراعت میں کدالا لے جا رہا ہے۔ جب خادم کھانا کھانے لگا تو حسین اپنے خادم کا کام کرنے لگا تو اُسی وقت ایک بھیڑیا آیا جس نے لپک کر حسین کی ناک اور ہونٹ نوچ لیے اور شکل نہایت بدزیب ہو گئی اور لوگوں میں ذلیل وخوار ہو گیا اور حسین گرگ گرفتہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

۷۶۔ ایک سلطان سے دوسرے سلطان کی تقرری

مولانا ناصر الدین اترازی جو حضرت عبید اللہ احرار کے خدام میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک واقعہ میں دیکھا کہ آپ کی مدد سے دینِ مصطفوی کو تقویت پہنچے گی۔ آپ کے مبارک دل میں آیا کہ یہ بات سلاطین کی مدد کے بغیر حاصل نہ ہو گی۔ اس غرض سے آپ سمرقند کی طرف آئے۔ اس وقت میرزا عبداللہ بن میرزا ابراہیم بن میرزا شاہرخ بن امیر تیمور ولایت سمرقند کا حاکم تھا۔ میں اُس سفر میں آپ کی خدمت میں تھا۔ جب آپ سمرقند میں پہنچے تو میرزا عبداللہ کا ایک امیر آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ یہاں آنے سے ہماری غرض تمھارے میرزا کی ملاقات ہے۔ اگر تمھارے ذریعہ سے یہ کام ہو جائے تو خوب ہے۔ اس امیر نے بے ادبی سے جواب دیا کہ ہمارا میرزا بے پرواجوان ہے اس سے ملاقات مشکل ہے۔ درویشوں کو ایسی باتوں سے کیا مطلب۔ آپ نے غصہ میں فرمایا کہ ہم کو سلاطین کی ملاقات کا حکم ہوا ہے ہم اپنے آپ نہیں آئے۔ اگر تمھارا میرزا پرواہ نہیں کرتا تو دوسرا لایا جائے گا جو پرواہ کرے گا۔ جب وہ امیر چلا گیا تو آپ نے اس کا نام سیاہی سے اُس مکان کی دیوار پر لکھا اور اپنے لعابِ دہن سے مٹا دیا اور فرمایا کہ ہمارا کام

Marfat.com

اس بادشاہ اور اس امیر سے نہیں چل سکتا۔ اور اُسی روز تاشقند کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک ہفتہ کے بعد وہ امیر مر گیا اور ایک مہینے کے بعد سلطان ابوسعید میرزا بن محمد میرزا ابن میرانشاہ بن امیر تیمور اطرافِ ترکستان سے ظاہر ہوا اور اس نے میرزا عبداللہ پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

۷۷۔ سپاہیوں کی ناک کاکٹ جانا

امیر تیمور ایک لاکھ سپاہ لے کر خراسان سے سمرقند کی طرف متوجہ ہوا میرزا سلطان ابوسعید نے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ مجھے اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ کیا کروں۔ آپ نے اُسے تسلی دی۔ جب میرزا دریائے آمو یہ سے گزرا تو سلطان ابوسعید کے امیروں کی ایک جماعت نے مشورہ کیا کہ میرزا کو ترکستان میں لے جائیں اور وہاں قلعہ نشین ہو جائیں۔ چنانچہ کل ساز و سامان اُونٹوں پر لاد دیا گیا۔ آپ کو خبر ہوئی تو شتر بانوں سے ناراض ہوئے اور سامان اُتروا دیا اور خود میرزا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کہاں جاتے ہو۔ جانے کی ضرورت نہیں۔ یہیں کام بن جائے گا۔ میں نے تمہاری مہم اپنے ذمہ لے لی ہے امیر گھبرا گئے یہاں تک کہ بعضوں نے اپنی پگڑیاں زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے کہ حضرت خواجہ احرار ہم کو مروا رہے ہیں۔ چونکہ میرزا کا اعتقاد صادق تھا۔ اس نے کسی کی نہ سُنی اور سمرقند ہی میں قلعہ نشین ہو گیا۔ جب میرزا بابر سمرقند کے قلعہ کے گرد پہنچا تو خلیل جو اس کے لشکر کا امیر تھا عیدگاہ سمرقند کے پرانے قلعہ میں اُترا۔ اس کے لشکر ہی سامان معیشت کے لیے جس طرف جاتے اہل سمرقند ان کو پکڑ کر کان اور ناک کاٹ دیتے۔ اس طرح

Marfat.com

میرزا بابر کے لشکر کے بہت سے سپاہیوں نے اپنے ناک کان کٹوا لیے۔ میرزا بابر کا لشکر نہایت تنگ آ گیا اور چند کے بعد ان کے تمام گھوڑے بیمار ہو گئے اور بہت سے گھوڑے مر گئے۔ آخر کار میرزا بابر نے مولانا محمد معمائی کو آپ کی خدمت میں بھیج کر صلح کی درخواست کی۔ مولانا نے دورانِ گفتگو کہا کہ ہمارا میرزا نہایت غیور اور زبردست ہمت والا شہنشاہ ہے۔ جس طرف توجہ کرتا ہے بغیر اسیر کیے نہیں چھوڑتا۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اس کے دادا امیرزا شاہرخ کے زمانہ میں ہرات میں تھا۔ مجھے اس کی وساطت سے بڑی فراغت اور جمیعت حاصل تھی۔ اگر شاہرخ کے تعلق کا خیال نہ ہوتا تو تمھیں پتہ چل جاتا کہ میرزا بابر کا کیا حال ہوتا۔ بالآخر آپ کے مرید خاص مولانا قاسم کے ذریعہ سے صلح کر لی گئی۔

۷۸۔ زنار سے نجات دلوانا

مولانا شیخ ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ جوانی میں ایک بار ایک خوبصورت عورت سے اچانک ملاقات ہو گئی کیونکہ ابو سعید بھی اس وقت بہت خوبصورت تھے۔ وہ میرے مکان میں آ گئی۔ میں نے چاہا کہ خلوت میں اس سے بات چیت کروں۔ اس وقت اچانک میں نے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی آواز سنی کہ فرماتے ہیں۔ ابو سعید! چہ کار می کنی؟۔ یہ سن کر میری حالت بدل گئی اور میرے دل پر ہیبت طاری ہو گئی اور میرے اعضاء میں رعشہ پیدا ہو گیا۔ میں نے اٹھ کر فوراً اس عورت کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواجہ احرار تشریف لے آئے۔ جب آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمانے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ تیری امداد نہ کرتا تو شیطان تجھ کو برباد کر دیتا۔

Marfat.com

۷۹۔ ایک غلام کی خوارزم سے واپسی

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ایک مرید بیان فرماتے ہیں کہ سمرقند میں میرا ایک غلام غائب ہو گیا۔ اس غلام کے سوا میرا مال و متاع اور کچھ نہ تھا۔ چار ماہ تک میں اس کی تلاش میں رہا سمرقند کے ارد گرد تمام جگہ گھوما۔ صحرا اور پہاڑ میں پھرتا رہا مگر کہیں اس کا نشان تک نہ ملتا تھا۔ اس پریشان کن حالات میں ناگاہ حضرت احرار مجھے صحرا میں مل گئے آپ کے ساتھ آپ کے مرید بھی تھے۔ میں نے حالت اضطراب میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور بیان مندی سے اپنا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو سادہ لوح آدمی ہیں۔ ایسی باتوں کا علم نہیں ہے۔ میں نے سنا ہوا تھا کہ اولیاء اللہ ایسا تصرف فرمایا کرتے ہیں کہ غائب سے آگاہی فرما دیتے ہیں۔ اس لیے میں نے اصرار کیا اور گھوڑے کی لگام نہ چھوڑی۔ جب آپ نے کوئی چارہ نہ دیکھا تو ایک لحظہ سکوت فرمایا اور پوچھا کہ یہ گاؤں جو نظر آ رہا ہے کیا اس میں بھی تم نے اُسے تلاش کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو بارہا اس میں گیا ہوں مگر محرومی کا منہ تکنا پڑا۔ آپ نے فرمایا پھر تلاش کرو۔ یہ ضرور ملے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے گھوڑے کو تیز تر دوڑایا۔ جب میں اس گاؤں کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس غلام نے پانی کا گھڑا بھرا ہوا آگے رکھا ہے اور خشک جگہ پر حیران کھڑا ہے۔ جب میری نظر اُس پر پڑی تو میں نے بے اختیار نعرہ مار کر کہا۔ اے غلام! تو اس عرصہ میں کہاں رہا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے گھر سے نکلا تو ایک شخص مجھ کو بہکا کر خوارزم میں لے گیا ہے اور وہاں مجھے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ میں اس شخص کی خدمت میں تھا۔ آج

Marfat.com

اس کے ہاں ایک مہمان آیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ پانی کا گھڑا بھر لاؤ تاکہ کھانا تیار کریں۔ میں گھڑا اُٹھا کر پانی کے کنارے پر پہنچا اور پانی سے بھر لیا۔ جب میں نے پانی سے نکالا تو اپنے آپ کو میں نے یہاں حاضر پایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں یہ معاملہ بیداری میں دیکھ رہا ہوں یا خواب میں۔ حضرت خواجہ کا یہ تصرف دیکھ کر میرا حال بدل گیا۔ میں نے غلام کو آزاد کر دیا اور خود کو حضرت خواجہ کا غلام بنا دیا۔

۸۰۔ آفتاب کا اپنی جگہ پر ٹھہر جانا

مولانا زادہ فرکنی اپنے مرشدِ حقانی کی وفات کے بعد حضرت خواجہ احرار کی خدمت میں زیادہ وقت بسر کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت خواجہ کے ہمراہ ایک گاؤں کی طرف جا رہا تھا۔ سخت سردی کا موسم تھا اور دن کافی چھوٹے تھے۔ ہم عصر کی نماز راستہ میں پڑھی۔ شام کا وقت ہونے کو تھا کہ آفتاب زرد ہو گیا۔ منزل تک پہنچنے میں دو کوس تک کا فاصلہ زیرِ قدم تھا۔ صحرا میں کوئی پناہ گاہ بھی نہیں تھی۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آفتاب تو بالکل غروب ہونے کو ہے۔ راستہ خطرناک۔ ہوا نہایت سرد تھی اور فاصلہ حدِ نظر سے زیادہ تھا سوچا کہ کیا حال ہوگا۔ جب یہ خیال کئی بار میرے دل میں گزرا تو حضرت خواجہ احرار نے منہ پھیر کر فرمایا کہ ڈرو مت۔ گھوڑے دوڑاؤ ممکن ہے آفتاب کے غروب ہونے سے قبل ہم اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں۔ یہ کہہ کر آپ نے گھوڑے کو اور تیز دوڑایا۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے تیز دوڑ رہا تھا اور پلٹ پلٹ کر آفتاب کی طرف دیکھتا آفتاب اسی طرح اُفق پر ٹھہرا ہوا تھا۔ جیسے کسی نے اس میں میخ لگائی ہوتی ہے جس سے وہ

Marfat.com

اُفق پر ٹھہرا ہُوا ہے۔ جب ہم گاؤں میں پہنچے تو سورج فوراً غروب ہو گیا اور اتنی تاریکی پھیلی کہ کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ یہ دیکھ کر میں بہت حیران ہُوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے۔ اسی حیرانی کے عالم میں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ کے واسطے فرمایئے کہ یہ کیا راز تھا جو میں نے دیکھا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی طریقت کے شعبدوں میں سے ایک شعبدہ ہے۔

۸۱۔ شہد کا شراب ہو جانا

حضرت خواجہ کلاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خادم سمرقند کو جا رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ہمارے لیے سمرقند سے چند ڈبے خالص شہد کے ضرور لانا۔ وہ سمرقند سے کئی ڈبے شہد سے بھر کر اور اُن کے منہ پر مہر لگا کر روانہ ہُوا۔ اتفاقاً کسی کام کے لیے ایک بزاز کی دکان پر ٹھہر گیا اور اس نے شہد کے ڈبوں کو اپنے سامنے رکھ لیا۔ اچانک ایک خوبصورت عورت جو اس بزاز کی آشنا تھی وہاں آئی اور دکان کے ایک طرف بیٹھ کر بزاز سے گفتگو کرنے لگی۔ اُس خادم نے دو تین بار نظرِ بد سے اس عورت کی طرف دیکھا۔ پھر وہ ڈبوں کو اُٹھا کر تاشکند لے آیا۔ جب وہ آپ کے درِ دولت پر پہنچا تو آپ اُس وقت جنگل میں تشریف لے گئے تھے اُس نے آپ کے پیچھے جانا چاہا۔ اتنے میں حضرت خواجہ تشریف لے آئے اس نے شہد کے ڈبے پیش کیے۔ جب حضرت کی نظر اُن ڈبوں پر پڑی تو خفا ہو کر فرمایا کہ ان ڈبوں سے شراب کی بو آتی ہے۔ اے بدبخت! میں نے تجھے شہد کے لانے کو کہا تھا مگر تو شراب لے آیا۔ خادم نے عرض کیا میں تو شہد لایا ہوں

Marfat.com

آپ نے فرمان کے مطابق جب ڈبوں کو کھولا تو ہر ڈبہ شراب سے پُر تھا۔

۸۲- نسبت کا سلب کر لینا

حضرت شیخ حسین خوارزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے مقتدر تھے۔ جہاں کہیں تشریف لے جاتے تو وہاں کے مشائخ کی ان کے تصرفات کے سامنے کوئی ہستی نہ رہتی۔ جو درویش آپ کی ملاقات کے لیے آتا تو آپ اس کی نسبت سلب کر لیتے تھے۔ رفتہ رفتہ درویش محمد کے شہر میں بھی ان کا گزر ہوا۔ شہر کے مشائخ ان کی ملاقات کے لیے گئے۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمیں شیخ حسین کی ملاقات کے لیے جانا چاہیئے۔ یہ فرما کر مولانا نے شیخ موصوف کی نسبت اپنے باطن میں اندر ہی اندر سلب کر لی۔ ادھر شیخ حسین اپنے آپ کو نسبت سے خالی پاکر حیران و پریشان ہوئے۔ جب حضرت مولانا ملاقات کے لیے سوار ہوئے تو اس وقت شیخ نے اپنے باطن میں نسبت کی بو پائی تو شیخ اُونٹ پر سوار ہو کر نسبت کی بو کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ جس قدر شیخ حضرت مولانا سے قریب ہوتے جاتے تھے اپنی گم شدہ نسبت کی بو زیادہ محسوس کرتے تھے جب اثناء راہ میں شیخ و مولانا میں باہم ملاقات ہوئی تو وہ بھی وہیں منقطع ہوگئی۔ اُسی وقت شیخ نے جان لیا کہ میری نسبت حضرت مولانا نے اپنے تصرف سے سلب کر لی ہے۔ شیخ نے نہایت انکسار اور بے حد تواضع کی۔ اور نہایت عاجزی سے کہا کہ مجھ کو یہ علم نہ تھا کہ یہ اقلیم آپ کے زیرِ حکومت ہے۔ اب میں یہاں سے واپس چلا جاتا ہوں۔ حضرت مولانا درویش محمد کو شیخ پر رحم آیا اور سلب شدہ نسبت واپس دے دی۔ چنانچہ شیخ نے اُسی وقت اپنے آپ کو نسبت سے معمور پایا اور واپسی گاؤں کا رُخ کیا۔

Marfat.com

۸۳۔ تلوار کا عطا ہونا

عبداللہ خان والئ توران نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان خیمہ کھڑا ہے جس میں حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ایک بزرگ خیمہ کے دروازہ پر ہاتھ میں عصا لیے پیغامات پہنچانے کے لیے کھڑا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُس بزرگ کے ہاتھ ایک تلوار مجھے ارسال فرمائی اور اُنھوں نے آ کر میری کمر میں لٹکا دی اس کے بعد عبداللہ خان کی آنکھ کھل گئی۔ عبداللہ خاں نے اس بزرگ کا حلیہ بتا کر تلاش شروع کر دی۔ آخر کار اس کے ایک مصاحب نے عرض کیا کہ اس حلیہ کے بزرگ مولانا خواجگی ہیں۔ بادشاہ یہ سُن کر بہت خوش ہُوا اور بڑے شوق سے تحفہ تحائف لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کا حلیہ بعینہٖ وہی پایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ نہایت تواضع اور نیازمندی سے نذرانہ قبول کرنے کی گزارش کی مگر مولانا نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ فقر کی حلاوت نامرادی اور قناعت میں ہے۔ بادشاہ نے یہ آیت قرآنی پیش کی: اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ تب آپ نے مجبور قبول فرمایا۔ اس کے عبداللہ خان ہر روز صبح کے وقت نہایت انکساری کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔

۸۴۔ پاؤں میں کانٹے کا چبھنا

ایک درویش جو حضرت مولانا امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا بیان کیا کہ ایک رات حضرت کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے بھی دیگر خدام کے ساتھ ہم رکابی اختیار کی۔ میرے پاؤں ننگے تھے۔ اتفاقاً ایک کانٹا چبھا جس سے

Marfat.com

میں بے قرار ہو گیا ۔ مجھے خیال آیا کہ اگر حضرت مولانا مجھے پاپوش عنایت فرماتے تو بہت ہی اچھا ہوتا ۔ حضرت مولانا نے اس خیال سے آگاہ ہو کر فرمایا : جب تک میرے پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا پھول ہاتھ نہیں آتا ۔"

۸۵ - شریعت کی پیروی ہی اصل کرامت ہے

حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تین طالب علم مختلف ارادوں سے آئے ۔ ایک نے نیت کی کہ اگر مولانا فلاں قسم کا کھانا کھلائیں تو بے شک صاحبِ کرامت ہیں ۔ دوسرے نے دل میں سوچا کہ اگر فلاں قسم کا میوہ مولانا عطا فرمائیں تو میں آپ کو ولی اللہ سمجھو ۔ تیسرے نے خیال کیا کہ اگر مولانا فلاں خوبصورت لڑکے کو مجلس میں حاضر کر دیں تو صاحب کرامت مانوں ۔ مولانا نے پہلے دو کو ان کے خیال کے مطابق کھانا اور میوہ عطا کیا ۔ اور تیسرے سے فرمایا کہ درویشوں نے جو کمالات حاصل کیے ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع سے کیے ہیں لہٰذا ان سے کوئی بھی کام خلافِ شریعت صادر نہیں ہوتا ۔ اس کے بعد تینوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ امر مباح کی نیت سے بھی درویشوں کے پاس نہیں آنا چاہیئے ۔ کیونکہ بسا اوقات وہ اپنے کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور آنے والے بد اعتقاد ہو کر ان کی صحبت کی برکات سے خالی رہ جاتے ہیں ۔ فقراء کے ہاں کرامتوں کا کوئی اعتبار نہیں ان کے پاس صرف اللہ کی رضا کے لیے ہی آنا چاہیئے تاکہ فیضِ باطنی سے کچھ حصہ مل سکے ۔

۸۶ - باقی محمد کی کامیابی کا راز

پیر محمد خان نے پچاس ہزار سوار ساتھ لے کر سمرقند پر چڑھائی کی ۔

Marfat.com

باقی محمد خان حاکم سمرقند کے پاس صرف چودہ ہزار سوار اور پیادہ تھے۔ وہ امداد کی غرض سے حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مولانا نے بذاتِ خود پیر محمد خاں کے پاس جا کر نصیحت کی مگر وہ صلح کے لیے تیار نہ ہوا اس لیے آپ اس سے ناراض ہو کر واپس آ گئے اور باقی محمد سے فرمایا کہ اگر تو دل سے تائب ہو جائے کہ اس کے بعد مخلوقِ خدا پر ظلم نہیں کروں گا اور عدل و انصاف سے حکومت کروں گا تو فتح حاصل ہو جائے گی۔ باقی محمد نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی بھی ظلم نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا جاؤ حملہ کرو ملک ماوراء النہر کی سلطنت تجھے مبارک ہو۔ یہ کہہ کر دستِ شفقت اس کی پیٹھ پر رکھا اور اپنی قرص مبارک اس کی کمر پر باندھ دی۔ باقی محمد دعائیں لیتے ہوئے رخصت ہو گئے اور اس کے پیچھے پیچھے مولانا بھی درویشوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہو گئے اور شہر کے کنارے ایک پرانی مسجد میں قبلہ رو ہو کر مراقبہ میں بیٹھ گئے اور بار بار سر مبارک اُٹھا کر پوچھتے تھے کہ کیا خبر ہے۔ اس اثناء میں یہ خبر آئی کہ باقی محمد کامیاب ہو گئے ہیں اور پیر محمد مارا گیا ہے یہ سُنا اور مولانا نے مراقبہ سے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

۸۷۔ نامرد سے مرد بنا دینا

شہر دہلی کے ایک فاضل نے ایک باکرہ عورت سے نکاح کیا۔ کئی سال تک اُس پر قابو نہ پا سکا ہر قسم کی دوا اور دعا کی مگر کچھ کسی قسم کا اثر بھی نہ ہوا ایک روز حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سواری پر کہیں جا رہے تھے۔ اس شخص نے راستے میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور نہایت

Marfat.com

نیاز مندی سے اپنا قصہ عرض کیا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کو اس پر رحم آیا۔ آپ نے گھوڑے سے اُتر کر اس کو بغل میں لے کر معانقہ کیا اور فرمایا۔ جاؤ کامیاب ہو جاؤ گے۔ فاضل موصوف نے اُسی وقت اپنے جسم میں عجب قوت محسوس کی اور نہایت آسانی سے اپنی عورت کو قابو میں لے لیا۔

۸۸۔ ابھی موت کا وقت نہیں

ایک بڑھیا کا تین، چار سال کا لڑکا حصار فیروز آباد کی دیوار سے گر پڑا۔ دیوار کے نیچے سنگین قسم کا فرش تھا۔ گرتے ہی اس کے کانوں سے خون بہنے لگا اور سانس بند ہو گیا۔ گریہ وزاری اور بے قراری کی حالت میں اس کی والدہ نے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ کے قدموں میں سر رکھ کر اس کی زندگی کے لیے گزارش کی۔ آپ ہمیشہ اپنے کمالات کو چھپا کر رکھتے تھے۔ آپ نے طب کی ایک کتاب طلب کی اور فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس کو موت نہیں ہے۔ حاضرین نے تعجب کیا کہ کونسی کتاب یہ بات بتا رہی ہے۔ آپ نے ایک لحظہ سکوت فرمایا اور قریب المرگ لڑکا اپنی اصلی صحت کی حالت پر آگیا اور تمام حاضرین حیران و پریشان ہوئے۔

۸۹۔ وصیت پر عمل نہ کرنے کا انجام

ایک دفعہ ایک فوجی افسر نے حضرت خواجہ باقی باللہ کے ایک ہمسایہ پر ظلم کیا۔ آپ وہ دیکھ کر بے قرار ہو گئے اور اس افسر کو نصیحت کی مگر وہ بدبخت باز نہ آیا۔ آپ کو اس مظلوم پر رحم آیا۔ آپ نے اس افسر سے فرمایا کہ ہم لوگ غیرت مند ہیں یہ انہیں کے پڑوس میں رہتا ہے۔ دو تین نہ گزرنے پائے تھے کہ ایک چور کے خون کے مقدمہ میں گرفتار ہو کر قتل ہوا۔

Marfat.com

۹۰۔ حضرۃ مجدّد کا امداد کرنا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید جس کا رحمت اللہ تھا خاندان سادات سے تعلق رکھتا تھا۔ نے بیان کیا کہ میں اور دو تین درویش اطراف ملکِ دکن میں ایک صحرا میں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بت خانہ نظر آیا۔ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سُنا ہوا تھا کہ مسلمان سے بتوں اور بت پرستوں کی توہین جس قدر ہو سکے۔ اس میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس سے غازی فی سبیل اللہ کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے حضرت مجدد کی نصیحت پر کاربند ہو کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس صحرا میں کوئی اس بت خانہ کا نگہبان نظر نہ آتا۔ آؤ اس بت خانہ کو نیست و نابود کر دیں۔ چنانچہ ہم نے ایک بت توڑ دیا اور دوسروں کو توڑنے پھوڑنے کے لیے تیاری کر لی۔ اس اثنا میں ہنود کاشت کاروں میں سے ایک شخص نے دُور سے اس صحرا میں بُت خانہ کا یہ حال دیکھ لیا۔ وہ دوڑ کر گاؤں والوں کے پاس گیا۔ جو اس بُت خانہ میں بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور ان سے یہ ماجرا کہہ سُنایا۔ ہم نے اچانک دیکھا کہ ایک ہزار بت پرست لاٹھیاں پتھر اور ہتھیار لیے بڑے غیض و غضب کی حالت میں ہماری طرف آ رہے ہیں۔ مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر حیرت و دہشت نے غلبہ کیا۔ بھاگ جانا بھی دشوار تھا۔ ہم نے شہید ہونے کی ٹھان لی۔ اس حال میں مَیں حضرت شیخ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا:

> "اے اللہ کے مقبول بندے! ہم نے آپ کی نصیحت پر کاربند ہو کر یہ کام کیا تھا۔ ہمیں کفار کے ہاتھ سے چھڑائیے۔"

اس عاجزانہ پکار میں میرے کان میں حضرت مجدد کی یہ آواز آئی:

Marfat.com

"اطمینان رکھو۔ تمہاری حفاظت کے لیے ابھی اسلام کا لشکر بھیج رہا ہوں"۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ عجب معاملہ ہے حضرت مجدد کی یہ آواز تو میرے کان میں آگئی مگر لشکر کب آئے گا کفار تو آپہنچے۔ ایک تیر کا فاصلہ رہ گیا تھا کہ اچانک ٹیلہ پر سے تیس چالیس سوار ہماری طرف گھوڑوں کو سرپٹ دوڑتے ہوئے نظر آئے۔ جب کافروں نے سواروں کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گئے سواروں نے ان میں سے بعض کو تازیانے لگائے اور بعض کو ڈانٹ پٹائی کی۔ اور ہم کو اپنی حمایت میں ہمراہ لے لیا۔ معلوم ہوا کہ وہ سوار مسلمان تھے جو اس نواح کے ایک گاؤں میں کسی تقریب پر آئے ہوئے تھے۔ جب وہ کفار قتل کے ارادے سے آئے تھے تو ان کے گاؤں کے ایک مسلمان نے اس گاؤں میں جہاں سوار تھے خبر کردی تھی۔ لہٰذا وہ فوراً موقع پر پہنچ گئے اور ہم کو چھڑا لیا۔ اس میں کسی قسم کا بھی شبہ نہیں۔ یہ واقعی حضرت مجدد کا تصرف تھا۔

۹۱۔ شیر کے منہ پر ڈنڈا مارنا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول مریدین میں سے ایک مرید جس کا نام جمال تھا سادات خاندان سے تعلق رکھتا تھا بیان کرتا ہے کہ میں ایک جنگل میں جا رہا تھا۔ اچانک ایک شیر میرے آگے آیا۔ میں اُسے دیکھ کر نہایت پریشان ہوا۔ بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔ بالآخر میں نے حضرت مجدد کی طرف توجہ کی اور عرض کی حضور مجھے بچائیے۔ میں نے اسی وقت اشاروں میں دیکھا کہ آپ ہاتھ میں ڈنڈا لیے دوڑے آرہے ہیں۔ آپ نے آتے ہی نہایت زور سے ڈنڈا اس شیر کے منہ پر مارا۔ جب اس معاملہ سے میری آنکھ کھلی

تو میں نے آپ کو نہ دیکھا اور نہ ہی جنگل میں شیر کا کوئی نشان نظر آیا۔

۹۲۔ مرض کا اپنے سر لینا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مخلص مرید جس کا نام محمد صادق تھا کابلی کے نام سے مشہور تھا۔ مرضِ جذام میں گرفتار ہوگیا۔ یار دوست تمام کے تمام پیچھے ہٹ گئے۔ یہاں تک کہ ایک خاص دوست نے کسی ایک محفل میں اس کے ساتھ علانیہ انکار کر دیا۔ نہایت غمگین ہوا اور حضرت مجدد سے توجہ کی درخواست کی۔ آپ مرض کے دفعیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے مرض کو اپنے اُوپر لے لیا۔ چنانچہ اس کا اثر مریض کے بدن سے آپ کے پاؤں مبارک پر منتقل ہوگیا۔ اس سے اگرچہ مخلصوں کی عقیدت میں زیادتی ہوگئی مگر حضرت مجدد پر مرض کے منتقل ہونے سے سب بے چین ہو گئے۔ جب حضرت مجدد نے صاحبزادوں اور یاروں دوستوں کی پریشانی دیکھی تو دعا کی کہ یہ مرض آپ سے بھی دُور ہو جائے۔ چنانچہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بیماری آپ سے بھی جاتی رہی اور سب نے خدا کا شکر ادا کیا۔

۹۳۔ بادل کا سایہ کرنا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ صحرا و جنگل کی طرف سیر کو نکلے۔ اثنائے راہ میں دھوپ کی شدت اور گرد و غبار کی کثرت سے بڑے صاحبزادے اور دوسروں پر جو پیادہ ہمرکاب تھے پیاس نے غلبہ کیا مگر ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خاموش رہا۔ اس اثنا میں خود حضرت مجدد نے مولانا محمد یوسف سمرقندی سے جو آپ کے مرید

Marfat.com

اور پیر بھائی تھے ارشاد فرمایا کہ دھوپ کی شدت اور غبار کی کثرت سے معتقدین کو تکلیف ہو رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ حضرت مجدد کو معلوم ہے کسی اور کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر حضرت مجدد نے مسکرا کر آسمان کی طرف آنکھ اٹھائی اور تبسم فرماتے ہوئے لب مبارک سے کچھ کہا۔ چند قدم بھی آگے نہ بڑھے تھے کہ بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے حضرت مجدد اور آپ کے ساتھیوں پر سایہ کر دیا اور بارش شروع ہو گئی اور اس قدر بارش ہوئی کہ گرد و غبار اپنی جگہ پر جم گیا اور کیچڑ نہ ہونے پایا اور معتدل ہوا کے جھونکے بھی آنے لگے حالانکہ وہ بارش کا موسم نہ تھا۔

۹۴۔ کوتوال کی خاندان سمیت بربادی

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کا بیان ہے کہ ایک سوداگر کی نیل کی بوری چوری ہو گئی۔ سوداگر نے حضرت مجدد کے متعلقین میں سے ایک نوجوان پر چوری کا الزام لگایا۔ وہ نوجوان توہین کی وجہ سے بھاگ گیا۔ سرہند کے کوتوال نے جب یہ سُنا تو حضرت مجدد کو طلب کیا۔ بالآخر کسی صورت میں آپ ایک خادم کے ساتھ پیادہ تشریف لے گئے۔ کوتوال نے سخت باتیں شروع کر دیں مگر آپ ان باتوں کا جواب نرمی سے دیتے تھے۔ اسی اثناء میں مولانا طاہر بدخشی بھی پہنچ گئے اور اس کوتوال سے خفا ہوتے ہوئے فرمایا۔ ارے بیوقوف! تجھے معلوم بھی ہے کہ تو نے کس شخص بلوایا ہوا ہے۔ آپ نے مولانا کو اس گفتگو سے روکا کوتوال نے آپ کو رخصت کر دیا۔ اس واقعہ کو زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ اس کوتوال اور اس علاقہ کے کروڑی کے درمیان سخت لڑائی ہوئی۔ کوتوال اپنے تمام عزیزوں سمیت ایک بالاخانہ پر چڑھ گیا جو بارود سے بھرا پڑا تھا۔ اس بارود میں کہیں

Marfat.com

سے آگ لگ گئی۔ جس نے کوتوال کو ساتھیوں سمیت جلا کر راکھ کر دیا۔

۹۵۔ سخت سزا سے نجات دلانا

ایک امیرزادہ کو حاکمِ وقت نے کسی قصور کے سبب سے لاہور سے طلب کیا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ اس امیرزادے کو آتے ہی ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ڈال دیا جائے گا۔ امیرزادہ سرہند میں پہنچا اور حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جان بخشی کے لیے گزارشات کیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ انشاء اللہ تم ہر سزا سے محفوظ رہو گے بلکہ حاکمِ وقت تم سے اچھا سلوک کرے گا۔ امیرزادہ نے نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ آپ جو کچھ زبان سے فرما رہے ہیں وہ مجھے لکھ کر دے دیجئے تاکہ میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں۔ آپ نے اس کے اصرار پر یہ لکھ دیا کہ:

”چونکہ امیرزادہ نے حاکمِ وقت (بادشاہ) کے غضب کے خوف سے جو غضبِ الٰہی کا نمونہ ہے فقراء کی طرف رجوع کیا ہے اس لیے فقراء نے اُسے اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور اس مہلکہ سے اُسے رہائی دے دی ہے“

کئی دن کے بعد اچانک خبر آئی کہ اس کو حاکم وقت نے نہایت تکلیف دہ سزا دے کر قید خانہ (جیل) میں بھیج دیا ہے۔ جب حضرت نے یہ سنا تو مسکرا کر فرمایا کہ فقیر کی نظر میں یہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ سلطان کی طرف سے شفقت و عنایت ہی دیکھے گا اور یہ خبر سراسر غلط ہے۔ دو تین دن کے بعد علم ہوا کہ حاکم وقت اس امیرزادہ کو دیکھ کر ہنس پڑا اور بڑی خاطر و مدارت سے رخصت کیا اور چند نصائح سے بھی نوازا۔

Marfat.com

۹۶۔ مریض کو شفا دلوانا

علاقہ سرہند کے ایک فاضل کا بیان ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میری عقیدت کا سبب یہ ہُوا کہ میرا ایک عزیز تھا جس سے مجھے بڑی محبت تھی وہ ایک مہلک مرض میں گرفتار ہو گیا اور بہت سے فقراء سے دعائیں اور اطباء سے دوائیں کروائیں مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہُوا۔ ایک شخص نے میرے سامنے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی توصیف کی۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر توجہ کے لیے التماس کیا۔ آپ نے دعا کی اور حجرے میں تشریف لے گئے۔ ایک لمحہ کے بعد حجرے سے نکل کر آواز دی کہ فلاں شخص جس نے اپنے مریض کے لیے بیماری سے شفا کی درخواست کی تھی کہاں ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا تو فرمایا کہ ہم فاتحہ مغفرت پڑھتے ہیں۔ میں پریشان ہو کر اپنے مکان کی طرف جو سرہند سے چند میل کے فاصلہ پر تھا روانہ ہُوا۔ میں نے راستے میں اپنے دل میں کہا کہ حضرت مجدد کی یہ دوسری فاتحہ موت کی صریحاً خبر ہے۔ جب میں گھر پہنچا تو اس مریض کو دفن کر چکے تھے۔ میں نے جو حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ جس وقت آپ نے مجھے بلا کر فاتحہ مغفرت پڑھی تھی وہ اُسی وقت فوت ہوا تھا۔ میں آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مرید ہو گیا۔

۹۷۔ پیشانی پر لفظ منکر کا ہونا

ایک بزرگ بڑی دور سے فاصلہ طے کرتے ہوئے بڑی محبت و اشتیاق سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ مریدین نے عرض کیا حضور یہ بہت مشہور بزرگ ہیں اور دور دراز سے محبت و اخلاص سے حاضر خدمت

Marfat.com

ہوا ہے آپ اس کی طرف توجہ خاص فرمائیں۔ حضرت مجدد نے فرمایا ہاں میں ایسا ہی گمان کرتا تھا مگر میں نے اس کی پیشانی پر جلی الفاظ میں منکر لکھا ہوا پایا ہے کیا کیا جائے۔ یہ سن کر حاضرین بہت متعجب ہوئے۔

۹۸۔ چشمِ مکاشفہ سے قبر کا نشان پانا

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے چھوٹے بھائی جن کا نام شیخ محمد مسعود تھا۔ اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقبول مریدین میں سے تھے تجارت کے لیے قندھار گئے ہوئے تھے۔ اسی اثناء میں ایک روز صبح کے وقت حضرت مجدد نے اپنے ایک خادم سے فرمایا کہ عجب معاملہ ہے میں ہر چند محمد مسعود کے احوال کی طرف متوجہ ہوا اور چشمِ مکاشفہ سے اس کو تلاش کیا مگر روئے زمین پر کہیں بھی اُسے نہ پایا۔ بعد ازاں جب بغور متوجہ ہوا تو اس کی قبر نظر آئی کہ ابھی فوت ہوا ہے۔ سامعین نے تاریخ اور دن درج کر لیا۔ چند دنوں کے بعد اس کے ساتھی واپس آگئے اور انہوں نے اس کی وفات کی تاریخ اور دن وہی بتایا جو حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے بتایا تھا:

۹۹۔ پورا رمضان کا بارش کا نہ ہونا

ایک دفعہ رمضان شریف کا مہینہ عین برسات کے موسم میں آیا ان دنوں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجمیر شریف تشریف رکھتے تھے۔ آپ حسبِ عادت ختمِ قرآن میں مشغول ہو گئے۔ پہلی رات نماز تراویح میں بیس حضرات نے ایک مسجد میں جو نہایت تنگ تھی نمازِ تراویح ادا کی۔ تعفن سے آپ کو اور معتقدین کو بہت تکلیف پہنچی۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپ کی زبان مبارک

Marfat.com

سے یہ الفاظ نکلے کہ جو ختم قرآن کا پروگرام ہم نے تیار کیا ہے ان کے آخر تک اگر اللہ کریم کے فضل سے بارش نہ ہو تو ہم مسجد سے باہر نماز تراویح ادا کر لیتے چنانچہ ایسا ہی ہوا ستائیسویں تک بالکل بارش نہ ہوئی اور ہم نے ستائیسویں رات تک چار قرآن مجید ختم کیے اور کسی رات بھی بارش نہ ہوئی اور اٹھائیسویں رات سے بارش شروع ہو گئی۔

۱۰۰۔ لوحِ محفوظ تک رسائی

ایک شخص نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت جوانی گزر کر بڑھاپا چھا گیا مگر کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا جو میرے بعد میری یادگار بنتا اس بارے میں آپ توجہ فرمائیں۔ آپ کچھ دیر تک مراقبہ میں رہے پھر فرمایا کہ لوحِ محفوظ میں اس موجودہ بیوی سے تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں اگر دوسری شادی کر و گے تو اس سے اولاد پیدا ہو گی اور تمہارے بعد تمہاری یادگار رہے گی۔ اتفاقاً پہلی بیوی فوت ہو گئی اور اس نے دوسری بیوی سے نکاح کر لیا جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اور یہ دونوں اس کی یادگار بنے رہے۔

۱۰۱۔ جن کا مجدد کی آواز سن کر فرار ہو جانا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خلیفہ مجاز جس کا نام نور محمد اناری تھا اور آٹھ بار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مشرفہ سے مشرف ہو چکا تھا بیان کیا کہ میرے بھائی کے گھر میں جن رہتا تھا جو ہمیشہ اُسے تنگ کرتا تھا یہاں تک کہ اُس کی تکلیف سے میرے بھائی کا انتقال ہوا۔ میں بھی

Marfat.com

اُسی گھر میں رہتا تھا۔ بھائی کے انتقال کے بعد ہیبت ناک صورتیں میرے سامنے آنے لگیں اور پھولوں کی مہکتی ہوئی خوشبو محسوس ہونے لگی۔ میرے بھائی کی بھی ابتدائی حالت یہی ہوئی تھی۔ میرے اقربا یہ سُن کر میری زندگی سے نا اُمید ہو گئے۔ ایک رات میں اپنی بیوی سے ہم بستر تھا اور ابھی فارغ نہیں ہوُا تھا کہ جن آگیا اور ہم دونوں کے اُوپر چڑھ کر بیٹھ گیا اور ہمیں ایسا دبایا کہ ہم ہاتھ اُٹھانے سے عاجز آگئے لحاف کو بھی اپنے اُوپر سے نہ اُٹھا سکتے تھے۔ ہم اسی پریشانی میں تھے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نمودار ہوئے اور آواز دی کہ نور محمد! کچھ خوف نہ کر یہ جن ابھی بھاگ جائے گا کیونکہ شیطان کا مکر کمزور ہوتا ہے۔ جن نے حضرت مجدد کی آواز سنتے ہی ہم کو چھوڑ دیا۔ میں اُٹھا اور حضرت مجدد آنکھوں سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میرے گھر میں کسی کو جن کا آسیب نہ ہوا۔ اور جنات وہاں سے جلاوطن ہو گئے۔ میں دیکھتا کہ وہ اپنے سازوسامان کو لے کر میرے گھر سے جا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت مجدد نے ہم کو جلا وطن کر دیا۔ اب ہم موضع شادی وال جا کر ٹھہریں گے۔

۱۰۲۔ سفید ڈاڑھی کی حرمت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ سے کیا معاملہ ہوُا۔ آپ نے فرمایا جب مجھے بارگاہِ خداوندی میں پیش گیا تو اللہ تعالیٰ نے خفگی سے فرمایا اے حسن! تو دنیا میں ہم سے بہت ڈرتا تھا اور ہمارے خوف سے بہت رویا کرتا تھا۔ تو نے ہمیں جبّار و قہّار ہی تصوّر کیا۔ ہمیں رحمٰن و رحیم و کریم کا خیال ہی نہ کیا اس لیے چاہیئے تو یہ کہ تجھے اپنی جبّاری و قہّاری ہی دکھائیں لیکن تیری داڑھی کے

Marfat.com

سفید بالوں کا لحاظ آتا ہے ان کی عزت کے سبب تجھے بخش دیا جاتا ہے۔

۱۰۳۔ گوشت کا خون بن جانا

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے مالدار تھے۔ روپیہ سود پر دیتے اور بڑی سختی سے وصول کرتے تھے۔ ایک دن ایک مقروض کے گھر طلب و تقاضا کے لیے گئے۔ وہ گھر میں نہ تھا۔ آپ نے گھر والوں سے کہا میرا آنا بیکار نہ جائے کچھ نہ کچھ تو دو۔ گھر والوں نے کہا بکری کا تھوڑا سا گوشت ہے چاہو تو لے جاؤ۔ آپ اس گھر وہی گوشت لے آئے اور بیوی کو پکانے کے لیے دیا۔ بیوی نے چولہے پر پکنے کے لیے رکھ دیا۔ کچھ دیر کے بعد ایک سائل آیا اور کہا۔ کچھ کھانا اللہ کے لیے کھلاؤ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے سائل سے کہا ہم نے یہ مشقت تیرے لیے نہیں کی۔ یہیں دور ہو جا۔ پھر آپ نے گوشت طلب کیا تو بیوی نے ہانڈی اُتار کر پیش کی دیکھا تو وہ سب خون ہی خون تھا۔ بیوی نے کہا یہ سب تمہاری بدبختی کا ظہور ہے۔ اسے کھاؤ یہ سب سُود کا شوربہ ہے۔ اس واقعہ نے آپ کی حالت متغیر کر دی۔ اُٹھے اور سیدھے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور توبہ کی۔ مال و دولت غرباء میں تقسیم کر دیا اور خود مصروفِ عبادت ہو گئے اور پھر اس درجۂ کمال تک پہنچ گئے کہ خود حضرت حسن علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت میں آنے لگے۔

۱۰۴۔ لڑکے گھر واپس آجانا

ایک دفعہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت

Marfat.com

روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ حضرت میرا بیٹا عرصہ دراز سے گم ہے اور میں اس کی جدائی میں سخت پریشان ہوں آپ دعا فرمائیں کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ ہے اس عورت نے تھوڑی سی چاندی آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے وہ چاندی درویشوں میں تقسیم کر دی اور فرمایا جا تمہارا لڑکا تمہارے دروازے پر کھڑا ہے۔ جب عورت اپنے گھر واپس آئی تو اپنے گھر اپنے بیٹے کو موجود پایا اور سینہ سے لگا کر پوچھا۔ بیٹا تو کہاں تھا؟ لڑکے نے کہا میں کرمان میں تھا۔ میرے اُستاد نے مجھے گوشت لینے کے لیے بازار بھیجا جب میں گوشت لے کر واپس ہوا تو ایک تیز ہوا آئی اور میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اے ہوا۔ اس کو اُٹھا کر اس کے گھر پہنچا۔ حضرت حبیب عجمی کی دعا اور صدقہ کی برکت سے میں نے اپنے آپ کو اپنے گھر پایا۔

۱۰۵۔ نظرِ شفقت نجات کا سبب

ایک دفعہ ایک قاتل مجرم کو سولی پر لٹکایا گیا۔ اُسی رات بعض نیک لوگوں نے دیکھا کہ وہ بہشت کے باغوں میں سیر کر رہا ہے۔ پوچھا یہ کیا معاملہ تُو تو قاتل تھا تجھے یہ مقام کیسے ملا۔ قاتل نے جواب دیا۔ جب مجھے تختۂ دار پر چڑھایا گیا تو اس وقت حضرت حبیب عجمی میرے قریب سے گزرے شاید میری بے بسی اور تکلیف کو دیکھ کر انھیں رحم آگیا۔ آپ نے میری طرف بنظر شفقت دیکھا اور میرے لیے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت و عزت کے سبب میری بخشش فرمادی۔ اور مجھے یہ مقام حاصل ہوا کہ رب نے میری نجات فرمادی اور بہشت عطا فرمایا۔

Marfat.com

۱۰۶۔ ستر ہزار گناہ گاروں کی بخشش کا سبب

جس رات حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی ولادت ہوئی تو اس وقت آپ کے والدین کے ہاں اتنا کچھ بھی نہ تھا کہ دیا ہی جلایا جا سکے۔ والدہ نے خاوند سے کہا کہ آپ ہمسایہ کے گھر سے تھوڑا سا تیل مانگ کر لائیں۔ انہوں نے اقرار کر رکھا تھا کہ مخلوق سے سوال نہیں کریں گے تاہم بادلِ نخواستہ ہو گئے اور ہمسایہ کے دروازہ پر دستک دے کر واپس چلے آئے اور بیوی سے آ کر کہا کہ ان کا دروازہ بند ہے۔ پھر اسی رنج و غم میں سو گئے خواب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا اور دیکھا کہ تم غم نہ کرو یہ بچی وہ مقبولہ اور منظورہ ہے جس کی شفاعت سے میری اُمت کے ستر ہزار گنہ گار بخشے جائیں گے۔ اٹھو اور امیر بصرہ کے پاس ہماری طرف سے یہ رقعہ لے جاؤ کہ تو ہر رات سو بار درود پڑھا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کی رات کو بھول گیا اور درود نہ پڑھا۔ اس کے کفارہ میں چار سو درہم اس آدمی کو دے دو جو یہ پیغام لایا ہے۔ اس کے بعد آپ بیدار ہوئے اور اس خوشی سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر رقعہ لکھ کر امیر کے مکان پر پہنچے۔ دربان کو رقعہ دیا اور کہا کہ امیر کو دے دو۔ امیر نے رقعہ دیکھتے ہی حکم دیا کہ دس ہزار درہم اس کے شکرانہ میں فقراء میں تقسیم کر دو اور اس مبارک مرد سے کہو کہ اندر تشریف لے آئے لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ ایسی صفات والا آدمی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لائے اس طرح سے طلب کرنا ٹھیک نہیں چنانچہ خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ کی چوکھٹ کا غلام ہوں اندر آئیے اور برکت دیجئے۔ نہایت عزت و احترام

Marfat.com

کے ساتھ زر کی ایک تھیلی پیش کرتے ہوئے قسم دی کہ آئندہ بھی اپنی ضروریات سے مطلع فرمائیں۔ سعادت سمجھ کر پیش کروں گا۔

۱۰۷۔ اُنگلیوں کا روشن ہو جانا

ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے ساتھ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی زیارت کو گئے۔ حضرت رابعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے پاس چراغ نہ تھا۔ اور ان حضرات کے لیے روشنی کی ضرورت تھی۔ آپ نے اپنی انگلیوں پر پھونک ماری۔ اُنگلیاں فوراً شمع کی مانند روشن ہو گئیں۔

۱۰۸۔ چور کا اندھا ہو جانا

ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سو رہی تھیں۔ ایک چُور آیا اور آپ کی چادر لے چلا۔ مگر راستہ دکھائی نہ دیا مجبور ہو کر چادر رکھ دی تو راستہ صاف نظر آنے لگا۔ پھر آکر چادر اُٹھالی لیکن راستہ پھر پہلے کی طرح بند ہو گیا۔ غیب سے آواز آئی۔ اے چور! چادر کو چھوڑ کر چلا جا کیونکہ کئی برس ہو گئے ہیں کہ اس نے اپنے آپ کو ہمارے سپرد کیا ہوا ہے۔ ابلیس کی طاقت نہیں کہ اس کے پاس آئے۔ چور بے چارے کی کیا مجال کہ اس کی چادر اُٹھا کر لے جائے۔ اگر ایک دوست سویا ہُوا ہے تو دوسرا جاگ رہا ہے وہ کس طرح لیجانے دے گا۔

۱۰۹۔ امام ابو حنیفہ کا دھریہ سے مناظرہ

ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مناظرہ ایک دھریے

Marfat.com

سے ہوُا۔ دہریہ خدا کی ہستی کا ثبوت آپ سے طلب کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کل فلاں وقت مجمع عام میں ثبوت دُوں گا۔ چنانچہ دوسرے دن وقت مقررہ پر لاکھوں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے دیر کر دی۔ تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے تو دہریے نے آپ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔ فرمایا کیا بتاؤں ایک حیرانی کا سامنا ہو گیا وہ یہ کہ میں دریا کے کنارے وضو کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ اچانک کنارے پر سے ایک درخت زمین سے نکلنا شروع ہوُا اور بڑھتے بڑھتے ایک عظیم درخت بن گیا۔ پھر اس کی تختیاں بننی شروع ہو گئیں۔ پھر ان تختیوں کی کشتی بن گئی۔ وہ دریا میں چلی گئی۔ اس پر مسافر سوار ہو ئے۔ کشتی نے ان سے کرایہ وصول کیا۔ پھر وہ اُنہیں دوسرے کنارے پرلے گئی۔ پھر اس طرف کے سوار ادھر لے آئی۔ اسی حیرانی میں میرا وقت صرف ہو گیا۔ دھریے نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ خود بخود تختیاں بن جائیں اور خود ہی کشتی تیار ہو جائے اور خود بخود ہی تیر کر آر پار ہونے لگے۔ جب تک کہ کوئی بنائے اور چلائے نہیں۔ آپ نے فرمایا اس ذرا سے معاملے کو تُو بنانے والے اور چلانے والے کے نہیں مانتا۔ لیکن یہ جو زمین و آسمان چاند سورج ستارے گردش کرتے تو دیکھتا ہے۔ اس کے بنانے والا کون ہے؟ کیا آج تک کبھی کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں نے یا میرے آباؤ اجداد نے یہ کارخانہ چلایا یا اس کی مرمت کی۔ یہ سُن کر وہ ساکت ہو گیا۔ اس نے اقرار کیا کہ واقعی وہی ذات برحق ہے جس کی صنعت و نظام کا یہ ظہور ہے۔ کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

۱۱۰۔ حضرت امام احمد بن حنبل کا تقویٰ

ایک دن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خادم

Marfat.com

نے ایک صالح کے گھر سے تھوڑا سا خمیر لے کر حضرت امام کے آٹے میں ملایا تاکہ نرم ہو جائے اور روٹی پکائی ۔ جب آپ کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا۔ یہ کیا ہوا جو روٹی پھولی ہوئی ہے ۔ خادم نے عرض کیا ۔ حضرت آج میں نے اس سے کہ روٹی نرم ہو جائے ۔ صالح کے گھر سے تھوڑا سا خمیر لے کر ملایا ہے ۔آپ نے فرمایا یہ روٹی میں کس طرح کھا سکتا ہوں صالح تو ایک سال اصفہان کا قاضی رہا ہے ۔ یہ لے جاؤ اور کسی سائل کو دے دو اور اُسے بتا دو کہ آٹا تو احمد کے گھر کا ہے لیکن خمیر صالح کے گھر کا ہے ۔ تمہارا جی چاہے تو لے لو ۔ کہتے ہیں چالیس دن تک کوئی سائل نہ آیا ۔ خادم نے اسے دریائے دجلہ میں پھینک دیا ۔ اس کے بعد آپ نے دریائے دجلہ کی مچھلی تمام عمر نہیں کھائی ۔

۱۱۱۔ حضرت احمد بن حنبل اور خوفِ خدا

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد نے شاہراہ عام سے تھوڑی سی مٹی لی اور اپنے گھر کی دیواروں کی لپائی میں استعمال کی ۔ آپ نے اُسے حلقۂ درس سے نکال دیا اور فرمایا ۔ تجھے علم نہ سیکھنا چاہیئے کیونکہ تو مالِ ناحق اپنے تصرف میں لانے سے خوفِ خدا نہیں رکھتا ۔

۱۱۲۔ ادب و تعظیم کی وجہ سے نجات کا حصول

ایک دفعہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے وضو فرما رہے تھے اور کوئی دوسرا شخص آپ سے اُوپر کی جانب بلندی پر وضو کر رہا تھا ۔ اس نے جو حضرت امام کو اپنے سے نیچے

Marfat.com

کی جانب دیکھا تو خیال کیا کہ یہ کب مناسب ہے کہ مجھ گنہ گار کا پانی حضرت کی جانب جائے۔ نیچے اُتر آیا اور حضرت امام سے نیچی جگہ بیٹھ کر وضو کیا۔ جب وہ شخص فوت ہُوا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا معاملہ ہُوا۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اس ادب و تعظیم کا صدقہ جو میں نے حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وضو کرنے کی حالت میں کی مجھے بخش دیا۔

۱۱۳۔ حج اکبر کیا ہے؟

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک ہزار درہم ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ حج کو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو حج کو نہیں جاتا سیر و تفریح کو جاتا ہے۔ اگر حج سے خدا کی رضامندی چاہتا ہے تو یہ درہم کسی آزردہ دل حاجت مند کو دے یا کسی عیال دار شکستہ دل کو دے تاکہ اس کا دل خوش ہو اور فکرِ عیال سے آرام پائے یا کسی قرض دار کا قرض ادا کر تاکہ وہ غمِ قرض سے خلاصی حاصل کرے۔ اس کے علاوہ بہت سے مسکین، یتیم اور بیوائیں تیرے ان درہموں کے حاجت مند ہیں۔ ان کی خبر گیری اور بھلائی میں صرف کر۔ کیونکہ تیرے اس حج سے ہزار گنا بڑھ کر اس کا درجہ حاصل ہوگا۔

۱۱۴۔ حضرت بشر حافی کی بزرگی کا امتیاز۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے دوسرے ہم عصروں سے کیوں برگزیدہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ خبر نہیں! نبی کریم

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ تو میری سنت کی خوب اطاعت کرتا ہے۔ نیک لوگوں کی عزت کا لحاظ رکھتا ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرتا اور اُن کی بھلائی چاہتا ہے اور میری اہل بیت سے محبت رکھتا ہے۔ میں نے پھر عرض کیا حضور مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اے بشر! اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ غریبوں پر شفقت اور حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے میں ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ثواب ان درویشوں اور مسکینوں کو ملتا ہے جو ذاتِ الٰہی پر بھروسہ اور اعتماد رکھتے ہیں اور امیروں سے نہیں مانگتے۔

۱۱۵۔ توبۃ النصوح کے اثرات

حضرت فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں ڈاکوؤں کے سردار تھے لیکن طبیعت میں بہت مروت تھی جس کے پاس تھوڑی پونجی ہوتی نہ لیتے اور ہر شخص کے پاس تھوڑا سا زادِ راہ رہنے دیتے۔ بچوں اور عورتوں کو نہ لوٹتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مروت کے سبب توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور مقبول لوگوں کا سردار بنا دیا۔ ایک رات ایک قافلہ جا رہا تھا ان میں ایک شخص قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ایمان والے اللہ کے خوف سے ڈر جائیں۔"

یہ آیت سُن کر آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور آپ فوراً پکار اُٹھے

Marfat.com

ہاں! ہاں! وقت آگیا۔ آپ روتے اور کہتے ہائے کب تک میں اس کام میں مبتلا رہوں گا۔ سچے دل سے توبہ کی جس کا مال لوٹا تھا اُسے تلاش کر کے اس کا مال واپس کیا اور جس کسی کا دل دکھایا تھا اُسے راضی کیا۔ ایک یہودی کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتا تھا وہ آپ کو آزمانا چاہتا تھا۔ اس نے کہا اگر مجھے راضی کرنا ہے تو فلاں ریت کے ٹیلے کو اُٹھا کر دوسری طرف رکھ دو۔ چنانچہ آپ نے اس ریت کو دوسری طرف رکھنا شروع کر دیا۔ رات کو سخت آندھی آئی جس سے صبح تک ریت کا وہ ٹیلہ دوسری طرف لگ گیا۔ یہودی دیکھ کر یہ کہنے لگا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک میرا مال آپ واپس نہ کریں گے میں آپ کو معاف نہیں کروں گا لیکن اب تو آپ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ دیکھیے میرے تکیے کے نیچے زر کی تھیلی پڑی ہے وہ اُٹھا کر آپ مجھے دے دیں۔ میں اُسے آپ کی طرف سے جانوں گا اور اس طرح میری قسم بھی پوری ہو جائے گی اور میں معاف کر دوں گا۔ آپ نے اس تکیہ کے نیچے ہاتھ ڈالا اور تھیلی نکال کر اُس یہودی کو دے دی۔ یہودی نے لے کر اُسے کھولا تو وہ سونے سے بھری پڑی تھی۔ یہودی نے کہا مجھے کلمہ پڑھایئے میں مسلمان ہوتا ہوں کیونکہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ جس کی توبہ قبول ہوتی ہے وہ اگر مٹی کو بھی ہاتھ لگائے تو سونا ہو جاتی ہے وہ اگر مٹی کو بھی ہاتھ لگائے تو سونا ہو جاتی ہے۔ میں نے یہی کچھ آزمانے کے لیے تھیلی میں ریت بھر دی تھی۔ وہ ریت آپ کے ہاتھ لگانے سے سونا سونا ہو گئی۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کی توبہ سچی ہے اور آپ کا دین بھی سچا ہے۔

Marfat.com

۱۱۶۔ خلیفہ ہارون کی حضرۃ فضیل کے ہاں حاضری

ایک دن خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے وزیر جعفر برمکی سے کہا کہ اے جعفر! آج رات مجھے کسی بزرگ کے پاس لے چل کیونکہ سلطنت کے جنجال سے دل اُکتا گیا ہے چاہتا ہوں کہ کسی اللہ کے بندہ سے راحت پاؤں۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کون ہے؟ وزیر نے کہا امیر المومنین رشید! سفیان بولے کیوں تکلیف کی مجھے بلا لیتے خلیفہ نے وزیر سے کہا۔ جیسا مرد میں چاہتا ہوں یہ نہیں ہے کسی اور کے پاس چلیے۔ سفیان بولے جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا مرد فضیل ہے۔ دونوں وہاں پہنچے۔ حضرت فضیل اندر بیٹھے یہ آیت پڑھ رہے تھے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئٰاتِ الخ (جن لوگوں نے بُرے کام کیے ہیں کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ہرگز نہیں) خلیفہ نے جب یہ سُنا تو کہا کہ نصیحت کے لیے تو یہی آیت کافی ہے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے فضیل بولے۔ کون ہے؟ جعفر نے امیر المومنین کا نام لیا۔ فضیل نے جواب دیا۔ یہاں امیر المومنین کا کیا کام؟ مجھے معاف رکھیے۔ جعفر نے کہا دروازہ کھولیے ورنہ ہم زبردستی آ جائیں گے۔ آپ نے کہا میں نہیں کھولوں گا زبردستی تمہارا کام ہے۔ غرض کسی صورت سے یہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ آپ نے چراغ بجھا دیا تاکہ کسی کا چہرہ نظر نہ آئے۔ اسی اثناء میں رشید کا ہاتھ حضرت فضیل پر پڑا۔ آپ نے فرمایا کیسا نرم ہاتھ ہے کاش کہ یہ دوزخ سے رہائی پائے۔ پھر آپ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ رشید رونے لگا کہ یہ کیسا مرد ہے۔ سلام کے بعد آپ نے فرمایا

Marfat.com

اے ہارون! آپ کے باپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اُنھوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے درخواست کی کہ مجھے کسی قوم کا سردار مقرر کیجئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا! میں تمھیں تمھارے نفس کا سردار بناتا ہوں تاکہ وہ خدا کی اطاعت میں تمھارا مطیع رہے کیونکہ نفس کی ایک لمحہ کی اطاعت خلق کی ہزار سال کی اطاعت سے افضل و اعلیٰ ہے۔ قیامت کے روز خلق کی اطاعت باعثِ ندامت ہوگی اور نفس کی اطاعت باعثِ نجات ہوگی۔ رشید نے کہا کچھ اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے سالم بن عبداللہ اور محمد بن کعب کو بلایا اور کہا میں امر خلافت میں مبتلا ہو گیا ہوں میری رہنمائی فرمائیے۔ اُنھوں نے کہا اے امیرالمومنین اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن نجات پائیں تو مسلمان بوڑھوں کو مثل اپنے باپ کے اور جوانوں کو مثل بھائیوں کے اور بچوں کو مثل اپنے بچّوں کے تصور کیجئے اور بوڑھی عورتوں کو مثل اپنی والدہ کے اور جوان کو مثل اپنی ہمشیرہ کے اور بچی کو مثل اپنی بچی کے خیال کیجئے اور ان سے وہی سلوک کیجئے جو آپ اپنے ماں باپ بھائی بہنوں اور بچوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ رشید نے کہا اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ تیری خوبصورت شکل اور نرم کھال کہیں آگ میں نہ جلے کیونکہ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے کہ "بہت سی خوب صورت شکلیں آگ میں جلیں گی اور بہت سے امیر قیدی بنائے جائیں گے اور ذلیل کیے جائیں گے۔" یہ سُن کر ہارون الرشید بہت رویا اور کہنے لگا کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا خدا سے ڈر اور اس کے آگے جواب دہی کے لیے تیار رہ۔ کیونکہ قیامت کے دن ایک ایک مسلمان کے لیے تجھ سے بازپرس ہوگی اور اگر کسی رات کو کسی گھر میں ایک بڑھیا بھی بھوکی سوئی ہوگی تو قیامت کے دن وہ تیرا دامن پکڑ بگی

Marfat.com

ہارون الرشید کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ جعفر نے کہا۔ فضیل بس کیجئے آپ نے تو امیر المومنین کو مار ڈالا۔ آپ نے فرمایا۔ چپ رہ ہامان۔ میں نے نہیں بلکہ تو نے اور تیری قوم نے رشید کو ہلاک کیا۔ رشید اور بھی بے قرار ہوا اور جعفر سے کہا۔ تجھے ہامان اس لیے کہا کہ تجھے فرعون سمجھا ہے۔ پھر رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کسی کا کچھ دینا تو نہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مجھ پر قرضِ اطاعت ہے۔ رشید نے کہا۔ میں لوگوں کا پوچھتا ہوں۔ فرمایا خدا کا احسان ہے کہ اس نے مجھے شکوہ سے محفوظ رکھا۔ رشید نے ہزار اشرفی کی تھیلی پیش کی اور کہا۔ یہ مال حلال ہے جو مجھے والدہ کے ورثہ سے ملا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس میری ان باتوں کا تجھ پر کچھ بھی اثر نہ ہوا تو نے اسی جگہ ہی سے ظلم اور ناانصافی شروع کر دی۔ میں تجھے کہتا ہوں کہ کسی حقدار کو دے مگر تو دوسرے کو دیتا ہے جو نہ تو حقدار ہے اور نہ ہی اُسے ضرورت ہے۔ یہ کہہ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ناچار رشید باہر نکل کر کہنے لگے کہ فضیل۔ فضیل ہی ہے۔

۱۱۷۔ تمام رات اقوال کا بیان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت فضیل کے پاس رہا اور ساری رات اچھے اچھے اقوال بیان کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا آج کی رات کتنی مبارک تھی۔ آپ نے فرمایا افسوس! آج کی رات ہم نے ضائع کر دی۔ میں نے کہا کس طرح؟ فرمایا۔ میں اس خیال میں رہا کہ ایسی اچھی بات کہوں کہ تیرا دل خوش ہو اور تو ساری رات اسی کوشش میں رہا کہ ایسا جواب دوں جس سے میرا دل خوش ہو۔ پس ہم نے ایک دوسرے کے نفس کو خوش کرنے میں ساری رات گزار دی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ دی۔

Marfat.com

اور اس کی خوشنودی جو کہ عبادت میں تھی ضائع کر دی۔ پھر یہ رات کس طرح مبارک ہوئی؟ فرمایا جب رات ہوتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کہ تنہائی نصیب ہوگی اور کچھ کام عاقبت کے لیے کر سکوں گا۔ لیکن جب صبح ہوتی ہے تو غم کھاتا ہوں کہ اب لوگ آئیں گے اور یادِ الٰہی سے محروم رکھیں گے۔ فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ اگر مرلڑکا مر جائے تو تعزیت کے لیے سینکڑوں لوگ آئیں گے لیکن اگر میری نماز قضا ہو جائے تو ایک بھی تعزیت کے لیے نہیں آتا۔ بخدا میرے نزدیک جماعت نماز کا چھوٹ جانا صالح فرزند کے مرجانے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

۱۱۸۔ زمین و آسمان کا آہ و زاری کرنا

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقتِ رحلت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میری ان دو بیٹیوں کو لے کر بوقبیس کی پہاڑی پر جانا اور وہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنا کہ اے قادرِ مطلق! فضیل نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اس کی طرف سے عرض کر دوں کہ جب تک میں جیتا رہا ان پناہ چاہنے والیوں کو اپنے پاس رکھا۔ اب جبکہ تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا ہے ان کو تو اپنی پناہ میں لے لے۔ چنانچہ آپ کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ وہ التجا کر رہی تھیں کہ سردارِ یمن مع دو بیٹوں اور خدام کے وہاں پہنچا اور کہا۔ اے پاک دامنہ! اگر تو اجازت دے تو میں اپنے بیٹوں سے ان صاحبزادیوں کا نکاح کر دوں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ اسی وقت سردار نے صاحبزادیوں کو مکلف لباس پہنا کر دس دس ہزار مہر مقرر کر کے نکاح کر دیا اور نہایت عزت و احترام سے یمن لے گیا۔ حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب آپ نے رحلت فرمائی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زمین و آسمان رو رہے ہیں۔

۱۔ حضرت ابراہیم بن ادہم کا بادشاہی چھوڑنا

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک رات اپنے محل میں نماز پڑھ رہے تھے کہ چھت پر کسی دوڑنے کی آواز آئی۔ پوچھا کون ہے؟ جواب آیا کہ میرا اُونٹ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا عجب بات ہے کہ شاہی محلوں پر اُونٹ تلاش کیا جا رہا ہے۔ آواز آئی اس سے عجب تر یہ ہے کہ شاہی محلوں میں خدا کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ صبح ہوئی اور آپ دربار میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی بے دھڑک دربار میں داخل ہوا اور کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ اُسے روکے۔ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے پوچھا کیا بات ہے، اُس نے کہا۔ میں مسافر ہوں تھوڑا سا وقت اس سرائے میں ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ تو محل اور دربارِ شاہی ہے سرائے نہیں۔ اس نے کہا پہلے یہاں کون دربار کرتا تھا؟ آپ نے اپنے باپ کا نام لیا۔ اس نے کہا تو اُن سے پہلے۔ آپ نے اپنے دادا کا نام بتایا۔ اس نے کہا تو اس سے پہلے ان کا باپ ہو گا؟ آپ نے کہا ہاں! اس نے کہا تو یہ سرائے نہیں تو اور کیا چیز ہے؟ ایک آتا ہے اور دوسرا جاتا ہے۔ کیا آپ ہمیشہ یہاں رہیں گے۔ وہ اتنا کہہ کر چلا گیا۔ آپ کے دل میں ایک جوش پیدا ہوا۔ بے ثباتی دنیا کا ایک نقشہ آنکھوں کے آگے پھر گیا۔ بادشاہی چھوڑ کر فقر کا عمامہ باندھ کر جنگل کو چلے گئے اور پھر تمام عمر منازلِ فقر ہی میں گزاری۔

Marfat.com

۱۲۰۔ سونے اور چاندی کی سوئیاں

ایک دن حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک امیر آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابراہیم تم نے بلخ کی شہنشاہی چھوڑ کر کیا پایا؟ آپ نے سوئی دریا میں ڈال دی۔ ہزارہا مچھلیاں سونے اور چاندی کی سوئیاں منہ میں لیے ظاہر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی لوہے کی سوئی چاہیے۔ فوراً ایک مچھلی آگے بڑھی اور وہ لوہے کی سوئی لے کر آئی۔ آپ نے لے لی۔ پھر امیر سے آپ نے فرمایا کہ یہ خدا کا ادنیٰ سا احسان ہے جو تم نے دیکھا ہے۔

۱۲۱۔ پانی کی بجائے سونے کا ڈول

ایک دفعہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے ایک کنوئیں میں ڈول ڈالا۔ جب نکالا تو چاندی سے بھرا ہوا تھا۔ پھینک دیا۔ پھر دوسری بار کنوئیں میں ڈول ڈالا تو سونے سے بھرا ہوا آیا۔ اُسے بھی پھینک دیا۔ پھر نکالا تو موتیوں سے بھرپور تھا۔ آپ نے کہا "الٰہی! مجھے خزانہ نہیں چاہیے بلکہ پانی چاہیے تاکہ میں وضو کر کے تیری عبادت کر سکوں۔

۱۲۲۔ ایک کھجور کا فساد

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں بیت المقدس میں تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر چھپا لیا تاکہ مجھے کوئی دیکھنے نہ پائے کیونکہ وہاں رات کو کوئی نہیں رہ سکتا تھا۔

Marfat.com

جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو ایک پیرمرد ٹاٹ کا لباس پہنے اندر تشریف لائے چالیس درویش اور اُن کے ساتھ تھے وہ سیدھے محراب میں گئے۔ نماز پڑھی تو پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ آج کوئی ایسا آدمی موجود ہے جو ہم میں سے نہیں پیرمرد نے کہا "ادہم کا بیٹا ہے جو چالیس روز سے حلاوتِ عبادت سے محروم ہے۔ میں نے جب سُنا تو بے اختیار چٹائی سے باہر نکلا اور پیرمرد سے عرض کیا واقعہ صحیح ہے اب علاج بھی فرمائیے۔ فرمایا کچھ دن ہوئے کہ تو نے بصرہ سے ایک دکاندار سے کھجوریں خریدی تھیں۔ ایک کھجور اس کی پہلے ہی گری ہوئی تھی جسے تو نے اپنا سمجھا اور اُٹھا کر کھالی یہ کدورت اُسی سے ہے جا اور اس دکاندار سے معاف کرا۔ میں اُسی وقت روانہ ہوا اور بصرہ میں پہنچ کر اس دکاندار سے معاف کرا۔ میں اُسی وقت روانہ ہوا اور بصرہ میں پہنچ کر اُس دکاندار سے معافی مانگی۔ اس نے معاف تو کر دیا لیکن یہ کہا کہ اگر معاملہ ایسا ہی نازک ہے تو میں اس کمی بیشی سے باز آیا۔ دکان چھوڑی اور سب مال فقیروں میں خیرات کر دیا۔ آخر آپ گروہِ ابدال میں سے ہوئے۔

۱۲۳۔ ندامت کے ساتھ معافی چاہنا

ایک دن حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک ناواقف شخص نے کسی وجہ سے کہا کہ آپ تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ ندامت کے ساتھ معافی چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا اللہ مجھے جنت کی راحت دے مجھے تیری معذرت کی حاجت نہیں۔ جو سر معذرت کا طالب تھا وہ میں بلخ کے تخت پر ہی چھوڑ آیا۔

Marfat.com

۱۲۴۔ دینار کے ختم ہونے پر وفات ہونا

ایک دفعہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں قاضی صاحب حاضر ہوئے اور آپ کو کچھ دینار دینے چاہے تو آپ نے نہ لیے اور فرمایا کہ میرے پاس اپنے دینار ورثہِ حلال سے موجود ہیں۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی ہے کہ جب یہ دینار ختم ہو جائیں تو مجھے بھی ختم کر دے۔ قاضی صاحب نے پوچھا آپ ایک دن میں کتنا خرچ کرتے ہیں؟ آپ نے مقدار بتا دی اور کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن قاضی ابو یوسف بیٹھے تھے کہ اچانک کہنے لگے کہ آج حضرت داؤد طائی فوت ہو گئے ہیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ واقعی آپ اُسی دن ہی فوت ہوئے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کہ آپ کو بغیر کسی اطلاع کے کیسے پتہ چل گیا۔ فرمایا مجھے یقین تھا کہ ان کی دُعا قبول ہو چکی ہے اور میں نے ان کے خرچ کا حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ آج ان کے دینار ختم ہو گئے ہیں۔ لہٰذا آپ دنیا سے رحلت فرما گئے ہوں گے۔

۱۲۵۔ خاموشی سے علم کا حصول

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلسِ درس میں ہمیشہ خاموش رہتے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے حضرت امام کی مجلس میں خاموش رہ کر جو علم ایک سال میں حاصل کیا بحث و تکرار سے اُسے بیس سال میں بھی نہ پایا۔ ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی تو آپ نے فرمایا تو دنیا حاصل کرنے میں جس قدر کوشش کرتا ہے آخرت حاصل کرنے کی اس سے بڑھ کر کوشش کر۔ کیونکہ یہاں تو تھوڑے عرصہ تک رہے گا لیکن وہاں

Marfat.com

کا قیام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مناسب یہی ہے کہ جہاں تجھے ہمیشہ رہنا ہے اس کے لیے زیادہ اہتمام کرے۔ آپ نے فرمایا میں جب کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ اسی طرح دل کو بھی مَل مَل کر دھوؤں تاکہ آلائش دنیا اور خواہشِ گناہ سے پاک ہو جائے۔

۱۲۶۔ گانے بجانے سے توبہ کرنا

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ کشتی میں سفر کر رہے تھے اور اس میں لوگوں کا ایک ایسا گروہ تھا جو گانے بجانے اور فحش گوئی میں مشغول تھا۔ مریدوں نے عرض کیا۔ یا حضرت! دُعا فرمائیے کہ یہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ الٰہی! جس طرح تو نے ان کو یہاں بے غم اور خوش حال رکھا ہے۔ اسی طرح ان کی عاقبت بھی خوش حال کر دے۔ ان لوگوں نے جب یہ سُنا تو سامانِ تعیش دریا میں پھینک دیا اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کرلی۔ آپ نے فرمایا: کسی کی بُرائی نہیں چاہیئے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ تو دنیا میں کسی کے ساتھ بُرائی نہ کر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تیرے ساتھ بھلائی کریں گے۔ میں نے بھی ان کی بُرائی نہ چاہی اس لیے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ساتھ بھلائی کریں گے۔

۱۲۷۔ رحمتِ باری بہانہ می جوید

ایک دفعہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ایسے جنگل میں سے گزرے جو برف سے پُر تھا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آتش پرست چینا بکھیر رہا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ تو کس لیے کر رہا ہے؟ اُس نے کہا۔ آج برف کے

Marfat.com

سبب سے پرندوں کو دانہ میسّر نہ آسکے گا اس لیے یہ چینا بکھیر رہا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق بھوکی نہ رہے شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس کا بہتر پھل عطا کرے۔ آپ نے فرمایا بیگانہ کا دانہ وہاں قبول نہیں۔ اس نے جواب دیا قبول کرے یا نہ کرے دیکھ تو رہا ہے کہ ان کی مخلوق کے لیے شفقت رکھتا ہوں۔ اس کا دیکھنا ہی میرے لیے کافی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں حج کو گیا تو اس کو عاشقوں کی طرح طوافِ کعبہ کرتے ہوئے پایا دیکھ کر وہ شخص کہنے لگا یا ابوالفیض آپ نے دیکھا کہ ان کا دیکھنا ہی میرے لیے کافی ہوُا۔ وہ بیج جو میں نے ان کی رضا کے لیے بکھیرے تھے بارآور ہوئے اور رنگ لائے۔ اُنہوں نے مجھے اپنی طرف راہ دی اور اپنے گھر لے آئے یہ سُن کر مجھے جوش آگیا اور میرے منہ سے بے اختیار نکل پڑا۔ الٰہی! تو بھی کیسا ارزاں فروش ہے۔ مٹھی بھر چینا کے عوض ایسے آدمی کو کہ جس نے چالیس برس تک آگ کو پوجتا رہا ہو اپنی طرف راہ دیتے ہیں ہماری محنت و مشقت کی کیا قیمت؟ آواز آئی! اللہ تعالیٰ جسے بلاتا ہے کمی بیشی کو نہیں دیکھتا بلکہ نیت اور اخلاص کو دیکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے اپنے فضل و کرم سے راہ دیتا ہے اس کی محنت و مشقت کو نہیں دیکھتا اپنی منشاء پر سب کچھ کرتا ہے۔

۱۲۸- پرندوں کا جنازہ پر سایہ کرنا!

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب انتقال ہوُا اور لوگ آپ کو قبرستان کی طرف لے کر گئے تو اس وقت دھوپ بہت تیز تھی۔ لوگوں نے دیکھا کہ پرندے آپ کے جنازہ پر سایہ کیے ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔

۱۲۹- پانی کا استقبال کرنا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن دریا پار کرنے کے لیے

Marfat.com

دجلہ پر پہنچے تو پانی جوش مار کر آپ کے استقبال کے لیے بڑھا۔ آپ نے فرمایا اے دجلہ میں تیرے استقبال سے مغرور نہ ہونگا کیونکہ ایک پیسہ دے کر تجھ سے پار ہو سکتا ہوں لیکن اپنے تیس برس کی کمائی اس ذرا سے جوش و خروش سے خوش ہو کر برباد نہ کروں گا۔ مجھے کرامت کی ضرورت نہیں کریم کی ضرورت ہے۔

۱۳۰۔ حضرۃ بایزید بسطامی اور تکمیلِ حال

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تکمیل حال کے بعد واپس تشریف لائے تو گھر کا دروازہ بند تھا۔ اندر سے والدہ محترمہ کی آواز سنی آپ دُعا مانگ رہی تھیں کہ الٰہی میرے اس مسافر کو اچھے حال میں رکھیو اور بزرگوں کا دل اس سے راضی کیجیو۔ آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ والدہ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا۔ آپ کا وہی مسافر۔ والدہ نے دروازہ کھولا اور گلے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا! تیری جدائی میں میری آنکھیں تیری صورت کو ترس گئیں اور کمر جھک گئی خدا کا شکر ہے کہ تو آ گیا۔

۱۳۱۔ والدہ کی دُعا کا اثر

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایک رات سوتے میں میری والدہ نے پانی مانگا۔ میں اُٹھا برتن کو دیکھا تو خالی تھا۔ اسی وقت نہر سے جا کر پانی لایا۔ اتنے میں والدہ سو گئی تھیں۔ میں پانی کا پیالہ لیے کھڑا رہا۔ سحری کے وقت بیدار ہوئیں اور پانی پی کر مجھے دعا دی۔ میں اُسی وقت والدہ کی دعا سے مالا مال ہو گیا۔ (بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ والدہ کی دُعا ایک ولی اللہ کی دُعا سے بھی زیادہ اثر رکھتی ہے)۔

Marfat.com

۱۳۲- ولایت کا حصول

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ نے ایک رات سوتے میں فرمایا کہ ایک کیواڑ کھول دے۔ پھر آپ سو گئیں۔ میں کیواڑ کے پاس صبح تک اسی خیال میں کھڑا رہا کہ نہ معلوم کون سا کیواڑ کھولنے کا حکم دیا ہے ایسا نہ ہو کہ میں دایاں کھول دوں اور آپ نے بایاں کہا ہو۔ صبح ہوئی تو میں نے وہ چیز جو کہ جنگل کے اندھیروں میں تلاش کرتا تھا۔ دروازہ کی چوکھٹ میں ہی پالی۔

۱۳۳- شریعت اصل اور طریقت فرع

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید نے کہا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ ہیں جو قابلِ زیارت ہیں۔ آپ تمام مریدوں کے ہمراہ اس کی طرف چل پڑے۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا کہ قبلہ رُخ بیٹھا ہوا ہے اور اسی جانب تھوکتا ہے۔ آپ یہ دیکھ کر بغیر ملاقات کیے واپس تشریف لے آئے۔ مریدوں نے اُلٹے پاؤں واپسی کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اگر طریقت میں صحیح ہوتا تو شریعت کے خلاف نہ کرتا۔ جب اس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تو میں نے جان لیا کہ یہ مردود ہے اس لیے ایسے شخص کی ملاقات کہ جو شریعت کا عامل نہ ہو سراسر گمراہی کا موجب ہوتی ہے۔

۱۳۴- کتے کا زبانِ حال سے عرض کرنا

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فرزندوں کیساتھ

Marfat.com

ایک تنگ گلی سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے یہ ایک کتا آتا ہوا دکھائی دیا۔ آپ واپس لوٹ آئے اور کتے کے لیے راستہ خالی کر دیا۔ آپ واپس لوٹے آئے اور کتے کے لیے راستہ خالی کر دیا۔ کسی مرید کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر کتے ہی کو دوڑا دیتے تو سب کو لوٹنے کی تکلیف نہ ہوتی۔ آپ نے اس کا خطرہ جان لیا اور فرمایا۔ اے عزیز! کتے نے مجھے زبانِ حال سے کہا کہ آپ بتائیں روزِ ازل میں مجھ سے کیا گناہ ہوا کہ مجھے ذلیل و ناپاک کتا بنایا اور آپ میں کیا خوبی دیکھی کہ آپ کو سلطان العارفین کر دیا۔ میرے علم میں اس کا کوئی جواب نہ آیا صرف یہی خیال آیا کہ محض اس کا فضل ہے ورنہ تخلیق کے لحاظ سے تو اس کی سب مخلوق برابر ہے۔ پس میں نے اس کے لیے جگہ خالی کر دی اور واپس لوٹ آیا۔

۱۳۵۔ کتے سے ولایت کا حصول

ایک دفعہ ایک کتا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب سے گزرا۔ آپ نے اپنا دامن سمیٹا تاکہ کتے سے نہ لگے۔ یہ دیکھ کر کتے نے زبانِ حال سے کہا۔ اے بایزید! میرا بدن خشک ہے کپڑا اس کے ساتھ لگنے سے پلید نہ ہوگا اور اگر میرا بدن تر بھی ہو تو تھوڑے پانی سے پاک ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ نخوت جو آپ کے دل میں پیدا ہوئی ہے اس کی سیاہی تو سات دریاؤں کے پانی سے بھی دُور نہ ہوگی۔ آپ نے فرمایا تو نے درست کہا۔ میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ کتے نے کہا آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے کیونکہ میں مردودِ خلائق ہوں جو مجھے دیکھتا ہے اینٹ پتھر مارتا ہے مگر آپ مقبولِ خلائق ہیں جو آپ سے ملتا ہے

Marfat.com

یا سلطان العارفین اور یا سیدی کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ نیز میں تو کل کے لیے ہڈی بھی نہیں رکھتا مگر آپ گیہوں کے مٹکے بھر بھر کر مہینوں کے لیے رکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ سُن کر بہت محجوب ہُوا اور نفس سے کہا۔ سُن لے! تجھے ایک کتا بھی اپنی رفاقت میں قبول نہیں کرتا۔ مغرور کس بات پر ہے اللہ تجھے کس طرح قبول کریں گے۔

۱۳۶۔ قربِ خداوندی کا حصول

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے چالیس سال ریاضتیں اور مجاہدے کرتے ہوئے گزر گئے۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ درمیان سے پردہ اُٹھا دیا ہے۔ میں نے نہایت عجز و انکساری سے عرض کیا۔ الٰہی! مجھے اپنی طرف راہ دیجئے۔ خطاب ہُوا کہ تیرے پاس اسبابِ دنیا یعنی ایک پھٹا پرانا پوستین اور ایک ٹوٹا ہُوا لوٹا موجود ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے تُو ہمارے اُوپر کس طرح بوجھ ڈال سکتا ہے؟ میں نے دونوں پھینک دیئے اور پھر ایک آواز سُنی۔ کہنے والا کہتا ہے۔ اے بایزید! ان دعویٰ کرنے والوں کو کہہ دیجئے کہ بایزید چالیس سال محنت و عبادت کرنے کے باوجود ایک پوستین اور ٹوٹے ہوئے بچھونے کی وجہ سے داخلِ دربار نہ ہو سکا۔ جب تک کہ انہیں پھینک نہ دیا۔ تم نے جو گھر کے گھر مختلف قسم کے سامان سے بھر رکھے ہیں اور ہماری راہ کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے دانہ و جال بنا رکھا ہے۔ ہمارا قرب کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔

Marfat.com

۱۳۷۔ بھوک اور سنت رسول اللہ

ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو الہام ہُوا اور آپ سے کہا گیا۔ اے بایزید! کوئی ایسی چیز لا جو ہمارے پاس نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ الٰہی! وہ چیز کونسی ہے جو آپ کے پاس نہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہُوا۔ عجز و انکساری اور ٹوٹا ہُوا دل لا۔ کیونکہ یہ ہمیں بہت پسند ہے۔ کسی نے آپ سے پوچھا۔ آپ بھوکا رہنا کیوں پسند کرتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اکثر بھوکے رہتے تھے۔ اگر فرعون بھی بھوکا رہتا تو خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔ بھوکا رہنا سنتِ رسول اللہ ہے اور پیٹ بھرنا صفتِ فرعون ہے۔

۱۳۸۔ بایزید ہمارا دوست ہے

ایک دن حضرت فاطمہ خضرویہ جو حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ہیں۔ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر زیارت کے لیے گئیں۔ جب فارغ ہوئیں تو پاس بیٹھنے والوں سے کہا کہ تم جانتے ہو بایزید کون ہیں؟ سب نے کہا آپ بہتر جانتی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ ایک رات میں خانہ کعبہ کے طواف میں تھی تھک کر بیٹھ گئی اور نیند آ گئی۔ اور دیکھا کہ مجھے آسمانوں پر زیرِ عرش لے گئے ہیں۔ عرش کے نیچے ایک وسیع میدان ہے جس میں سنبل و ریحان کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور عجب یہ کہ ہر پتی پر "بایزید ہمارا دوست" لکھا ہوا ہے۔

Marfat.com

۱۳۹۔ درجہ ولایت کا حصول

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں تجارت اور دکان کرتے تھے۔ آپ نے دکان کے اندر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس کے پیچھے نفل پڑھتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ایک یتیم لڑکے کو ساتھ لائے اور کہنے لگے کہ اسے کپڑے پہنا دو۔ آپ نے اُسے کپڑے پہنا دیئے۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور آپ کے حق میں دُعا کی جس کی برکت سے آپ درجۂ ولایت کو پہنچے۔ اور پھر آپ دکان وغیرہ چھوڑ کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

۱۴۰۔ سب سے بڑی کرامت

ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کچھ عرصہ رہا اور پھر واپس جانے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ نے پوچھا کیوں جاتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سُنا تھا کہ آپ بہت بڑے صاحبِ کرامت ہیں لیکن میں اتنی مدت تک آپ کی خدمت میں رہا مگر کوئی کرامت نہ دیکھی اس لیے واپس جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اس تمام عرصہ میں تو نے میرا کوئی کام شریعت کے خلاف بھی دیکھا۔ اس نے کہا نہیں دیکھا۔ ہر کام میں آپ کو شریعت کے تابع پایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ بس یہی میری کرامت ہے۔ اب اگر جانا چاہے تو چلا جا اور اگر رہنا چاہے تو رہ تیری مرضی۔ (امورِ شریعت کا تابع ہونا بھی بہت بڑی کرامت ہے)۔

Marfat.com

۱۴۱۔ نظرِ شہوت کا علم

حضرت عبد اللہ جلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک دن ایک یہودی نوجوان کو دیکھا جو بہت ہی حسین تھا۔ اتنے میں حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے گزرے۔ میں نے عرض کیا یا حضرت! کیا ایسی پیاری صورت بھی دوزخ میں جلے گی۔ آپ نے فرمایا تو شہوت کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اگر نظرِ عبرت سے دیکھتا تو اٹھارہ ہزار عالم میں اس سے بڑھ کر عجائبات ہیں۔ قریب ہے کہ تو اس کی سزا پائے۔ آپ کا وہاں سے جانا ہی تھا کہ مجھے قرآن بھول گیا۔ پھر میں کئی برس تک روتا رہا۔ ہر وقت رونہ زاری اور استغفار کرتے رہنے سے پہلے کی طرح قرآن مجید حفظ ہوا۔ اب کبھی بھی کسی کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھا اس لیے کہ پہلے کی طرح پھر نہ اس وبال میں گرفتار ہو جاؤ۔

۱۴۲۔ شیطانی چال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید کو یہ سوجھی کہ وہ کامل ہو گیا ہے۔ اُسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا ہے کہ فرشتے اُسے سواری پر بٹھا کر جنت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں۔ آپ اس کے پاس گئے دیکھا کہ بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھا ہے۔ آپ نے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور بہشت کی سیر کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا آج جب بہشت میں جاؤ تو میوے کھانے سے پہلے لاحول ولا قوۃ پڑھنا۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ بہشت میں پہنچا

Marfat.com

تو آپ کا فرمان یاد آگیا تو اُس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔ یہ ابھی پڑھا ہی تھا کہ اُس نے ایک چیخ سُنی اور بہشت کو آن واحد میں آنکھوں سے غائب دیکھا اور اپنے آپ کو ایک گندی جگہ پر بیٹھے ہوئے پایا۔ مُردوں کی ہڈیوں کو اپنے سامنے پڑے دیکھا۔ جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور وہ اس جال میں گرفتار تھا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی۔

۱۴۳۔ حضرت جنید کا وعظ کہنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب علم شریعت کو مکمل کر لیا تو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے جنید! اب تجھے وعظ کہنا چاہیئے تاکہ خلقِ خدا ہدایت پائے۔ یہ سُن کر آپ خاموش رہے۔ آپ متردد تھے کہ شیخ کے ہوتے ہوئے آپ کا وعظ کہنا ادب کے خلاف تھا۔ آخر آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنید! لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کر۔ آپ نیند سے بیدار ہوئے تو حضرت سری سقطی کو دروازہ پر کھڑا پایا۔ تو اُنھوں نے کہا کہ ہمارا کہنا تو نہ مانا اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے کس طرح گریز کرو گے؟ اس کے بعد آپ نے وعظ کہنا شروع کر دیا۔

۱۴۴۔ مردہ جسم کا دیکھنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز ایک شخص نے مسجد میں لوگوں سے کچھ مانگا۔ میں نے دیکھا کہ وہ تندرست اور نوجوان تھا۔ مجھے خیال آیا کہ یہ مزدوری کر سکتا ہے اسے سوال نہ کرنا چاہیئے میں نے خواب

Marfat.com

میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا طباق میرے سامنے رکھ دیا گیا اور کوئی کہتا ہے کہ ڈھکنا اُٹھائیے اور اس میں سے کھائیے۔ جب میں نے طباق سے ڈھکنا اُٹھایا تو یہ دیکھ کر میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ اس میں اس مرد کا مردہ جسم پڑا تھا جسے میں نے مسجد میں مانگتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں ڈر گیا اور بولا کبھی مردار بھی کھایا جا سکتا ہے۔ آواز آئی مسجد میں تو کھاتا تھا یہاں کیوں نہیں کھاتا؟ میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور گھر سے نکلا تاکہ اُس آدمی کو تلاش کروں اور اس سے معافی مانگوں۔ وہ دجلہ کے کنارے پر گیا۔ وہاں دریا کے کنارے کنارے ساگ پات کے ٹکڑے اُٹھا کر کھا رہا تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا۔ ہاں اَب تو نے توبہ کی اَب جا اللہ تجھے معاف کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی: يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ ط اور کہا خبردار آئندہ دل کو نگاہ رکھنا۔

۱۴۵۔ نفل تہجد کا وسیلہ نجات بننا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انتقال کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا۔ کیا حال ہُوا۔ فرمایا میرے تمام اعمال اور ریاضتیں پیش کیے گئے تو سب میں نقص نکلا۔ تمام اُڑتے ہوئے نظر آئے اور آخر وہ دو نفل کام آئے جو میں آدھی رات کو اُٹھ کر پڑھا کرتا تھا صرف انہیں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرما دی۔

۱۴۶۔ ولایت کی خبر ولایت سے پہلے دینا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوالحسن خرقانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت کی خبر آپ کی ولادت سے پہلے ہی دے دی تھی۔ کیونکہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر سال دھستان کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ وہاں شہداء کی قبریں ہیں۔ ایک دفعہ جب قریۂ خرقان کے قریب پہنچے تو کھڑے ہو گئے اور لمبے لمبے سانس لینے لگے جیسا کہ کوئی خوشبو سونگھتا ہے۔ مریدین نے عرض کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہاں خوشبو کا کوئی درخت نہیں نظر آتا۔ فرمایا تجھے معلوم نہیں مجھے اس قریہ سے ایک مردِ حق کی خوشبو آتی ہے جو میرے بعد یہاں پیدا ہوگا اور مجھ سے تین درجہ بڑھ جائے گا۔ کھیتی باڑی کا کام کرے گا۔ بیوی بچوں کا بوجھ اُٹھائے گا۔ اور ریاضت و عبادت میں اکمل و مکمل ہو گا۔ چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے چالیس سال بعد آپ پیدا ہوئے اور ان درجات کو پہنچے جو آپ نے بیان فرمائے تھے۔

۱۴۷۔ قبر کا تیس گز گہرا کھودنا

جب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ شرعیہ سے فارغ ہوئے تو ہر رات عشاء کی نماز کے بعد آپ حصولِ فیض روحانی کے لیے خرقان سے بسطام کی طرف چلتے اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر پہنچتے اور وہاں بڑے ادب سے کھڑے ہو جاتے اور یہ مناجات کہتے:

"الٰہی جو کرم تو نے بایزید پر کیا اور وہ خلعت جو تو نے اُن کو بخشی اس کا تھوڑا سا حصہ مجھے بھی نصیب کر۔"

پھر آپ اُلٹے پاؤں واپس آتے اور یہ سلسلہ بیس سال تک قائم

Marfat.com

رہا۔ ادب کا یہ حال تھا کہ جب حضرت ابوالحسن کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی میری قبر تیس گز گہری کھودنا کیونکہ خرقان کی زمین بسطام کی زمین سے تیس گز اونچی تھی۔ اور یہ بہت بڑی بے ادبی ہے کہ میری قبر حضرت بایزید کی قبر سے اونچی ہو۔

۱۴۸۔ اشرفیوں کا نذرانہ

ایک دفعہ سلطان محمود غزنوی خرقان کے قریب سے گزرے اور وہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کا بہت شوق رکھتے تھے۔ پہلے خادم کو آپ کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ کو یہ بتائے کہ محمود آپ کی ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ تشریف لے آئیں تو بہتر ورنہ قرآن پاک کی یہ آیت پڑھنا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس کی جو تم میں سے صاحب امر ہو)۔ خادم نے آپ کو جاکر محمود کی ملاقات کا پیغام دیا لیکن آپ نے فرمایا۔ مجھے معاف رکھا جائے۔ پھر خادم نے یہ آیت پڑھی جس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ بھائی میں ابھی اَطِیْعُوا اللّٰہَ میں ہی مستغرق ہوں اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے ابھی شرمندہ ہوں اُولِی الْاَمْر کا مقام اس کے بعد ہے۔ پہلے ان دونوں سے تو فارغ ہو لوں۔ پھر تیسرے مقام کی طرف قدم اُٹھاؤں گا۔ خادم نے واپس آکر تمام قصہ محمود کے ہاں بیان کیا۔ محمود کا دل بہت بے قرار تھا۔ کہنے لگا۔ اچھا! میں خود چلتا ہوں لیکن چلتے وقت ایاز کو اپنا لباس پہنایا اور اس کا خود پہنا اور دس لونڈیوں کو مردانہ لباس پہنا کر ساتھ لیا۔ جب آپ کے پاس پہنچ گیا تو آپ

Marfat.com

تعظیم کے لیے کھڑے نہ ہوئے ایاز جو شاہی لباس پہنے ہوئے تھا آگے بڑھا سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا لیکن مخاطب محمود سے ہی ہوئے اور مصافحہ بھی محمود سے ہی کیا۔ محمود نے کہا۔ آپ نے مسلمانوں کے بادشاہ کی تعظیم نہیں کی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ سب جال ہے۔ محمود نے کہا۔ تو آپ کب ایسے پرندے ہیں جو اس جال میں پھنس جائیں گے۔ آپ نے محمود کا ہاتھ پکڑ کر کہا آگے آؤ اور ان نامحرم لونڈیوں کو باہر بھیج دو۔ وہ باہر نکل آئیں تو محمود نے عرض کیا۔ آپ حضرت بایزید کی کوئی بات سنائیے۔ آپ نے فرمایا حضرت بایزید نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا بدبختی سے محفوظ رہا۔ محمود نے کہا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ان کا درجہ بلند تھا جو یہ کہا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوجہل نے دیکھا مگر بدبخت رہا۔ آپ نے فرمایا۔ محمود ادب محفوظ رکھ۔ ابوجہل نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نہیں دیکھا تھا بلکہ اپنے بھتیجے محمد ابن عبداللہ کو دیکھا تھا۔ قرآن اس کی شہادت دیتا ہے تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بجز صحابہ کرام کے کسی نے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے لیے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا کہا ہے۔ محمود نے کہا۔ آپ سچ فرماتے ہیں کوئی نصیحت بھی فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ چار چیزوں کا خیال رکھ۔

۱۔ نماز باجماعت ادا کر۔

۲۔ ممنوعات سے پرہیز کر۔

۳۔ سخاوت دل کھول کر کر۔

۴۔ مخلوق خدا سے شفقت کر۔

محمود نے یہ تسلیم کیا اور کہا میرے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں

Marfat.com

میں تو ہر نماز میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ سے دعا کرتا ہوں۔ محمود نے کہا خاص کر میرے لیے دُعا کیجئے۔ فرمایا۔ محمود! خدا تیری عاقبت محمود کرے۔ محمود نے اشرفیوں کی تھیلی نذر کی۔ آپ نے ایک سوکھا ٹکڑا روٹی کا پیش کیا اور کہا کہ کھایئے۔ محمود نے منہ میں ڈالا اور دیر تک چباتا رہا۔ مگر نوالہ حلق سے اندر نہ اُترا۔ آپ نے فرمایا شاید حلق میں اٹکتا ہے۔ محمود نے کہا۔ ہاں بیشک۔ آپ نے فرمایا۔ اسی طرح یہ اشرفیوں کا توڑا ابھی میرے حلق میں اٹکتا ہے۔ اسے اُٹھالے اور حق داروں کو عطا کر۔ میں خود ہل چلاتا ہوں۔ محمود نے ہر چند اصرار کیا لیکن آپ نے نہ لیا۔ پھر محمود نے عرض کیا کہ کوئی چیز برکت کے لیے عطا فرمائیں۔ آپ نے پیرہن عطا کیا اور جاتے وقت محمود نے کہا مکان تو بہت عمدہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اتنی سلطنت کے ہوتے ہوئے بھی فقیر کی جھونپڑی پر نظر رکھتے ہو۔ یہ سُن کر محمود نے معذرت چاہی۔ جب وہ جانے کے لیے اُٹھا تو آپ بھی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ محمود نے کہا جب میں آیا تو آپ نے تعظیم نہ کی اب جاتا ہوں تو تعظیم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تو آیا تھا تو بادشاہی کا غرور اور میرے امتحان کا عزم دل میں رکھتا تھا لیکن اَب جاتے وقت انکساری اور درویشی کی دولت اپنے ساتھ لیے جا رہا ہے۔ پس تیری وہ پہلی حالت خدا کے نزدیک عزت کی مستحق نہ تھی لہٰذا میں نے تعظیم نہ کی اور تیری یہ کیفیت خدا کو پسند ہے اس لیے میں تعظیم کرتا ہوں۔

۱۴۹۔ سومنات کے حملہ کی کامیابی کا سبب

سلطان محمود غزنوی نے جب سومنات پر حملہ کیا تو چاروں طرف کے

Marfat.com

ہندو راجے اور مہاراجے بھاری فوجیں لے کر جمع ہو گئے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی کفّار کا لشکر بے شمار تھا اور کسی طرح مغلوب نہ ہوتا تھا۔ اس حالت میں محمود گھوڑے سے اُترا اور وہ پیرہن جو حضرت ابوالحسن سے تبرکاً ساتھ لایا تھا آگے رکھا اور سر بسجود ہو کر یہ دُعا کی:

"الٰہی ہم ناتواں مسافر ہیں اس خرقۂ درویش کا صدقہ ہمیں فتح عطا فرما۔" دُعا مستجاب ہوئی اور کفّار کا لشکر بھاگ گیا اور محمود فتح یاب ہوا۔ محمود نے رات کو خواب میں دیکھا جو فرما رہے تھے۔ اے محمود! ذرا سے کام کے لیے میرا پیرہن پیش کر دیا۔ اے نادان! اگر تو یہ کہتا کہ الٰہی اس خرقہ کی برکت سے یہ سب کافر مسلمان کر دے تو اللہ ان سب کو مسلمان بنا دیتا۔

۱۵۰۔ قبر سے حیاداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر کھڑے تھے کہ کسی نے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ خاموش رہے۔ اُس نے عرض کیا۔ آپ جواب کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا صاحب قبر سے حیا آتی ہے ان کے سامنے جواب کیسے دُوں۔

۱۵۱۔ بوسہ نبوّت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں دیکھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف فرما ہوئے اور شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ حضرت جنید جب نیند سے بیدار ہوئے تو حضرت شبلی سے پوچھا کہ تو کون سا خاص عمل کرتا ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیری پیشانی

Marfat.com

چومتے ہوئے دیکھا ہے؟ عرض کیا۔ میں مغرب کی نماز کے بعد دو نفل پڑھتا ہوں جن میں سورہ فاتحہ کے بعد ازراہِ محبت یہ آیت پڑھتا ہوں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ آپ نے فرمایا اسے جاری رکھ یہ تیری قبولیت کا موجب ہے۔

۱۵۲۔ دوست کا پھول مارنا پتھر کے برابر ہے

حضرت حسین بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک دفعہ سنگبار کیا جا رہا تھا تو حضرت شبلی نے بھی ذرا سا پتھر اُٹھا کر آپ کو مارا۔ آپ نے آہ کی تو لوگوں نے کہا کہ بڑے بڑے پتھر مارنے پر تو آپ نے آہ نہیں کی لیکن اس ذرا سی کنکر مارنے پر درد محسوس کی۔ فرمایا لوگ نہیں جانتے کہ مجھے نہیں مارنا چاہیئے لیکن شبلی تو جانتا ہے۔ اس لیے دوست کا چھوٹا سا پتھر موجب درد ہوا۔

۱۵۳۔ باوضو رہنا بھی عبادت ہے

حضرت ابراہیم الخواص رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا حال ہے۔ فرمایا جب میں جہانِ فانی سے رخصت ہوا تو اس وقت میرا وضو بھی درست تھا۔ اس آخری طہارت کے موجب مجھے ایسے مقام میں اُتارا گیا جو بہشت کے سب درجوں سے اعلیٰ تھا۔ اور ہر عبادت کا ثواب مجھے زیادہ دیا گیا کہ یہ تمہاری وقتِ آخر کی پاکیزگی کا ثمرہ ہے۔

Marfat.com

۱۵۴۔ ایک مخنث کا جنازہ

حضرت ابوعلی محمد بن عبد الوہاب ثقفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک جنازہ جاتے ہوئے دیکھا اُسے تین طرف سے مردوں اور ایک طرف سے ایک عورت نے اُٹھایا ہُوا تھا۔ پانچواں آدمی کوئی ساتھی نہ تھا۔ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ عورت سے جنازہ لے لیا۔ قبرستان پہنچ کر جنازہ پڑھا اور میّت کو دفن کیا۔ میں نے پوچھا کیا تمھارے محلّہ میں کوئی اور مرد نہ تھا جو ساتھ نہ آیا۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ میّت خسرہ کی تھی۔ لوگ اسے حقیر سمجھ کر ساتھ نہ آئے۔ مجھے یہ سُن کر رحم آیا اور میں نے چند درہم انھیں دے دیئے تاکہ کسی کام میں صرف کریں۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع و عریض باغ میں زرّیں تخت بچھا ہُوا ہے اور اس پر ایک خوبصورت نوجوان جس کا چہرہ چاند کی طرح روشن تھا۔ زرّیں لباس پہنے ہوئے ہے۔ اُس نے مجھے دیکھا اور مسکرا کر بولا میں وہی خسرہ ہوں جس کا آپ نے آج جنازہ پڑھا۔ لوگوں نے مجھے حقیر سمجھ کر میری میّت کا ساتھ نہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے میری بے کسی پر رحم فرمایا اور میری ذلّت کو عزت میں تبدیل کر دیا اور یہ درجہ عطا فرمایا۔

۱۵۵۔ چالیس چراغوں کا روشن کرنا

ایک دن حضرت ابوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہمان ہوئے۔ حضرت شبلی نے آپ کو طرح طرح کے کھانے کھلائے۔ جب آپ رخصت ہونے لگے تو فرمایا اے شبلی! اگر تو نیشاپور میرے پاس آئے تو

Marfat.com

تجھے جوانمردی سکھاؤں۔ اُنہوں نے کہا حضرت مجھ سے کون سی غلطی ہوئی جس کی وجہ سے آپ ناراض ہو گئے۔ فرمایا تو نے تکلف کیا اور تکلف کرنے والے کو جواں مرد نہیں کہنا چاہیئے۔ مہمان کو اس طرح رکھنا چاہیئے کہ اس کا رہنا بوجھ محسوس نہ ہو اور اس کا چلا جانا بھی موجب راحت نہ ہو۔ جب حضرت شبلی آپ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ چالیس درویش اور بھی تھے وہاں ایک چراغ جل رہا تھا۔ آپ نے خادم کو کہا کہ چالیس چراغ اور روشن کر دیے۔ حضرت شبلی نے کہا کہ آپ نے تو یہ نہیں فرمایا تھا کہ تکلف نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے کون سا تکلف کیا؟ شبلی نے کہا کہ یہ تکلف نہیں کہ چالیس چراغ اور روشن کر دیئے۔ آپ اُٹھے اور بہت کوشش کی کہ تمام چراغ بجھ جائیں مگر صرف ایک ہی چراغ بجھا اور باقی انتالیس بدستور روشن رہے۔ اور آپ انھیں کسی طرح بھی نہ بجھا سکے۔ حضرت شبلی نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آپ چالیس آدمی خدا کے بھیجے ہوئے ہیں کیونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ مہمان فرستادہ خدا ہوتا ہے اس لیے میں نے ہر ایک کے لیے ایک چراغ روشن کیا تھا وہ اس لیے نہ بجھ سکے لیکن جو چراغ اپنے لیے روشن کیا تھا وہ بجھ گیا۔ میں نے جو کچھ کیا صرف خدا کے لیے کیا اس لیے یہ تکلف نہیں۔

۱۵۶۔ عزرائیل کا خوش آمدید کہنا

حضرت ابوالحسن خیر النساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو نماز کا بھی وقت ہو گیا۔ عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے سر اُٹھا کر خوش آمدید کہا اور فرمایا۔ اللہ آپ کو معاف کرے ذرا ٹھہریئے

Marfat.com

آپ اور میں دونوں خدا کے بندے ہیں۔ آپ کو جو حکم ہُوا ہے وہ کسی طرح بھی ٹل نہیں سکتا لیکن جو مجھے حکم ہے اس کا وقت فوت ہُوا جاتا ہے۔ ذرا ٹھہریے تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ پہلے تو میری طرف سے تعمیل ہو جائے پھر آپ کر لیں۔ چنانچہ آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

۱۵۷۔ توکل علی اللہ کیا ہے؟

ایک دن حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں جا رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگ گئی۔ رسّی اور ڈول آپ کے پاس ہی تھا۔ قریب ہی ایک چشمہ نظر آیا جہاں ہرن پانی پی رہا تھا۔ آپ چشمہ کے قریب ہی گئے تھے کہ ہرن بھاگ گیا اور چشمہ کا پانی بھی نیچے اُتر گیا۔ آپ نے تعجب سے کہا۔ الٰہی عبداللہ ہرن جیسا بھی نہیں ہے۔ ہرن کے لیے تو پانی اُوپر رہا اور میرے لیے نیچے اُتر گیا۔ آواز آئی۔ اے عبداللہ تیرے پاس رسی اور ڈول موجود ہے لیکن ہرن صرف میرے بھروسہ پر ہی تھا۔ یہ سُن کر آپ پر حال کی کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ نے غصہ میں آکر رسّی اور ڈول پھینک دیا اور آگے کی راہ لی۔ پھر آواز آئی۔ اے عبداللہ ہم تیری اصلاح چاہتے تھے۔ واپس جاکر پانی پی لے آپ واپس ہوئے تو چشمہ کو پانی سے بھرا پایا۔ آپ نے پانی پیا اور وضو کیا اور پھر سفر کی تیاری کی۔ آپ کو مدینہ منورہ پیاس کی حاجت ہوئی۔ حج کے بعد جب آپ حضرت جنید کی خدمت میں حاضر ہُوا تو آپ نے فرمایا۔ اے خفیف اگر تو صبر کرتا اور وہیں کھڑا رہتا تو پانی تیرے قدموں کے نیچے سے نکلتا۔

Marfat.com

۱۵۸۔ بچے کا شفاعت کرنا

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ مجھے نکاح کی حاجت ہے کوئی نیک عورت لاؤ تاکہ میں نکاح کر لوں خادم نے حکم کی تعمیل کی اور آپ نے نکاح کیا۔ آپ کو خدا نے ایک خوبصورت لڑکا عطا کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ فوت ہو گیا تو آپ نے بیوی سے فرمایا اب چاہو تو طلاق لے لو۔ اگر رہنا چاہو تو رہو مگر مجھے خواہش نہ ہو گی۔ بیوی نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ قیامت برپا ہے بے شمار خلق غرقِ گناہ ہے ناگاہ ایک لڑکا آیا اور اُس نے ہجوم میں سے اپنے ماں باپ کو پکڑا اور پُل صراط سے گزر کر بہشت میں لے گیا۔ پس نے سمجھا کہ اس معصوم کی شفاعت سے اس کے ماں باپ بخشے گئے۔ اسی سبب سے میں نے نکاح کیا تھا۔

۱۵۹۔ یہودی کا قبول اسلام

ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں آگ لگ گئی اور بہت سے مکانات جل گئے۔ ایک یہودی کا مکان گرنے سے یہودی کے دو غلام نیچے آ گئے۔ یہودی رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جو کوئی ان کو باہر نکال لائے جو مانگے سو دوں گا لیکن کسی کو آگ میں جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ حضرت نوری کا اس طرف سے گزر ہوا۔ یہودی کے رونے پیٹنے کی آواز سُنی تو بسم اللہ کہہ کر جلتے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے اور ان رومی غلاموں کو بحفاظت نکال لائے۔ یہودی آپ کا شکر گزار ہوا اور اس کے صلہ میں اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی۔ آپ نے

Marfat.com

نے فرمایا۔ اسے اُٹھالو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو جس نے ہمیں کسی سے نہ لینے کے سبب یہ قوت عطا فرمائی۔ یہودی یہ کلمات سُن کر مسلمان ہو گیا۔

۱۶۰۔ خلیفہ کے محل کا تباہ ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن خلیفۂ وقت نے نماز پڑھتے ہوئے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ایسی نماز گیند کی طرح منہ پر ماری جائے گی۔ نماز کے بعد خلیفہ نے کہا۔ آپ ذرا آہستہ سے کہتے تاکہ میری سُبکی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا۔ میں اگر ایسی ضروری بات سے چپ رہوں تو میرا دل خون ہو جائے۔ خلیفہ یہ سُن کر اور بھی ناراض ہو گیا۔ آپ کو فوراً سُولی کا حکم دے دیا۔ جس روز آپ کو سولی دیا جانا مقرر تھا۔ آپ ایک بزرگ کی گود میں بے غم ہو کر لیٹے ہوئے تھے قریب ہی مرید افسوس اور رنج کا اظہار کر رہے تھے۔ آپ نے ان کی باتیں سُنیں اور فرمایا مجھے اپنی جان سے اتنا تعلق نہیں کہ افسوس کروں۔ ہاں اگر اللہ کے احکام پہنچانے میں کوتاہی کر دوں تو بے شک افسوس ہوتا۔ پھر آپ نے کہا۔ الٰہی ان ظالموں کو پکڑ! اتنا کہنا تھا کہ وہ محل جس میں خلیفہ مع اُمراء کے بیٹھا ہوا تھا گر پڑا۔ اور وہ سب دب کر مر گئے۔ کسی نے کہا کہ ہم نے اتنی جلدی کسی کی دعا قبول ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا۔ ہم نے بھی کبھی اس کے احکام پہنچانے میں دیر نہیں کی۔

۱۶۱۔ علیحدگی میں سلامتی ہے

ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعظ فرما رہے تھے کہ وہاں حضرت

Marfat.com

ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف لے آئے اور آپ نے ایک طرف کھڑے ہو کر فرمایا۔ السلام علیکم یا ابا بکر۔ حضرت شبلی نے کہا وعلیکم السلام یا امیر القلوب۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے عالم سے راضی نہیں ہوتا جس کا عمل اس کے کہنے کے مطابق نہ ہو۔ حضرت شبلی نے غور کیا تو اپنا نقص نظر آیا۔ فوراً منبر سے اُتر آئے اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ چار ماہ تک لوگوں نے صبر کیا۔ آخر گھر سے نکالا اور منبر پر بٹھا دیا تاکہ وعظ فرمایا جائے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت نوری حضرت شبلی سے ملے اور کہا۔ آپ نے لوگوں سے علیحدگی اختیار کی تو انھوں نے آپ کو منبر پر لاکر بٹھا دیا۔ میں نے لوگوں کو نصیحت کی تو انھوں نے مجھ پر پتھر برسائے۔ اے شبلی سلامتی لوگوں سے علیحدہ رہنے میں ہے۔

۱۶۲۔ قیمتی سانس

ایک بار خلیفہ وقت نے حضرت ابوحمزہ، شبلی، رقام اور نوری رحمۃ اللہ علیہما کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ جلاد نے اول حضرت رقام رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ فوراً ان کی جگہ کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا۔ تلوار اور موت ایسی چیز نہیں کہ اس پر سبقت کی جائے۔ آپ نے فرمایا اے بے خبر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (یعنی مومن اپنے نفسوں کا ایثار کرتے ہیں میرا طریق ایثار ہے چاہتا ہوں کہ ان چند سانسوں کو اپنے بھائیوں پر قربان کر دوں حالانکہ دنیا میں ایک سانس میرے نزدیک عاقبت کے ہزار سال سے زیادہ قیمتی ہے کیونکہ یہ سرائے خدمت ہے اور آخرت

Marfat.com

کا صلہ ہے۔ خلیفہ نے جب یہ بات سُنی تو حکم دیا کہ ٹھہرو اس بات سے بوئے صداقت آتی ہے۔ پھر ان سب بزرگوں کو چھوڑ دیا۔

۱۶۳۔ حضرۃ خضر کا علم پڑھانا

حضرت محمد علی الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی تعلیم کا تذکرہ یوں ہے کہ دو تین دوستوں نے بغداد جا کر علوم حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ بھی ساتھ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ گھر آ کر والدہ سے ذکر کیا اور اجازت مانگی۔ والدہ نے کہا بیٹا میں ضعیف ہوں۔ میری خبر گیری کون کرے گا۔ تو ہی تو ہے اگر تو بھی چلا جائے گا تو میں کیا کروں گی؟ یہ سُن کر آپ کو رحم آ گیا اور ارادۂ سفر ترک کر دیا اور دوسرے ساتھی چلے گئے۔ چھ ماہ کا عرصہ ایسے ہی گزر گیا۔ ایک دن قبرستان میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے آپ اپنی بدقسمتی پر آنسو بہا رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ میرے ساتھی تھوڑی مدت کے بعد علم حاصل کر کے آئیں گے اور عزت پائیں گے میں یونہی گنوار رہوں گا۔ اچانک ایک طرف سے ایک بزرگ نورانی شکل ظاہر ہوئے اور کہنے لگے۔ میاں! تم علم پڑھنا چاہتے ہو۔ آپ نے کہا۔ ہاں یہی آرزو رکھتا ہوں۔ بزرگ نے کہا میں تمھیں ہر روز یہیں آ کر علم پڑھایا کروں گا آپ یہ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ تین سال مسلسل اُن سے علم پڑھتے رہے۔ جب فارغ ہوئے تو اُنھوں نے پوچھا۔ اے عزیز کیا تم نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دولتِ علم تمھیں کس وجہ سے حاصل ہوئی؟ آپ نے کہا نہیں۔ وہ بولے۔ میں اللہ کا بندہ خضر ہوں۔ تم نے اپنی والدہ کو

Marfat.com

آزردہ نہ کیا تھا اور اس کو اپنی بھلائی پر مقدم نہ سمجھا تھا۔ یہ صرف اس کا صلہ ہے کہ میں تمھاری تعلیم پر مقرر ہوا۔ اب جاؤ اور لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ۔

۱۶۴۔ حضرت خضر کی زیارت

حضرت خواجہ محمد علی الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ عرصہ تک حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت نہ ہوئی تو ہر وقت پریشان رہتے تھے۔ لونڈی نے ایک دن آپ سے ناراض ہو کر آپ کے سر پر گندے پانی کا تشت انڈیل دیا۔ آپ نے لونڈی کو کچھ نہ کہا اور تمام غصہ پی گئے۔ اُسی دن آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو تم نے غصہ پی لیا بہت اچھا کیا۔ یہ اُسی غصہ کی حالت کو برداشت کرنے کا نتیجہ ہے کہ میں تیرے دل کو خوش کرنے کے لیے آیا ہوں۔

۱۶۵۔ خوفِ خدا کا طاری ہونا

حضرت خواجہ محمد علی الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مُرید کا لڑکا قرآن پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے دیکھا کہ وہ رو رہا ہے۔ پوچھا بیٹا کیوں روتے ہو؟ اُس نے کہا آج اُستاد سے یہ آیت پڑھی ہے یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۙۨ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ الخ (یعنی قیامت کا دن ایسا ہو گا کہ خوف کے مارے بچے بوڑھے ہو جائیں گے) اس سبب سے رو رہا ہوں اس کے بعد وہ لڑکا بیمار ہو گیا اور اسی خوف میں جان دے دی۔ آپ کبھی کبھی اس کی قبر پر بیٹھتے اور رو رو کر کہتے۔ اے ابو بکر کے بیٹے! تیرا صرف ایک آیت نے یہ حال کر دیا۔ ہائے افسوس کہ ہم تیس سال سے قرآن پڑھتے ہیں مگر کچھ اثر نہیں لیتے۔

Marfat.com

۱۶۶۔ درویش کا غائب ہو جانا

ایک دن ایک درویش حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو علی مجھے ایک علیحدہ مکان چاہیے تاکہ میں مرجاؤں۔ آپ نے ایک حجرہ دیا اور وہ اس میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ اُسے دیکھنے گئے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور وہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ اس نے آواز دی۔ اے ابو علی! مجھے پریشان نہ کر۔ آپ واپس آ گئے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ اللہ کہتے ہوئے فوت ہو گیا۔ آپ نے غسال اور کفن لانے کے لیے آدمی بھیجا۔ پھر اندر جا کر جو دیکھا تو اس کا کہیں نشان نہ پایا۔ حیران ہوئے اور کہا۔ الٰہی! تو نے ایسے شخص کو بھیجا جو میں نے دیکھا مگر اب کہیں نظر نہیں آتا۔ آواز آئی۔ ایسے شخص کو کیا ڈھونڈتا ہے جسے ملک الموت نے ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔ فرشتوں نے تلاش کیا لیکن بے سود۔ حوروں نے جستجو کی لیکن نہ ملا۔ آپ نے بارگاہِ ربانی میں عرض کیا الٰہی وہ کہاں گیا؟ آواز آئی: فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿ بہترین پاکیزہ مقام رکھنے والے اپنے اللہ کے پاس۔)

۱۶۷۔ شہوت کی نظر سے دیکھنا

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر مناجات میں کہا کرتے تھے۔ الٰہی! میں نے مان لیا کہ تو نے مجھے اپنے فضل و کرم سے بہشت میں جگہ دے دے گا لیکن میرے دل سے یہ حسرت کبھی دُور نہ ہو گی کہ میں نے تیری بندگی اپنی طاقت سے بھی کم کی۔ انتقال کے بعد آپ کو کسی نے خواب

Marfat.com

میں دیکھا تو حال پوچھا۔ فرمایا سب نیک اور بد اعمال جو میں نے کیے مجھے دکھائے گئے۔ جس گناہ کا میں نے اقرار کیا وہ معاف فرمادیا۔ مگر ایک گناہ کا اقرار کرتے ہوئے میں پانی پانی ہو گیا۔ وہ گناہ یہ تھا کہ میں نے لڑکپن میں ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا۔ میں خدا کے کرم کا حال کیا بیان کروں۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے میری بخشش کر دی۔

۱۶۸۔ مرشد پاک کے انتقال کا علم

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب تک حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے تب تک میں نے منبر پر چڑھ کر نہ تو کبھی وعظ ہی کیا اور نہ ہی دیوار سے پیٹھ لگا کر آرام فرمایا اور نہ ہی پاؤں پھیلاتے۔ کسی نے سوال کیا۔ آپ پاؤں کیوں نہیں پھیلاتے اور وعظ کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ اُستاد زندہ ہوں اور میں پاؤں پھیلاؤں اور مفتی بنوں۔ ایک دن اچانک آپ نے پاؤں پھیلائے اور دیوار سے پیٹھ بھی لگائی۔ کئی دن بعد معلوم ہوا کہ اس دن حضرت ذوالنون مصری کا انتقال ہوا تھا۔

۱۶۹۔ ستّر شمعوں کا روشن ہونا

ایک دن حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک درویش بطور مہمان آئے۔ ان کے ساتھ ستّر اور درویش بھی تھے۔ آپ نے ان کی خاطر ستّر شمعیں روشن کیں۔ انہوں نے کہا یہ اسراف ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے آپ کی عزت رضائے الٰہی کے لیے کی اور ستّر شمعیں

Marfat.com

اظہارِ خوشنودی کے لیے روشن کی ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مہمان خدا کا بھیجا ہُوتا ہے اس کی عزت بڑھ چڑھ کر کرنی چاہیئے۔ آپ اُٹھیے جس شمع کو میں نے خدا کے لیے روشن نہ کیا ہو اسے بجھا دیجئے۔ اُنہوں نے اُٹھ کر شمعوں کو بجھانا اور اُن پر خاک ڈالنا شروع کیا۔ مگر نہ بجھا سکے۔ صبح ہو ئی تو بہت ہی حیران و پریشان تھے۔ آپ نے ان سے کہا۔ آیئے تمہیں ایک اور عجیب چیز دکھائیں۔ درویش یہ سُن کر ساتھ ہو لیا۔ آپ ان کو لے کر باہر تشریف لائے۔ جب ایک کلیسا کے پاس پہنچے تو دروازہ پر ایک راہب کو بیٹھا ہوا پایا۔ اس نے آپ کو دیکھا اور کہا۔ اندر تشریف لایئے پھر دستر خوان بچھا کر عمدہ کھانے رکھے اور کہا کھایئے۔ آپ نے فرمایا۔ دوست دشمن کے ساتھ نہیں کھایا کرتے۔ راہب نے کہا مجھے بھی دوست بنا لیجئے میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور اس کے گھر کے ستّر آدمی بھی اُسی وقت مسلمان ہو گئے۔ آپ نے اس درویش سے فرمایا میں نے خدا کے لیے ستّر شمعیں روشن کی تھیں اور خدا نے مجھے یہ شرف بخشا کہ اس نے میرے ہاتھ پر ستر گمراہوں کے دلوں کو نورِ ایمان سے روشن کر دیا۔

۱۷۰۔ ڈول کا کنارے پر آجانا

ایک مرتبہ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی بزرگ کے مزار پر بحالتِ درویشی ٹھہرے۔ مزار والوں نے آپ کو حقیر جان کر آپ کی طرف خیال ہی نہ کیا۔ آپ کنوئیں پر گئے تاکہ پانی نکال کر وضو کریں۔ اتفاق سے ڈول پانی میں گر پڑا۔ وہ لوگ اور بھی برافروختہ ہوئے۔ آپ مزار کے متولّی کے پاس

Marfat.com

گئے اور کہا کہ ڈول نکلوا دیں۔ اس نے کہا سامان نہیں ہے۔ آپ نے کہا ڈول نکالنے کے لیے سامان کی کیا ضرورت ہے؟ آپ سورۃ فاتحہ پڑھیئے تو ڈول خود بخود اُوپر آجائے گا۔ اس نے کہا یہ آپ کیسی بات کرتے ہیں۔ آپ خود ہی ایسا کریں۔ آپ نے الحمد شریف پڑھی تو ڈول کنارے پر آگیا۔ متولی نے جب یہ کرامت دیکھی تو سمجھا کہ آپ کامل ہیں۔ ٹوپی کو سر سے اُتار کر آپ کے قدموں میں رکھ دی اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے مریدوں کو کہہ دیں کہ فقیر مسافروں کو حقیر جاننا چھوڑ دیں تاکہ کسی نیک مرد کے فیض سے محروم نہ ہوں۔

۱۷۱۔ مشتبہ کھانے کی شناخت

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے۔ آپ بھوکے تھے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ ایک شادی کے گھر سے کچھ کھانا آیا ہوا ہے چاہیں تو لا دوں۔ پھر کھانا لائے۔ آپ نے لقمہ منہ میں ڈالا۔ لیکن حلق سے نہ اُترا۔ آخرا گل دیا یہاں تک لکھا ہے کہ اگر آپ مشتبہ کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو اُنگلیاں ٹیڑھی ہو جاتیں۔

۱۷۲۔ قلم کا تراشا سونا بن گیا

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن درویشوں کی خدمت جو آپ کے پاس آتے اکثر قرض اُٹھا کر کیا کرتے۔ ایک بار ایک یہودی جس کے آپ مقروض تھے۔ آیا اور اپنی رقم طلب کی۔ آپ نے فرمایا اس وقت

Marfat.com

قلم تراش کے سوا اور کچھ پاس نہیں۔ اسے اُٹھا لے۔ اس نے جو ہاتھ ڈالا تو وہ خالص سونا تھا اس نے اُسی وقت کلمہ پڑھا اور کہا یقیناً وہ دین برحق ہے جس میں اس شان کے لوگ موجود ہیں جن کے قلم کا تراشہ سونا ہو جائے۔

۱۷۳۔ حضرۃ معروف کرخی کا تقوی

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ ایک دن آپ کا وضو ٹوٹ گیا تو آپ نے اُسی وقت تیمم کر لیا۔ دوستوں نے کہا حضرت دجلہ سامنے ہے جا کر وضو کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا ممکن ہے کہ وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جاؤں اور بے وضو مروں۔

۱۷۴۔ پانی پر مصلّا بچھا کر چلنا

حضرت ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ حضور میرے لیے دُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اسی کے دروازہ پر جا تاکہ ممشاد کی تجھے پرواہ نہ رہے۔ وہ چلا گیا اور جا کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو گیا۔ پھر اتفاق سے دریا میں طغیانی آگئی۔ مکان گر گئے۔ لوگ آپ کے مکان کی طرف آنے لگے اس لیے کہ وہ دوسری جگہ سے اُونچا تھا۔ اسی حالات میں دیکھا کہ وہی جوان پانی پر مصلّا بچھائے چلا آ رہا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا حال ہے اس نے کہا۔ آپ کی نصیحت پر عمل کیا اسی نصیحت کا یہ پھل ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔

۱۷۵۔ ڈول کا کنارے پر آجانا

حضرت ابو عثمان الحیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد کے اُمراء میں شمار

Marfat.com

ہوتے تھے۔ ایک دن آپ غلاموں کے ساتھ مکتب جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک بیمار گدھا دیکھا اور اس کی پیٹھ زخمی تھی اور کوّے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔ آپ کو ترس آیا۔ آپ نے فوراً اپنا قیمتی قبا اُتار کر اس پر رکھ دی اور پھر ریشمی دستار اس پر لپیٹ دی تاکہ کوّے نوچ نہ سکیں۔ گدھے نے سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور دُعا کی۔ آپ پر ایک نئی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد آپ یحییٰ معاذ الرازی کی خدمت میں پہنچے اور ان کے کلام سے آپ کا سینہ کھل گیا۔ پھر آپ شاہ شجاع اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کی صحبت میں گئے اور قبولیت کا شرف حاصل ہوا۔

۱۷۶۔ شیر کا ناکام لوٹنا

حضرت ابراہیم بن داؤد الراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرہن کا ایک ٹکڑا کسی درویش نے ایک گدڑی میں سیا ہوا تھا اور ایک دن وہ درویش جنگل میں جا رہا تھا کہ ایک شیر اس پر حملہ آور ہوا۔ جب اس کی نظر گدڑی پہ پہنچی تو پلٹ گیا۔ درویش نے سمجھ لیا کہ یہ آپ کے پیرہن کے ٹکڑہ کی حرمت تھی جو شیر نے میری جان چھوڑ دی اور واپس جنگل میں بھاگ گیا۔

۱۷۷۔ بے مثل سخاوت

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک سال حج کو گئے ادائیگی حج کے بعد تھوڑی دیر کے لیے سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ دو (۲) فرشتے آتے ہے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ اس سال کتنے لوگوں نے حج کیا! اس نے جواب دیا چھ لاکھ آدمی حج میں آئے

Marfat.com

پہلے تو حج کسی کا قبول نہ ہوا لیکن پھر حق تعالیٰ نے علی بن موفق نام ایک کفش دوز کے طفیل جو دمشق میں رہتا ہے اور خود حج میں شامل نہیں ہو سکا۔ سب کو حج قبول کیا۔ یہ سن کر آپ بہت بے قرار ہوئے اور بیداری کے بعد اُس شخص کو ملنے کا ارادہ کیا تاکہ اس سے پوچھیں کہ اس نے کون سا عمل کیا۔ آپ دمشق پہنچے اور وہاں علی بن موفق کو تلاش کیا اور پوچھا تم نے کون سا عمل کیا کیونکہ میں نے تمھارے متعلق ایسا خواب دیکھا ہے۔ وہ رو پڑا اور کہنے لگا حضرت میں تیس سال سے حج کی آرزو رکھتا تھا جوتیوں کو پیوند لگا کر زادِ راہ جمع کرتا رہا اس سال جبکہ تین سو درہم ہو گئے تو میں حج کے لیے تیار ہوا۔ ایک رات میری بیوی نے جو کہ حاملہ تھی مجھ سے کہا کہ ہمسایہ کے گھر سے سالن کی خوشبو آرہی ہے میرا دل سالن کو چاہتا ہے اور اُن سے تھوڑا سا سالن لاؤ۔ میں ہمسائے کے گھر میں گیا۔ اس نے کہا بھائی ہمیں سالن دینے میں کوئی اعتراض نہیں لیکن نہ ہی مانگو تو اچھا ہے۔ میں نے نہ دینے کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا کئی دن ہو گئے ہیں کہ ہمیں کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ میرے بچے بھوکے تھے اس لیے آج میں جنگل میں گیا اور وہاں سے مردار کا گوشت لایا ہوں وہی پکا رہے ہیں۔ میں نے جو یہ سُنا تو میرے دل میں آگ سی لگ گئی۔ اُسی وقت گھر گیا اور تین سو درہم اس کو دے دیئے اور کہا یہ لو اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔ میں اسی کو حج سمجھ لوں گا۔ بس میرا یہ عمل ہوا۔ آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اس کے بعد آپ کی طبیعت میں سخاوت کی صفت حد سے بڑھ گئی۔

Marfat.com

Marfat.com

قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری

قرآن حکیم کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے

ضیاء القرآن

اس کے علاوہ اپنی پسند کی ہر کتاب ہم سے طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Marfat.com

قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے

قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری

قرآن کریم سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے

ضیاء القرآن

اس کے علاوہ اپنی پسند کی ہر کتاب ہم سے طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Marfat.com